بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مسلکِ اہل حدیث کا داعی

جلد: 46 | 46 رمضان المبارک تا 5 شوال ۱۴۳۶ھ 17 تا 23 جولائی 2015ء | شمارہ: 28

عید ایڈیشن

قارئین کرام کو عید مبارک ہو!

تقبل اللہ منا ومنکم

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عید الفطر

روزہ داروں کے لیے
مسرت وشادمانی
اور انعام کا دن!

فضائل، احکام و مسائل

نمازِ عید و فطرانہ

لیلۃ القدر

ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات

دہشت گردی

وطنِ عزیز میں 80 فیصد کارروائیوں میں بھارت ملوث ہے

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

- عیدگاہ میں نوافل.....؟!
- خواتین کو عیدگاہ لے جانا.....؟!
- چاند رات خصوصی عبادت کرنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر)

''(اے نبی) آپ کہیے کہ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ واقعی بڑی بخشش اور رحمت والا ہے۔''

انسان خطا کا پتلا ہے دنیا میں رہتے ہوئے نفسانی خواہشات سے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے پروردگار کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے لیکن اس کا رب بھی بڑی رحمت والا اور بخشنے والا ہے، بلکہ وہ اپنے بندے کو معاف کرنے اور اسے گناہوں سے پاک کر دینے کے طرح طرح کے مواقع مہیا کرتا ہے۔ رمضان کریم اس پروردگار کی طرف سے انہی مواقعوں میں سے ایک موقع ہے کہ جس میں انسان اپنے کیے پر معافی کا پروانہ حاصل کرتا ہے۔ یہ آیت مبارکہ ایسے ہی گناہگاروں اور سیاہ کاروں کے لیے امید کی کرن ہے۔ انسان کا ماضی چاہے جتنا بھی داغ دار کیوں نہ ہو لیکن جب وہ سچے دل اور پختہ ارادے سے اللہ کی بارگاہ میں آجاتا ہے تو اللہ رحیم و کریم اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں اور اللہ کی رحمت اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور یہ آیت مبارکہ عاصیوں کو دعوت توبہ دے رہی ہے جو اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹ کر آنا چاہتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت مبارکہ کے سبب نزول کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

[اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا: اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً]

''مشرکین کا ایک گروہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جنہوں نے قتل و غارت اور فحاشی کے بازار کو گرم کیے رکھا تھا اور کہا: اے محمد! تم جس کی چیز کی دعوت دیتے ہو وہ بہت ہی خوب ہے لیکن ہم نے جو کچھ ماضی میں کیا ہے کیا اس کا کفارہ ممکن ہے؟''

جس پر درج بالا آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

قرآن و حدیث کی تعلیمات یہی رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ سچی توبہ کے ساتھ انسان کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اس لیے انسان کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ﴾ (التوبۃ: 104)

''کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء)

''جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

صدقۃ الفطر

رمضان ہی کی بات ہے: عن ابن عمر قال: فرض رسول اللہ ﷺ زکاۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین، وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلاۃ (متفق علیہ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر غلام و آزاد اور مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر صدقۃ الفطر لازم قرار دیا ہے، اس بارے میں حکم دیا کہ لوگوں کے عید کی نماز کو نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے اختتام پر ہر مسلمان پر صدقۃ الفطر (فطرانہ) ادا کرنا لازم قرار دیا ہے جس کی مقدار بھی متعین فرما دی اور مستحقین بھی بتا دیئے اور فطرانے کی غرض و غایت بھی واضح کر دی کہ روزے کی حالت میں ہونے والی کوتاہیوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور غرباء و مساکین کے کھانے کا بندوبست بھی ہو جاتا ہے۔

''صدقۃ الفطر'' اس جنس سے دیا جائے جو بالعموم انسان کی خوراک ہے چونکہ عربوں کے ہاں کھجور بطور خوراک استعمال ہوتی تھی لہٰذا آپ ﷺ نے کھجور کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا۔ جو شخص جو کھاتا ہے وہ جو کا ایک صاع ادا کرے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں گندم کی پیداوار عام ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گندم کا صاع بطور فطرانہ دیتے رہے۔ جو چیز جس انسان عام طور پر غذا کے لیے استعمال کرتا ہے اسی کا فطرانہ دینا پسندیدہ عمل ہے۔ آپ ﷺ نے پنیر کا صاع دینے کی بھی اجازت دی ہے۔ صاع ایک برتن ہے جسے ناپنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہماری دیسی زبان میں اسے ٹوپہ کہتے ہیں۔ اس برتن میں جنس ڈال کر وزن اور پیمائش کا حساب لگایا جاتا ہے۔ اس برتن میں عربی وزن کے لحاظ سے ایک رطل اور اس کا ایک تہائی حصہ وزن بنتا ہے۔ ہمارے پرانے وزن کے لحاظ سے دو سیر سوا گیارہ چھٹانک بنتا ہے اور نئے وزن کے حساب سے تقریباً اڑھائی کلو وزن شمار ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اپنی خوراک جو کوئی انسان کھاتا ہے اس میں سے اڑھائی کلو وزن فی کس کے حساب سے ادا کرے۔

فطرانہ گھر کے تمام افراد کی طرف سے دیا جائے گا خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ، مرد ہوں یا عورتیں۔ حتیٰ کہ گھریلو ملازمین اور مہمان کی طرف سے بھی دیا جائے اور عید کی نماز کی طرف جانے سے پہلے پہلے لازمی ادا کر دیا جائے۔ اگر کوئی اس وزن کی قیمت دینا چاہے تب بھی جائز ہے۔

عید ..... اظہار تشکر اور محاسبے کا دن!

عید الفطر کا چاند ایسے حالات میں طلوع ہو رہا ہے جبکہ مسلمان دنیا میں کسمپرسی اور ظلم وستم کا شکار ہیں۔ ان کی کم وبیش ستاون مملکتیں بہت سے قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں مگر افسوس کی بات ہے کہ ان میں اتحاد نہیں۔ اسی لیے غیر مسلم قوتوں نے انہیں اپنا دست نگر بنا رکھا ہے۔ فلسطین' عراق' افغانستان' فلپائن اور اریٹیریا کے مسلمان غیروں کے پنجۂ استبداد میں ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے مسلمان اپنی آزادی اور اسلامی تشخص کے لیے بے پناہ قربانیوں کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ بھارت نے پانچ لاکھ ظالم فوج کے ذریعے جموں وکشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ یو این او کی قراردادوں کے مطابق وہاں کے لوگوں کو حق خود ارادیت استعمال کرنے سے محروم کر رکھا ہے۔ ہمارا مشرقی بازو جو بھارت کی جارحیت اور اپنوں کی خودغرضی کی وجہ سے بنگلہ دیش بن چکا ہے وہاں کی بھارت غلام حکومت نے متحدہ پاکستان کے حامیوں کو مشق ستم بنا رکھا ہے۔ اب برما میں روہنگیا مسلمانوں پر جس طرح انسانیت سوز مظالم کیے جا رہے ہیں ان کی تفصیل سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کا قتل عام' بستیوں کو نذر آتش' جائیدادوں پر قبضہ اور مساجد کو شہید کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ نقل مکانی کی کوشش کرتے ہیں کوئی مسلمان یا غیر مسلم ملک پناہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ برمی بدھ مت کے پیروکار جو امن کے بڑے دعویدار ہیں وہ برما سے مسلمانوں کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ سعودی عرب کا ہمسایہ ملک یمن میں حوثی باغیوں نے آئینی حکومت کو ختم کر کے وہاں کے بہت سے اہم مقامات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ حوثی باغی' سعودی عرب پر بھی نظر بد رکھتے ہیں مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حرمین شریفین کے تحفظ اور سعودی عرب کی سلامتی کے لیے پوری امت مسلمہ آل سعود کی حکومت کی پشت پر ہے۔ حرمین شریفین کا تقدس اور اس کی حفاظت مسلمانوں کی عقیدت ومحبت کا مسئلہ ہے۔ وہ اس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ وطن عزیز میں دہشت گردوں نے بہت سے مسائل پیدا کر دیئے تھے۔ خوشی کی بات ہے کہ ضرب عضب آپریشن نے دہشت گردوں کے ملک دشمن منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ پاک فوج کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

ہر چند عید الفطر کا دن مبارک اور مسرت وشادمانی کا دن ہے۔ مبارک باد کے مستحق وہ لوگ ہیں اور عید منانا انہیں کا حق ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے ایمان واحتساب کے ساتھ تمام روزے رکھے۔ مبارک ان کے لیے ہے جنہوں نے اپنی صبحیں اور شامیں تلاوت قرآن مجید میں صرف کیں اور جن کے دن یاد الٰہی اور راتیں مناجات میں بسر ہوئیں۔ دراصل عید انہی کی ہے جنہوں نے روزے رکھے اور منکرات سے اپنے دامن کو بچائے رکھا اور آج عید کے روز وہ اظہار تشکر کے لیے تکبیریں کہتے ہوئے رب ذوالجلال کے حضور حاضر ہوئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش ومغفرت کی نوید آئی ہے۔ عید اُن حرماں نصیبوں کے لیے نہیں ہے جو اس ماہ میں رب کریم کی بے پایاں اور بے شمار رحمتوں سے محروم رہے اور جنہوں نے حسب سابق پورے ماہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور حضور اکرم ﷺ کی عدم اطاعت میں گزارا۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن خاف بالوعید

یعنی ''عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ لباس زیب تن کیا' بلکہ عید تو ان کی ہے جو اپنے رب کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے۔''

بلاشبہ عید کا حقیقی مقصد جہاں پاکیزگی نفس اور ہمدردی وایثار ہوتا ہے وہاں مسرت وخوشی بھی ہوتا ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب (خطبۂ حرم)	6
عید الفطر کا جشن ملی!	8
عید الفطر ..... عید کے روز ..... (نظم)	11
عید الفطر ..... احکام ومسائل	12
صدقۃ الفطر	14
لیلۃ القدر ..... بابرکت رات	16
عیدین میں عورتوں کی شرکت	17
ماہ شوال کے چھ روزے	18
جنت کی نعمتیں	21
اخبار الجماعۃ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اس خوشی میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی مقدم ہوتی ہے۔ وہ عید دراصل عید نہیں جس میں ایثار کا مظاہرہ تو ہو مگر بندگی واطاعت کا جوہر نہ چمکے اور خالق کائنات کی تسلیم ورضا کا جذبہ ہر قول وفعل میں کارفرما نہ ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے اور اس کی تعلیمات پوری زندگی پر محیط ہیں اور اس نے اپنے ماننے والوں کو ایسے ضابطوں سے نوازا ہے جن سے خدا ترسی' فکر آخرت اور اخلاقی اقدار کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ اسی لیے خوشی کے دن بھی اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم آیا ہے اور نماز پنجگانہ کو برقرار رکھتے ہوئے مزید دوگانہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز زبانوں کو اللہ اکبر کے سکوں بخش نغموں سے ترنم ریز بنا دیا ہے۔

عید کا دن ہمارے محاسبے کا دن بھی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے تھے۔ کیا وہ مقاصد ہم نے حاصل کر لیے؟ قرآن حکیم کے ساتھ قلبی تعلق قائم ہو گیا ہے؟ اسے پڑھنے' سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش بھی کی ہے؟ کیا نیکی کا جذبہ پیدا ہوا ہے؟ تقویٰ وطہارت کو اپنا لیا ہے؟ منکرات سے یکسر کنارا کشی اختیار کر لی ہے؟ اگر یہ چیزیں حاصل ہو گئی ہیں تو اللہ مبارک کرے اور ان پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے کی توفیق سے بہرہ ور فرمائے۔ بصورت دیگر بھوکا پیاسا رہنے سے کیا حاصل؟

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کے مسنون روزے اور مسنون عید کو شرف قبولیت سے نوازے اور رمضان المبارک کی روحانی فضاؤں میں قلب ودماغ پر دینی فکر وعمل کا جو رنگ چڑھا ہے وہ کسی طور پر پھیکا نہ پڑے بلکہ روز افزوں رہے۔ آمین!

80 فیصد دہشت گردی میں بھارت ملوث ہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

لاہور (س ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان میں کھلی مداخلت کر کے ملکی امن غارت کیے ہوئے ہے۔ 80 فیصد دہشت گردی میں بھارت ملوث ہے۔ تحریک طالبان' بلوچ علیحدگی پسندوں اور ایم کیو ایم کو کھلے عام سپورٹ جاری ہے۔ کشمیر میں آزادی کے متوالوں نے مودی سرکار کو پاگل بنا دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بینکوں سے رقم نکلوانے پر 0.6 فیصد ٹیکس ظلم ہے۔ ہم تاجروں کی ہڑتال کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

اعلان تعطیل

عیدالفطر کے مبارک موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے جملہ دفاتر 16 تا 20 جولائی 2015ء (بروز جمعرات تا سوموار) بند رہیں گے اور ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کا آئندہ شمارہ 31 جولائی کو شائع ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (ادارہ)

نوٹ: زیرنظر عید ایڈیشن کی قیمت **-/20** روپے ہے' ایجنسی ہولڈرز مطلع رہیں۔

انٹرنیٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں!

قلمی معاونین، مشتہرین اور رپورٹیں وغیرہ ارسال کرنے والے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ مذکورہ مواد بذریعہ ڈاک بھیجنے کے بجائے مجلّہ کے E-Mail ایڈریس پر ارسال کر دیں تو اس میں ہمیں اور آپ کو آسانی رہے گی۔ مالی بچت کے علاوہ آپ کی ارسال کردہ چیزیں بروقت موصول اور شائع ہو سکیں گی۔ مجلّہ کا ایڈریس یہ (weeklyahlehadith@yahoo.com) ہے اور مطلع کرنے کیلئے ان نمبرز پر رابطہ کریں۔ 042-37720257,0321-4332168 (**ادارہ**)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ناندوالہ پاکستان
فون: 065-2663317 - Mob.: 0300-4178626
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

خواتین کو عیدگاہ لے جانا

سوال عید کی آمد آمد ہے' ہمارے ہاں عیدگاہ میں عورتیں بھی شرکت کرتی ہیں اور اجتماعی طور پر عیدین کی نماز ادا کرتی ہیں لیکن ان کے ہاں اس قدر شور ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے والے دیگر حضرات کے لیے اذیت کا باعث بن جاتا ہے۔ کیا ایسے حالات میں ان پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی؟

جواب عید میں خوشی اور شان وشوکت کا اظہار مقصود ہے۔ اس لیے مردوں اور عورتوں حتی کہ سمجھدار بچوں کو اس میں شرکت کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز نماز نہ پڑھنے والی عورتوں کو بھی حاضری کی تاکید کی گئی ہے تاکہ عید کے دیگر مقاصد پورے ہوسکیں۔ چنانچہ حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کرتی تھیں' چنانچہ ایک لڑکی قصر بنی خلف میں آکر مقیم ہوئی تو میں اس کے پاس گئی۔ اس نے بیان کیا کہ اس کا بہنوئی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بارہ جنگوں میں شریک ہوا تھا۔ اس کی بہن بھی کچھ غزوات میں اس کے ہمراہ تھیں۔ ہمشیرہ نے بیان کیا کہ ہمارا کام مریضوں کی خبر گیری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پردہ نشین دوشیزائیں اور نوجوان لڑکیاں عید کے لیے ضرور جائیں' جبکہ حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں لیکن وہ نماز کی جگہ سے الگ تھلگ رہیں''..... ہمشیرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو' ایسے حالات میں اگر وہ عید کے لیے باہر نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''اس کی سہیلی اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے پہنا دے تاہم انہیں چاہیے کہ وہ امور خیر اور اہل ایمان کی دعاؤں میں ضرور شمولیت کریں۔'' (بخاری' العیدین: ۹۸۰)

حافظ ابن حجرؒ نے سہیلی سے چادر لینے کے دو مفہوم بیان کیے ہیں:

- اپنی سہیلی سے چادر عاریۃً لے لے اور عیدگاہ ضرور جائے۔ اس کی تائید ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی بہن اسے عاریۃً اپنی چادر دے دے۔'' (ترمذی' ابواب الصلوٰۃ: ۵۳۹)
- اگر چادر بڑی ہو تو اس کا کچھ حصہ اپنی سہیلی کو اوڑھا دے۔ چنانچہ اس کی تائید بھی ایک روایت سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی سہیلی اسے اپنی چادر کا ایک حصہ اوڑھا دے۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۱۱۳۶)

حافظ ابن حجرؒ نے اس مسئلہ کے متعلق تمام صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۲' ص ۶۰۶)

سوال میں جس صورتِ حال کا ذکر کیا گیا ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہے' خواتین کو چاہیے کہ وہ آرام اور سکون سے عید میں شمولیت کریں۔ ہمارے رجحان کے مطابق خواتین کو چاہیے کہ وہ اس سنت پر عمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں:

- راستہ میں ایک طرف ہو کر چلیں اور مردوں سے اختلاط سے پرہیز کریں۔
- باپردہ اور سادہ لباس پہن کر عیدگاہ جائیں اور خوشبو وغیرہ نہ لگائیں۔
- ظاہری زیبائش سے گریز کریں وگرنہ نیکی برباد گناہ لازم کے مترادف ہوگا۔
- عیدگاہ میں تکبیرات اور ذکر الٰہی میں مصروف رہیں' ادھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔
- شور وغل کرنے والے شرارتی بچوں کو ہمراہ نہ لائیں۔

ان شرائط کی پابندی کرتی ہوئی عیدگاہ جائیں اور نماز عید ادا کریں۔ واللہ اعلم!

بچوں کا عیدگاہ جانا

سوال نماز عید میں شمولیت کرنے والی خواتین کے ہمراہ بچے بھی ہوتے ہیں' جو عیدگاہ میں دوڑے پھرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کے لیے خلل کا باعث بنتے ہیں' کیا بچوں کا عیدگاہ جانا بھی مسنون ہے؟ اس کے متعلق شرعی ہدایات کیا ہیں؟

جواب بچوں کو تعلیم کے لیے عیدگاہ لے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سلسلہ میں امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''بچوں کو عیدگاہ لے جانا۔'' (بخاری' العیدین' باب نمبر ۱۶)

پھر ایک حدیث ذکر کی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا اور آپ ﷺ نے نماز عید پڑھائی۔'' (بخاری' العیدین: ۹۷۵)

وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا' آیا آپ عید کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ باہر جایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں جایا کرتا تھا۔ اگر صغرسنی کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرا مرتبہ ومقام نہ ہوتا تو مجھے آپ اپنے ساتھ کیوں لے جاتے۔'' (بخاری' العیدین: ۹۷۶)

امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خود اس وقت چھوٹی عمر کے تھے جب وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عیدگاہ گئے' اس سے بچوں کا عیدگاہ جانا ثابت ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ بچوں کا عیدگاہ جانا تبرک اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے ہے۔ جیسا کہ حائضہ عورتوں کو شمولیت کے لیے کہا گیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۲' ص ۶۰۰)

ہمارے رجحان کے مطابق درج ذیل شرائط کے ساتھ بچوں کو عیدگاہ لے جانا جائز ہے:

- وہ بچے' سن شعور کو پہنچ چکے ہوں' کیونکہ سات سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو نماز پڑھنے کے متعلق حکم دیا ہے۔ اس عمر میں بچہ عام طور پر سمجھدار اور صاحب شعور ہو جاتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی شمولیت سے یہ شرط اخذ کی جا سکتی ہے۔
- عیدگاہ لانے سے پہلے ان کی اس پہلو سے تربیت کرنا ضروری ہے کہ عید اور عیدگاہ کے آداب کیا ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ عیدگاہ میں اودھم مچاتے رہیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہ ہو۔
- چھوٹے شیر خوار بچوں کو عیدگاہ لے جانے کی ضرورت نہیں' کیونکہ وہ خود ماؤں اور دیگر خواتین وحضرات کے لیے پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔
- شرارتی اور بے عقل بچوں کو بھی گھر میں رہنے دیا جائے' کیونکہ شرارتی بچوں کو دیکھ کر سنجیدہ بچے بھی اچھل کود میں مصروف ہو جاتے ہیں۔
- بچے ماں کے بجائے باپ کے ساتھ ہوں تو بہتر ہے تاکہ بوقت ضرورت ان پر کنٹرول کرنا آسان ہو' تاکہ وہ عیدگاہ میں دوسروں کی نماز خراب نہ کر سکیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس قسم کی شرائط کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم!

عید گاہ میں نوافل

سوال کچھ لوگ عیدگاہ میں نوافل پڑھتے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ عیدگاہ کی حیثیت بھی مسجد جیسی ہے کیونکہ اس میں حائضہ عورتوں کو آنے کی اجازت نہیں جس طرح وہ مسجد میں نہیں جا سکتیں' اس لیے تحیۃ المسجد پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی وضاحت کریں؟

جواب نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت یا نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسا عمل منقول ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لے گئے' آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ آپ نے نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ بعد میں۔ (بخاری' العیدین: ۹۸۹)

اس طرح سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے۔ (ابن ماجہ' اقامۃ الصلوات: ۱۲۹۳)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے یا بعد میں کسی قسم کے نوافل نہیں پڑھنے چاہئیں' عورتوں کو عیدگاہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے' اس سے عیدگاہ میں نماز سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنے کا استدلال غلط ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا ہے۔ کیا مسجد کے علاوہ جس جگہ بھی نماز ادا کی جائے وہاں تحیۃ المسجد پڑھنا مشروع قرار دیا جائے؟ بہرحال عیدگاہ میں اگر نوافل یا تحیۃ المسجد پڑھنا مشروع ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ضرور اسے بیان کرتے۔ ہاں اگر کسی عذر کی بناء پر مسجد میں نماز عید پڑھی جائے تو وہاں تحیۃ المسجد پڑھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر مقامات میں ایسا کرنا محض تکلف ہے۔ ہاں ابن ماجہ کی حدیث میں گھر آ کر نوافل پڑھنے کا ذکر ہے' ان کا نماز عید سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ مطلق نوافل ہیں۔ واللہ اعلم!

چاند رات خصوصی عبادت کرنا

سوال چاند رات عبادت کرنے کی کیا حیثیت ہے؟ اس کے متعلق کچھ احادیث بھی بیان کی جاتی ہیں' ان کی استنادی حیثیت کیسی ہے؟ وضاحت کر دیں۔

جواب عیدین کی رات خصوصی عبادت کرنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں' ہاں اگر کوئی شخص پابندی سے تہجد پڑھتا ہے تو اس رات تہجد پڑھی جا سکتی ہے لیکن عیدین کی رات عبادت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے: ''جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا رہا' اس کا دل اس دن بھی مردہ نہیں ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہو جائیں گے۔'' (مجمع الزوائد: ج ۲' ص ۱۹۸)

یہ روایت خود ساختہ اور بناوٹی ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عمر بن ہارون البلخی ہے جس کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: ''ابن معین نے اسے کذاب کہا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے اسے متروک قرار دیا ہے۔'' (تلخیص المستدرک: ج ۴' ص ۸۷)

میزان الاعتدال میں اس کے متعلق ''کذاب خبیث'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ (میزان الاعتدال: ج ۲' ص ۲۲۸) علامہ البانیؒ نے بھی اس روایت کو موضوع کہا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ج ۲' ص ۱)

اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر اُسامہ خیاط حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی/محمد عاطف الیاس —— نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس کی رضا کے متلاشی رہو۔ اخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ قابل رشک وہی ہے جو اپنے اعمال کو اللہ کے لیے خالص کر دے، اس کی رضا کی راہ پا لے، اس کا تقویٰ اختیار کرے، اس کی طرف رجوع کرے اور اللہ کو راضی کرنے والے اعمال بجالاتا رہے۔

اللہ کے بندو! امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے (سُنَن) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے سوائے روزہ کے، روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کی جزا بھی میرے ہی ذمے ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک اسے افطاری کے باعث نصیب ہوتی ہے اور دوسری اللہ کے سامنے پیشی کے وقت نصیب ہوگی۔''

حدیث میں مذکورہ دو خوشیاں روزے کے نفسیاتی اثرات کو نمایاں کرتی ہیں۔ در اصل یہ ایسا خوشی بھرا احساس ہے جو روزہ دار کے دل میں سما جاتا ہے، اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے۔ جو اخلاق کو بلند کر دیتا اور روح کو پاکیزگی کی چوٹی تک پہنچا دیتا ہے۔ محبت، شوق، عبادت گزاری، بندگی، خشوع وخضوع، انکساری اور عظیم خالق کی طرف رجوع کرنے سے روح کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کے عوض صرف بہترین جزا دینے کا وعدہ ہی نہیں کیا، بلکہ وہ تو بے حد احسان کرنے والا، لامتناہی عطائیں کرنے والا اور مسلسل نعمتوں سے نوازنے والا ہے۔

دیکھیے! اس ماہ کے ذریعے بھی تو اللہ نے ہم پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے تاکہ ہم دن رات محبت الٰہی حاصل کرنے میں جتے رہیں اور اللہ کو راضی کرنے والے اعمال کرتے رہیں۔ رضائے الٰہی کے ضامن اور محبت الٰہی کے موجب دس اسباب اس مہینہ میں موجود ہیں۔ ان اسباب کا ذکر ابن القیم۔ علیہ رحمۃ اللہ۔ کرتے ہیں:

پہلا سبب تدبر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ اس انداز سے جیسے کتاب کو یاد کرنے کے بعد کتاب کے مفہوم کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کی غرض سے اس کی شرح کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

ان اسباب میں فرائض کی تکمیل کے بعد نوافل کے ذریعے سے قرب الٰہی کا حصول ہے۔ کیونکہ یہ نوافل بندے کے دل میں نہ صرف اللہ کا پیار بڑھا دیتے ہیں بلکہ یہ اللہ کے نزدیک بھی بندہ کو محبوب بنا دیتے ہیں۔

اس ماہ کے ذریعے بھی تو اللہ نے ہم پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے تاکہ ہم دن رات محبت الٰہی حاصل کرنے میں جتے رہیں اور اللہ کو راضی کرنے والے اعمال کرتے رہیں۔

ان اسباب میں سے ایک ہر حال میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا ہے۔ زبان، دل، عمل اور اپنے رویہ سے اللہ کے ذکر سے جڑے رہنا ہے۔ کیونکہ بندے کو اتنی ہی محبتِ الٰہی نصیب ہوگی جتنا وہ اللہ کے ذکر کا پابند ہوگا۔

اسباب میں سے ایک حکم الٰہی کو اپنی رائے پر اور اپنی شہوت نفس پر فوقیت اور ترجیح دینا ہے۔ اور محبتِ الٰہی کی طرف لیجانے والے اعمال کرتے رہنا ہے۔ خاص طور پر جب شہوت نفس کا غلبہ ہو یا اعمال مشکل نظر آرہے ہوں۔

ان اسباب میں سے ایک دل لگاؤ کے ساتھ اللہ کے پیارے ناموں اور اعلیٰ صفات کا مطالعہ کرنا ہے۔ انہیں جاننا اور ان کی جنت میں گھومنا اور ان سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ جو اللہ کے اسماء وصفات اور افعال کو جان لیتا ہے وہ اس سے بے حد محبت بھی کرنے لگتا ہے۔

ان اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے احسانات، اس کی نوازشوں، اس کی دی ہوئی ظاہری اور باطنی نعمتوں پر غور کیا جائے کیونکہ نعمتوں کو یاد کرنے سے محبت الٰہی انسان کے دل میں بیدار ہوتی ہے اور جتنا انسان دنیا اور اس کائنات کا مشاہدہ کرتا ہے اتنا ہی وہ اپنے رب سے محبت کرنے لگتا ہے۔ دل کا خاصا یہ ہے کہ وہ احسان کرنے والے سے محبت کرتا اور زیادتی کرنے والے سے نفرت کرتا ہے، سو تمام احسانات تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں اور تمام زیادتیاں شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہیں۔

ان اسباب میں سے ایک اللہ کے حضور مکمل عاجزی اور احسان مندی کے ساتھ گریہ زاری کرتے ہوئے حضوری ہونا ہے۔ افسوس کہ آج اس کیفیت کو بیان کرنے کے لیے ہماری عبارتوں اور الفاظ کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

ان اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خلوت میں رات کے آخری پہر اللہ کے حضور گریہ زاری کی جائے، دلی لگاؤ کے ساتھ اس کے کلام کی تلاوت کی جائے، بندگی کے آداب ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ کے حضور پیش ہوا جائے پھر یہ کہ عبادت گزاری کو استغفار اور توبہ پر ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔

ان اسباب میں ایک ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جو رضائے الٰہی کے سچے طالب ہوں۔ علماء کے کلام سے جھڑتے پھولوں کا فائدہ اس طرح اُٹھایا جائے جس طرح عمدہ کھجوریں چنی جاتی ہیں۔ ان کی مجلس میں فضول بات کرنے سے گریز کیا جائے اور صرف وہ کہا جائے جس کی واقعی ضرورت ہو، جس میں بولنے والے کا یا سننے والے کا فائدہ ہو۔

ان اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندے کے دل اور اس کے رب کے درمیان حائل ہونے والی تمام اشیاء کو اُکھاڑ پھینکا جائے۔ ان اشیاء سے پاک ہوتے ہوئے خود کو محبت الٰہی میں ڈھال لیا جائے۔ اللہ سے ایسی محبت کی جائے کہ جس کے بدلے سلف صالحینؒ یوں فرماتے ہیں کہ ''ایسی محبت بندے کو خود سے غافل کر دیتی ہے اور رب سے ملا دیتی ہے۔ پھر بندۂ مؤمن اللہ کے حقوق ادا کرنے لگتا ہے، بصیرت کی نگاہ سے اپنے پروردگار کو دیکھنے لگتا ہے، اللہ کی ہیبت کے نور سے اس کا دل منور ہو جاتا ہے، مودتِ الٰہی کے فیض سے پاکیزہ ہو جاتا ہے، یہ شخص باری تعالیٰ کو واضح دیکھنے لگتا ہے، پھر وہ جب بولتا ہے تو اللہ کی مرضی سے، منہ سے لفظ نکالتا ہے تو اللہ کے متعلق، حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور ٹھہرتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ ٹھہرا رہتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ کے ساتھ، اللہ کا اور اللہ کے لیے ہو کر رہ جاتا ہے''۔

اللہ کے بندو! محبتِ الٰہی حاصل کرنے کے یہ اسباب ہر قوتِ بینا رکھنے والے کو ماہ رمضان میں خاص طور پر ہر پل، ہر آن اور ہر وقت صاف نظر آتے ہیں۔ یہ اسباب محبتِ الٰہی کے متلاشیوں کو پکارتے ہیں کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھائیں، ان سے چمٹ جائیں اور جان لیں کہ راہ خدا کے راہی ان اسباب کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے رضائے الٰہی کی طرف جانے والی کشتی پر سوار ہو جاتے ہیں اور اسی سفر پر زندگی بھر قائم رہتے ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! اور اس قافلے کا حصہ بن جاؤ جو محبتِ الٰہی اور شوق کی سواری پر رب کی طرف محوِ سفر ہے۔ اس مہینہ میں بھلائی کے اعمال کا زادِ راہ تیار کرو اور اس موقع کو غنیمت جانو۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے عظیم ترین وسائل میں سے ایک اتباع سنت ہے، سنت نبوی پر عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور مکمل اقتدا اور آپ کے فرامین، اسوہ حسنہ اور اخلاق کریمہ کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا انحصار آپ کی اتباع پر ہے۔ جس قدر اتباع مضبوط ہوگی اسی قدر محبت الٰہی گہری ہوگی اور جتنی اتباع کمزور ہوگی اتنی محبت الٰہی کمزور ہوگی۔ لہٰذا تم اتباع نبوی کے بغیر کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی محبت سے فیض یاب نہیں ہو سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (ال عمران)

''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمہارا اللہ سے محبت کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اللہ کا تم سے محبت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی ظاہری اور باطنی اتباع، ان کی شریعت کی تصدیق، ان کے فرامین کی اطاعت، ان کے منع کردہ امور سے اجتناب، ان کے دین کی بالادستی، اور ان کے فیصلوں کو دل وجان سے تسلیم کیے بغیر تمہیں اپنی محبت سے نہیں نوازیں گے بلکہ تمہیں سر تسلیم خم کرنا ہوگا، آپ کے تمام فیصلوں کو بخوشی قبول کرنا ہوگا، اس حال میں کہ تمہارا سینہ کشادہ ہو اور تم آپ کے فیصلوں کو حق و ہدایت اور درست مانتے ہو۔

اللہ کے بندو! آپ کے اسوہ حسنہ کے مطابق رمضان المبارک میں روزے رکھنے، نماز تراویح ادا کرنے اور آپ کی تعلیم کے مطابق دیگر عبادات بجالانے اور بدعات اور غیر مسنون اعمال سے اجتناب کرنے میں آپ کی اتباع کا شاندار موقع میسر آتا ہے۔

اللہ کے بندو! آپ کے اسوہ حسنہ کے مطابق رمضان المبارک میں روزے رکھنے، نماز تراویح ادا کرنے اور آپ کی تعلیم کے مطابق دیگر عبادات بجالانے اور بدعات اور غیر مسنون اعمال سے اجتناب کرنے میں آپ کی اتباع کا شاندار موقع میسر آتا ہے۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اس مبارک مہینے میں نیکیوں میں سبقت لینے کی بھرپور کوشش کرو، آخرت میں کام آنے والے نیک اعمال کرنے میں مقابلہ کرو جو زمین وآسمان کے مالک کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

اے اللہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے دے، دین اسلام کی حفاظت فرما، اسلام کے دشمنوں کو مٹا دے، سارے ظالموں اور فساد پرستوں کو غارت کر دے، اے اللہ مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دے، ان کو متحد کر دے، ان کی قیادت کی اصلاح فرما دے، اے پروردگار انہیں حق پر جمع کر دے۔

اے اللہ اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اپنے سچے مومن مجاہد بندوں کی حفاظت فرما۔

اے اللہ ہمارے وطنوں کو پر امن بنا دے، ہمارے حکمرانوں اور سربراہوں کی اصلاح فرما دے، ہمارے امام اور سربراہ کی مدد فرما، اور اسے مخلص ساتھی عطا فرما، اور اسے اپنی رضا اور خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق عنایت فرما، اے دعاؤں کو سننے والے ہماری دعائیں قبول فرما۔

اے اللہ اس کے دونوں نائب اور بھائیوں کو اسلام اور مسلمانوں کی خیر و بھلائی، انسانیت اور اپنے وطن کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہماری دعائیں قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے نفوس کو تقوی عطا کر اور ان کا تزکیہ کر دے بلاشبہ تو بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مولا اور مالک ہے۔

اے پروردگار عالم! ہمارے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں ہمیں کافی ہو جا، اے ہمارے رب! اپنے اور ہمارے دشمنوں سے تو اپنی مرضی سے نپٹ لے، اے ہمارے اللہ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو تو ہی سنبھال لے، اے اللہ ہم اپنے اور تمہارے دشمنوں کے مقابلے میں تمہیں کرتے ہیں، اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں، اے اللہ ہم تجھے ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کے شر و فساد سے تیری پناہ مانگتے ہیں، اے اللہ ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کی سازشوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

عید الفطر کا جشنِ ملی!

تحریر: جناب مولانا ابوالکلام آزاد حفظہ اللہ

دنیا کو جو کچھ دیا گیا تھا وہ سب کچھ مع خدا کی نعمتوں کے اور عطا کردہ فضیلتوں کے اس ماہ کے اندر بخش دیا گیا۔ یہی مہینہ تھا جس میں ارضِ الٰہی کی روحانی اور جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے لے کر دوسری قوم کو دیا گیا اور یہ اس قانون الٰہی کے ماتحت ہوا جس کی خبر داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی:

﴿وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝﴾ (الانبیآء)

’’اور ہم نے زبور میں پند و نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کی خلافت کے، ہمارے صالح بندے وارث ہوں گے۔‘‘

اس قانون کے مطابق دو ہزار برس تک ’’بنی اسرائیل‘‘ زمین کی وراثت پر قابض رہے اور خدا نے ان کی حکومتوں، ان کے ملکوں اور ان کے خاندانوں کو تمام عالم پر فضیلت دی، ارشاد فرمایا:

﴿يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

’’اے بنی اسرائیل! ان نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کیں (اور نیز) ہم نے تم کو اپنی خلافت دے کر تمام عالم پر فضیلت بخشی۔‘‘

یہی وہ مہینہ تھا جس میں اس الٰہی قانون کے مطابق نیابتِ الٰہی کا ورثہ ’’بنی اسرائیل‘‘ سے لے کر ’’بنی اسرائیل‘‘ کو سپرد کیا گیا۔ وہ پیامِ محبت جو خدا نے بیابان میں ’’اسحاق‘‘ سے باندھا تھا۔ وہ پیغامِ بشارت جو ’’یعقوب‘‘ کے گھرانے کو کنعان سے ہجرت کرتے ہوئے سنایا گیا تھا۔ وہ الٰہی رشتہ جو کوہِ سینا کے دامن میں خدائے ابراہیم و اسحٰق نے ’’بزرگ موسیٰ‘‘ کی اُمت سے جوڑا تھا اور سرزمینِ فراعنہ کی غلامی سے ان کو نجات دلائی تھی، خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اُن کی طرف سے توڑ دیا گیا تھا۔ داؤد کے بنائے گئے ’’ہیکل‘‘ کا دورِ عظمت ختم ہو چکا تھا اور وہ وقت آ گیا تھا کہ اب اسماعیل کی چُنی ہوئی دیواروں پر خدا کا تختِ جلال و کبریائی بچھا دیا جائے۔ یہ نصب و عزل، عزت و ذلت، قرب و بُعد اور ہجر و وصال کے دن تھے جس میں ایک محروم اور دوسرا کامیاب ہوا، ایک کو دائمی ہجر کی سرگشتگی اور دوسرے کو ہمیشہ کے لئے وصال کی کامرانی عطا کی گئی۔ ایک کا بھرا ہوا دامن خالی ہو گیا، مگر دوسرے کی آستین افلاس بھر دی گئی، ایک پر قہر و غضب کا عتاب نازل ہوا:

﴿وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ)

’’بنی اسرائیل کو (ان کی نافرمانیوں کی) سزا میں ذلت اور محتاجی میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ اللہ کے بھیجے ہوئے غضب میں آ گئے۔‘‘

لیکن دوسرے کو اس محبت کے خطاب سے سرفراز کیا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (النور: 55)

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل بھی اچھے کئے، خدا کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کو زمین کی خلافت بخشے گا جس طرح ان سے بیشتر کی قوموں کو اس نے بخشی تھی۔‘‘

یہ اس لئے ہوا کہ زمین کی وراثت کے لئے عبادی الصالحون کی شرط لگا دی تھی، بنی اسرائیل نے خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی، اس کی نعمتوں کو جھٹلایا، اس کے احکام کی سرتابی کی، اس کی بخشی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کو اپنے نفسِ ذلیل کی بتلائی ہوئی ادنیٰ چیز سے بدل دینا چاہا:

﴿قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ﴾ (البقرۃ: 61)

’’خدا کی دی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کے بدلے تم ایسی چیزوں کے طالب ہو جو ان کے مقابلے میں نہایت ادنیٰ ہیں۔‘‘

خدائے قدوس کی زمین کثافت اور زندگی کے لئے نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جماعتوں کو چُن لیتا ہے تاکہ اس کی طہارت کے لئے ذمہ دار ہوں لیکن جب ان کا وجود، زمین کی طہارت و نظامت کے لئے گندگی ہو جاتا ہے تو غیرتِ الٰہی، اس بارِ آلودگی سے اپنی زمین کو ہلکا کر دیتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنے عصیان و تمرد سے ارضِ الٰہی کی طہارت کو جب داغ لگایا تو اس کی رحمتِ غیور نے ’’کوہِ سینا‘‘ کے دامن کی جگہ ’’یوتمبیس‘‘ کی وادی کو اپنا گھر بنایا اور شام کے مرغزاروں سے روٹھ کر حجاز کے ریگستانوں سے اپنا رشتہ قائم کیا تاکہ آزمایا جائے کہ یہ نئی قوم اپنے اعمال سے کہاں تک اس منصب کی اہلیت ثابت کرتی ہے۔

’’اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں۔‘‘

پس یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام اور مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا اور اس نئے دورِ اقبال کا مہینہ ’’شوال‘‘ سے شروع ہوتا تھا، اس لئے اس نے یومِ ورود کو عید الفطر کا ’’جشنِ ملی‘‘ قرار دیا تاکہ افضالِ الٰہی کے ظہور اور قرآنِ کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے اور اس احسان و اعزاز کے شکریے میں تمام اُمتِ مرحومہ اس کے سربسجود ہو:

﴿وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (الأنفال)

’’اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ مکہ مکرمہ میں تم نہایت کم تعداد میں اور کمزور تھے اور ڈرتے تھے

یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام اور مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا اور اس نئے دورِ اقبال کا مہینہ ’’شوال‘‘ سے شروع ہوتا تھا، اس لئے اس نے یومِ ورود کو عید الفطر کا ’’جشنِ ملی‘‘ قرار دیا تاکہ افضالِ الٰہی کے ظہور اور قرآنِ کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے۔

کہ کہیں لوگ تمہیں زبردستی پکڑ کر اُڑا نہ لے جائیں۔ لیکن خدا نے تم کو جگہ دی، اپنی نصرت سے مدد کی، عمدہ رزق تمہارے لئے مہیا کر دیا اور یہ اس لئے تاکہ تم شکر ادا کرو۔''

مگر یہ عید الفطر کا جشنِ ملی، یہ درود و ذکر رحمت الٰہی کی یادگار، یہ سربلندی و افتخار کی بخشش کا بارآور، یہ یومِ کامرانی و فیروزی و شادمانی، اس وقت تک ہمارے لئے عیش و سرود کا دن تھا جب تک ہمارے سرتاجِ خلافت سے سربلند ہونے کے لئے اور جسم خلعتِ نیابت سے مفتخر ہونے کے لئے تھے۔ عزت و عظمت جب ہمارے آگے دوڑتی تھی، خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تختِ جلال پر متمکن تھے، لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی کا تذکرہ صرف صفحاتِ تاریخ کا ایک افسانۂ ماضی رہ گیا ہے۔

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلہ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایت اوروں کیلئے مثالِ عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت و کامرانی کو ہوائے نفس کی بتلائی ہوئی راہِ مذلت سے بدل لیا۔ اس کے عطا کئے ہوئے منصبِ خلافت کی قدر نہ پہچانی اور زمین کی وراثت و نیابت کا خلعت ہم کو راس نہ آیا۔ اب ہمارے عید کی خوشیوں کے دن گئے، عیش و عشرت کا دور ختم ہوگیا، ہم نے بہت سی عیدیں تخت و حکومت و سلطنت پر دیکھیں اور ہزاروں شادیانے سریرِ خلافت کے آگے بجوائے، ہم پر صدہا عیدیں ایسی گزریں جب دنیا کی قومیں ہمارے سامنے سربسجود تھیں اور عظمت و شوکت کے تختے اُلٹے ہوئے ہمارے سامنے تھے۔ اب عید کے عیش و طرب کی صبحیں ان قوموں کو مبارک ہوں جن کی عبرت و تنبیہ کیلئے اب تک ہمارا وجود بارِ زمین ہے۔ ان کو خوش نصیب سمجھئے جو اپنے دورِ اقبال کے ساتھ خود بھی مٹ گئے۔ ہمارا اقبال جا چکا ہے، مگر ہم بذاتِ خود اب تک دنیا میں باقی ہیں شاید اس لئے کہ غیروں کے طعنے سنیں اور اپنی ذلت و خواری پر آنسو بہا کر قوموں کیلئے وجہِ عبرت ہوں۔

درکار ماست نالہ و من در ہوائے او
پروانہ چراغ مزار خردیم ما

اس دن کی یادگار ہمارے لئے جشن و طرب کا پیام تھی۔ کیونکہ یہی دن ہمارے صحیفہ اقبال کا صفحہ اولین تھا اور اسی تاریخ سے ہمارے ہاتھوں قرآنی حکومت کا دورِ جدید قلوب و اجسام کی زمین پر شروع ہوا۔ اس دن کا طلوع ہم کو یاد دلاتا ہے کہ بداعمالیوں نے بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا اور اعمالِ حسنہ کے شرف و افتخار نے کیونکر ہمیں برکاتِ الٰہی کا مہبط و مورد بنایا؟ اس دن کا آفتاب جب نکلتا تو ہمیں خبر دیتا تھا کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت سے تاریک ہوگئی تھی اور پھر کس طرح ہمارے اعمال کی روشنی افقِ عالم پر نیر درخشاں بن کر نمودار ہوئی تھی لیکن:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝﴾ (مریم)

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، بس بہت جلد ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی۔''

پہلے اس کی بشارت کو یاد کر کے جشن مناتے تھے اور اب وہ وقت ہے کہ اس کی وعید کے نتائج کو گردوپیش دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ اب عید کا دن ہمارے لئے عیش و نشاط کا دن نہیں رہا، البتہ عبرت و موعظت ایک یادگار ضرور ہے۔

اب یہ روزِ یادگار اگر یادگار ہے تو عیش و شادمانی کے لئے نہیں بلکہ حسرت و نامرادی کے لئے۔ اگر یاد آور واقعہ ہے تو عطاء و بخشش کی فیروزمندی کے لئے نہیں، بلکہ ناقدری و کفرانِ نعمت کی مایوسی و حسرت سنجی کے لئے..... پہلے اس کامرانی کی یاد تھا کہ ہم دولت و قبولیت سے سرفراز ہوئے مگر اب نامرادی کی حسرت کو تازہ کرتا ہے کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی اور ذلت و عقوبت سے دوچار ہیں۔ پہلے اس وقت سعادت کی یاد تازہ کرتا تھا جو ہمارے دولت و اقبال کا آغاز تھا اور اب اس دورِ مسکنت و ذلت کا زخم تازہ کرتا ہے جو ہماری عزت و کامرانی کا انجام ہے۔ پہلے یکسر جشن و نشاط تھا مگر اب یکسر ماتم و حسرت، جشن تھا تو قرآن کریم کے نزول کی یادگار کا، جس نے پہلے ہی دن اعلان کر دیا تھا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا﴾ (الأنفال: 29)

''مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہے اور اس کے احکام سے سرتابی نہ کی تو وہ تمام عالم میں تمہارے لئے ایک امتیاز پیدا کر دے گا۔''

اور اب ماتم ہے تو اسی قرآن کی پیش گوئی کے ظہور کا کہ:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ (طٰہٰ: 124)

''اور جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی، اس کی زندگی دنیا میں تنگ ہو جائے گی۔''

پہلے اس کی بشارت کو یاد کر کے جشن مناتے تھے اور اب وہ وقت ہے کہ اس کی وعید کے نتائج کو گردوپیش دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ اب عید کا دن ہمارے لئے عیش و نشاط کا دن نہیں رہا، البتہ عبرت و موعظت ایک یادگار ضرور ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝﴾ (طٰہٰ: 113)

''ایسا ہی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں طرح طرح کی وعیدیں درج کیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعہ سے ان دلوں میں عبرت و فکر پیدا ہو۔''

دنیا میں عیش کی گھڑیاں کم میسر آتی ہیں، پھر سال بھر کے اس تنہا جشن کو کیوں نہ عزیز رکھا جائے؟ میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ عید کی خوشیوں میں سرمستِ عیش و نشاط ہوں اور میں افسانۂ غم چھیڑ کر آپ کے لذتِ عیش کو منغض کروں مگر یقین کیجئے کہ اپنے دلِ اندوہ پرست کی بے قراریوں سے مجبور ہوں، قاعدہ ہے کہ ایک غمگین دل کے لئے عیش کی گھڑیوں سے بڑھ کر اور کوئی وقت، غم کے حوادث کا یاد آور نہیں ہوتا۔ ایک غمزدہ ماں جو سال بھر کے اندر اپنے کئی فرزندوں کو کھو چکی ہو، اگر عید کے دن اس کو اپنی بقیہ اولاد کے چہرے دیکھ کر خوشی ہوگی تو ایک ایک کر کے اس کے گم گشتہ لختِ جگر بھی سامنے آئیں گے۔ ایسا بدبخت جو اپنا تمام مال و متاع غفلت و بے ہوشی میں ضائع کر چکا ہو، عید کے دن جب لوگوں کی زریں قباؤں اور پُر جواہر کلاہوں کو دیکھے گا تو ممکن نہیں کہ اس کو اپنی کھوئی ہوئی دولت کے ساز و سامان یاد نہ آئیں۔

دیکھتا ہوں تو یہ جشن کی عیدیں، عیش و مسرت کا پیام نہیں، بلکہ یاد آور درد و حسرت ہیں، آہ! کیا دنیا میں غفلت و سرشاری کی حکومت ہمیشہ سے ایسی ہی رہی ہے؟ کیا دنیا میں ہمیشہ نیند زیادہ اور بیداری کم رہی ہے؟ یہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایک دن کی خوشیوں میں بے خود ہو کر ہمیشہ کے ماتم واندوہ کو بھول گئے ہیں؟ بزمِ جشن کی تیاریاں کس کے لئے، جب کہ دنیا اب ہمارے لئے ایک دائمی ماتم کدہ بن گئی ہے؟ عیش و نشاط کی بزموں کو آگ لگا دیجئے۔ عید کے قیمتی کپڑوں کو چاک چاک کر ڈالئے۔ عطر کی شیشیوں کو اپنے بخت زبوں کی طرح اُلٹ دیجئے اور اس کی جگہ مٹھیوں میں خاک بھر کر اپنے سر و سینے پر اُڑائیے، زریں کلاہوں اور ریشمی قباؤں کے پہننے کے دن اب گئے۔

ما خانہ رمیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیارِ ما نیست

لیکن اس طلسم سرائے ہستی کی ساری رونق انسان کی غفلت و سرشاری سے ہے۔ اس لئے ممکن ہے جشن عید کے ہنگاموں میں غم واندوہ کی یہ آہیں آپ کے کانوں تک نہ پہنچیں۔

قومی زندگی کی مثال بالکل افراد و اشخاص کی سی ہے۔ بچپنے سے لے کر عہدِ شباب تک کا زمانہ ترقی و نشوونما و عیش نشاط کا دور ہوتا ہے۔ ہر چیز بڑھتی ہے اور ہر قوت میں افزائش ہوتی ہے۔ جو دن آتا ہے طاعتِ توانائی کا ایک نیا پیغام لاتا ہے۔ طبیعت جوش و امنگ کے نشے میں ہر وقت مخمور رہتی ہے اور اس سرخوشی و سرور میں جس طرف نظر اُٹھتی ہے، فرحت و انبساط کا ایک بہشت زار سامنے آ جاتا ہے۔ اس طلسم زارِ ہستی میں انسان سے باہر نہ غم کا وجود ہے نہ نشاط کا، البتہ ہمارے پاس دو آنکھیں ضرور ہیں جو اگر غمگین ہوں تو کائنات کا ہر ظہور غم آلود ہے اور اگر مسرور ہیں تو ہر منظر مرقع انبساط ہے۔ عہدِ شباب و جوانی میں آنکھیں سرمست ہوتی ہیں اور دل جوش و امنگ سے متوالا، غم کے کانٹے بھی تلوے میں چبھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ فرشِ گل پر گزر رہے ہیں۔ خزاں کی افسردگی بھی سامنے ہو تو نظر آتا ہے کہ عروسِ بہار سامنے آ کھڑی ہو گئی ہے۔ دل جب خوش ہو تو ہر شے کیوں نہ خوش نظر آئے لیکن بڑھاپے کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ پہلے جو چیزیں بڑھتی تھیں، اب روز بروز اضمحلال ہوتا ہے۔ طاقت جواب دے دیتی ہے اور عیش و مسرت کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ جو دن آتا ہے موت و فنا کا ایک پیغام لاتا ہے اور جو دن گزرتا ہے حسرت و آرزو کی ایک یادگار چھوڑ جاتا ہے۔ دنیا کے سارے عیش و عشرت کے جلوے دل کی عشرت کامیوں سے تھے۔ لیکن دل کے بدلنے سے آنکھیں بھی بدل جاتی ہیں۔ پہلے غم کی تصویر بھی شادمانی کا مرقع نظر آتی تھی، اب خوشی کے شادیانے بھی بجتے ہیں تو ان سے درد واندوہ کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔

قوموں کی زندگی کا بھی یہی حال ہے، ایک قوم پیدا ہوتی ہے بچپنے کا عہدِ بے فکری کاٹ کر جوانی کی طاقت آزمائیوں میں قدم رکھتی ہے، یہ وقت کاروبارِ زندگی کا اصلی دور اور قومی صحت و تندرستی کا عہدِ نشاط ہوتا ہے۔ یہ قوم جہاں جاتی ہے، اوج و اقبال اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرف قدم اُٹھاتی ہے، دنیا اس کے استقبال کے لئے دوڑتی ہے لیکن اس کے بعد جو زمانہ آتا ہے اس کو ''پیری و صدعیب'' کا زمانہ کہتے ہیں کہ قوتیں ختم ہونے لگتی ہیں اور چراغ میں تیل کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے اخلاقی و تمدنی عوارض روز بروز پیدا ہونے لگتے ہیں۔ جمعیت و اتحاد کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اجتماعی قوتوں کا اضمحلال نظامِ ملت کو ضعیف و کمزور کر دیتا ہے، وہی زمانہ جو کل تک اس کی جوانی و طاقت کے آگے دم بخود تھا، آج اس کے بسترِ پیری کے ضعف و نقاہت کو دیکھتا ہے تو ذلت و حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی قانونِ خلقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ ﴾ (الروم)

''اور وہ قادر مطلق ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا، پھر بچپنے کی کمزوری کے بعد جوانی کی طاقت دی۔ پھر طاقت کے بعد دوبارہ کمزوری اور بڑھاپے میں ڈال دیا، وہ جس حالت کو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور وہی تمہاری تمام حالتوں کا علیم اور ہر حال کا ایک اندازہ کرنے والا ہے۔''

شاید ہماری جوانی کا عہد ختم ہو چکا، اب ''صدعیب و پیری'' کی منزل سے گزر رہے ہیں۔ ہمارا بچپن جس قدر حیرت انگیز اور جوانی کی طاقتیں جس درجہ زلزلہ انگیز تھیں، دیکھتے ہیں تو بڑھاپے کے ضعف و نقاہت کو بھی اتنا ہی تیز پاتے ہیں۔ شاید اس کے بعد اب منزلِ فنا در پیش ہے۔ چراغ تیل سے خالی ہوتا جاتا ہے اور چولہا خاکستر سے بھرتا جاتا ہے۔ گزشتہ باتوں کی صرف ایک یاد رہ گئی ہے اور جوانی کے افسانے خواب و خیال معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ہم کو مٹنا ہی ہے تو مٹنے میں دیر کیوں ہے؟ صبحِ فنا آ گئی ہے تو شمعِ سحر کو بجھ ہی جانا چاہیے۔

جس بزمِ خیال و عظمت میں اب ہمارے لئے جگہ نہیں رہی، بہتر ہے کہ اوروں کے لئے اسے خالی کر دیں، ہم نے ایک ہزار برس سے زیادہ عرصے تک دنیا میں زندگی کے اچھے یا برے دن کاٹے اور ہر طرح کی لذتیں چکھ لیں۔ حکمرانی کے تخت پر بھی رہے اور محکومی کی خاک پر بھی لوٹے۔ علم کی سرپرستی بھی کی اور جہل کی رفاقت میں بھی رہے۔ جب عیش و عشرت کی بزم آرائیوں میں تھے تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اور اب حسرت و آرزو کے غمکدے میں ہیں تو اس میں بھی ایک شانِ یکتائی رکھتے ہیں۔ زمانے نے ہمارے مٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو دیر نہ کرے لیکن گو ہم مٹ جائیں گے مگر ہمارے بٹھائے ہوئے نقشوں کا مٹانا آسان نہ ہوگا۔

تاریخ ہم کو کبھی نہ بھلا سکے گی اور ہمارا افسانہ عبرت ہمیشہ مسافرانِ عالم کو یاد آ آ کر خون کے آنسو رلائے گا ؎

گو کہ ہم صفحہ ہستی پہ تھے اک حرفِ غلط
لیکن اُٹھے بھی تو اک نقش بٹھا کے اٹھے

رات کے پچھلے پہر کی تاریکی اور سناٹے میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں، میرا قلب مضطر اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ آفتاب عید کے اشتیاق میں خفتگان انتظار کروٹیں بدل رہے ہیں، مگر میری نظر جھلملاتے ہوئے تارے پر ہے۔ دیکھتا ہوں رات گو تاریک ہے مگر پھر بھی ہماری اُمید کے اُفق پر ایک آخری ستارا جھلملا رہا ہے، جن کی آنکھوں نے خشک درختوں کو کٹتے دیکھا ہے، انہی آنکھوں نے خشک درختوں کو سرسبز و شاداب ہوتے بھی دیکھا ہے۔

عید الفطر

جو تیری فرقت میں ہیں بیمار ان کی عید ہے
ہے دوا جن کی ترا دیدار ان کی عید ہے
ہے ہر ایک نیکی سے جن کو پیار ان کی عید ہے
ہر برائی سے جو ہیں بیزار ان کی عید ہے
رک گئے جو کھانے پینے اور ہر اک جرم سے
وہ حقیقت میں ہیں روزے دار ان کی عید ہے
جن کے دن گزرے تلاوت میں کلام اللہ کی
جو رہے رمضان میں شب بیدار ان کی عید ہے
ذکر تیرا، یاد تیری، تیرا غم، تیرا خیال
تیری الفت میں جو ہیں سرشار ان کی عید ہے
لب پہ گالی ہے نہ غیبت دل میں کینہ ہے نہ بغض
صاف ستھرا ہے جن کا کردار ان کی عید ہے
ہر طرف سے پھیر کر چہرہ جو تیرے بن گئے
بن گیا ہے جن کا تو دلدار ان کی عید ہے
جن کے دل میں ہے یتیموں اور بیواؤں کا غم
غم کے ماروں کے جو ہیں غمخوار ان کی عید ہے
سنّت ہی پیغام حق جو راہ حق پر چل پڑے
رحمت حق کے ہیں حقدار ان کی عید ہے
کام آتے ہیں جو ہر مسکین و حاجت مند کے
رکھتے ہیں جو جذبہ ایثار ان کی عید ہے
آنکھ پرنم، دل میں غم، اپنے گناہوں پر ملال
ہے زباں پر جن کے استغفار ان کی عید ہے
نیکیوں کے غم میں گزرے جن کے ایامِ صیام
دیکھ عاجز وہ ہیں نیکوکار ان کی عید ہے

حضرت مولانا عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلویؒ

عید کے روز

شہرِ احساس بنا خلدِ نظر عید کے روز
سج گئی حسن سے ہر راہگذر عید کے روز
رنگ و نکہت سے مزین ہے بہشت ارضی
پھول نکھرے ہیں بہ اندازِ دگر عید کے روز
اوڑھ کر نور کی کرنوں کا دوپٹہ سر پر
حجلۂ شرق سے نکلی ہے سحر عید کے روز
عرش اعظم پہ دعاؤں نے رسائی پائی
فضل یزداں سے کھلا بابِ اثر عید کے روز
کارواں اتنے نگاہوں سے گلوں کے گزرے
بن گئی کشتِ چمن دل کی ڈگر عید کے روز
کنج زنداں میں بھی ہے کہکشاں کا عالم
رشکِ خورشید ہے ہر روزنِ در عید کے روز
چشم مشتاق سرِراہ بچھاؤ راسخ
کیا عجب ہے کہ وہ آ جائیں ادھر عید کے روز

جناب راسخ عرفانیؒ

عید الفطر ... احکام و مسائل

تحریر: جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

عید سے متعلق چند ضروری مسائل جن کے بارے میں عوام و خواص میں مختلف رائے یا مختلف عمل پایا جاتا ہے عید کے موقع پر از روئے کتاب و سنت لکھے جا رہے ہیں تا کہ استفادہ کیا جا سکے اور ممکن ہو تو اختلاف و اشتباہ دور ہو سکے۔

تکبیرات عید میں رفع الیدین:

عید کی نماز میں حالت قیام میں کچھ تکبیرات عام نمازوں سے زائد ہوتی ہیں۔ از روئے سنت ان کی دونوں رکعات میں تعداد بارہ ہے، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں، ان بارہ تکبیرات میں رفع الیدین پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ المغنی لابن قدامہ میں ہے:

[رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ. قَالَ أَحْمَدُ: أَمَّا أَنَا فَأَرَى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ يَدْخُلُ فِيهِ هٰذَا كُلُّهُ.
وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الْجَنَازَةِ وَفِي الْعِيدِ. رَوَاهُ الْأَثْرَمُ. وَلَا يُعْرَفُ لَهُ مُخَالِفٌ فِي الصَّحَابَةِ.]

یعنی ''روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ یہ حدیث ہر نماز کی تکبیر کو شامل ہے اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنازے اور عید میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف (عمل) والا کوئی نہیں ملتا۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو بیہقی میں بھی روایت کیا گیا ہے مگر اس میں ایک راوی ابن لہیعہ پر کلام ہے حالانکہ وہ سنن کا راوی ہے۔ امام مسلمؒ نے بھی اس سے روایت کی ہے بس احتراق کتب کے بعد خلط سرزد ہوا، صدوق ہے۔ (تقریب التہذیب)

اسی طرح ابوداؤد، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو رکوع سے قبل ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے۔

اس حدیث میں بقیہ بن ولید پر کلام کیا جاتا ہے۔ تلخیص الحبیر میں حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے: امام ابن المنذرؒ اور امام بیہقیؒ نے اس حدیث سے تکبیرات عید میں رفع الیدین پر استدلال کیا ہے اور بقیہ بن ولید کی موافقت ابن اخی الزہری نے بھی کی ہے۔ یوں ابن لہیعہ اور بقیہ بن ولید کی باہم موافقت سے اس روایت کو حسن لغیرہ تک کا درجہ حاصل ہوا۔ پھر امام بیہقیؒ و امام ابن المنذرؒ کے استدلال اور صدیوں سے محدثین کے تعامل سے قابل عمل ہیں اور مطلق نماز میں رفع الیدین اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

تکبیرات کی تعداد:

ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، نیل الاوطار، منتقی الاخبار اور مشکوٰۃ میں وضاحت سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کی سنت بارہ تکبیرات ہیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

علمائے دیوبند کے سرخیل مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھوپال سے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا۔ (سوال کرنے والے نے لکھا تھا کہ اہل بھوپال خلاف حنفی مذہب تکبیرات کہتے ہیں، میں ان کی اقتداء کروں یا نہیں؟) مولانا نے جواب دیا کہ عیدین میں جس قدر امام وہاں کیا کرے، تم بھی باتباع اسی کے کیا کرو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تین تکبیریں (تکبیر تحریمہ سمیت) کہتے ہیں چونکہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ تم خلاف مت کرو، امام کی اطاعت کرو۔ ایسی صورت میں اطاعت امام ضروری ہے۔ (مکاتیب رشیدیہ، ص ۹۶)

بارہ تکبیرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ:

دارقطنی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''سوی تکبیرۃ الافتتاح''۔ عون المعبود میں ہے:

[فَقَالَ الشَّافِعِيُّ: هُوَ سَبْعٌ فِي الْأُولَى غَيْرُ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ، وَخَمْسٌ فِي الثَّانِيَةِ غَيْرُ تَكْبِيرَةِ الْقِيَامِ. وَقَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو ثَوْرٍ: كَذَلِكَ، لَكِنْ سَبْعٌ فِي الْأُولَى إِحْدَاهُنَّ تَكْبِيرَةُ الْإِحْرَامِ.]

''امام شافعی فرماتے ہیں: سات تکبیریں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے علاوہ۔ امام مالک، امام احمد اور ابوثور نے کہا: (تعداد) یہی ہے۔ مگر پہلی رکعت میں سات بشمول تکبیر تحریمہ''

یعنی اس میں اختلاف ہے چونکہ صریح دلیل کسی کی طرف نہیں، اس لیے تشدد نہیں کرنا چاہیے، کوئی تکبیر تحریمہ سمیت سات کہے یا اس کے علاوہ۔

مکاتیب رشیدیہ میں اہل بھوپال کا جو تیرہ تکبیرات کا تذکرہ ہے تو وہ تکبیر تحریمہ سے الگ سات کہتے تھے۔ البتہ ان بارہ تکبیرات میں تکبیر رکوع اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ شامل نہیں (تکبیر قیام کے شامل نہ کرنے سے تو تکبیر تحریمہ کا شامل نہ کرنا واضح ہوتا ہے)

تکبیر کے درمیان کیا پڑھے؟

بیہقی میں ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدین میں سات اور پانچ تکبیریں ہیں اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔ جبکہ ذکر معین کی کوئی واضح روایت نہیں۔ امام عبدالجبار غزنویؒ نے اپنے ایک فتویٰ میں لکھا ہے:

''امام ابوالقاسم رافعی نے شرح وجیز میں لکھا ہے کہ ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک آیت کے برابر ٹھہرے جو کہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔ ابن مسعودؓ کا قول اور فعل بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں کہا ہے کہ طبرانی اور بیہقیؒ نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا ہے۔ سیدنا حذیفہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔''

علامہ ابن قدامہؒ نے ''العمدۃ'' میں لکھا ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے اور ہر دو تکبیروں کے

درمیان اللہ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے۔ محمد بن عبدالوہابؒ کی مختصر میں ہے کہ ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجے۔ منہاج السنہ میں ہے، لا الہ الا اللہ پڑھے، تکبیر بلند کرے اور اللہ کی بزرگی بیان کرے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اسی طرح تحفہ شرح منہاج میں بیہقی کے حوالے سے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا (قولاً وفعلاً) کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ واصیلا وصلی اللہ علی سیدنا محمد تسلیما کثیرا بھی بہتر ہے۔ اسی طرح کا قول ابن صباغ کی روض شرح زادالمعاد میں ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا ہے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے یا کوئی اور ذکر کرے، سب صحیح ہے۔

خطبہ عید بعد از نماز:

نماز عید سے پہلے خطبہ خلاف سنت ہے۔ صحیحین میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ نماز سے قبل خطبہ کی بدعت مروان نے شروع کی، اسی وقت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس فعل کی سخت تردید کی اور عیدگاہ سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

خطبہ عید میں کتنے خطبے؟

ابن ماجہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے، بزار میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے خطبہ کے دوران بیٹھے اور پھر اٹھ کر خطبہ دیا۔ (یعنی جمعہ کی طرح دو خطبے دیئے۔)

اسی طرح سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ عیدین کے دو خطبے پڑھے جائیں اور دونوں کے درمیان بیٹھا جائے..... ان تینوں حدیثوں کی اسناد میں کلام ہے اور یہ ضعیف ہیں مگر عیدین کے خطبے کو خطبہ جمعہ پر قیاس کرتے ہوئے اور اہل اسلام کے تعامل کو دیکھتے ہوئے ان روایتوں کی تائید کی جاتی ہے اور دو خطبے دیئے جاتے ہیں۔

عورتوں کا عیدگاہ جانا:

صحیحین میں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں حکم تھا کہ ہم تمام عورتوں کو (حیض والیوں سمیت) عیدگاہ لے جائیں۔ عورتیں نماز میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے دوران الگ رہیں مگر دعا میں ضرور شریک ہوں۔ ایک عورت نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی (دوسری عورت) اس کو اپنی چادر میں چھپا لیا کرے۔ (مگر عیدگاہ ضرور جانا چاہیے۔)

امام نوویؒ شارح مسلم نے قاضی عیاضؒ سے نقل کیا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک عورتوں کا عیدگاہ جانا واجب ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ اگر عورتوں کے پاس چادر نہ ہو تو اس نیک کام کے لیے سوال بھی کرسکتی ہیں۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ شوکت اسلام کے لیے تمام افراد کا عورتوں، بچوں سمیت عیدگاہ جانا مستحب ہے۔ اسی طرح ابن ابی شیبہؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے مردوں کو پھر عورتوں کو خطبہ سناتے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر عورت کا عیدگاہ جانا واجب ہے۔

مصنف ابی بکر نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہر چادر والی عورت کا عیدگاہ جانا ضروری ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس مسئلے پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے اور جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کے عیدگاہ جانے کے خلاف نہیں بلکہ عورتوں کی بے جا زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور خوشبو اور عطریات استعمال کرنے کی ممانعت میں ہے۔ (جیسا کہ عینی شرح بخاری میں ہے)

عید کے بعد مصافحہ و معانقہ:

فتاویٰ ثنائیہ میں کسی سائل نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے سوال کیا کہ عید کے روز لوگ مصافحہ و معانقہ کرتے ہیں جس سے اظہار خوشی مراد ہوتا ہے اور بعض لوگوں کے دلوں میں خفیف رنجش موجود ہوتی ہے تو وہ دور ہو جاتی ہے، اس کو سنت سمجھ کر نہیں کیا جاتا۔ (بلکہ علاقائی رسم کے طور پر)

مولانا امرتسریؒ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ مصافحہ بعد از سلام ہے۔ عید کے روز بھی بنیت تکمیل سلام مصافحہ کریں تو جائز ہے۔ بنیت خصوص عید بدعت ہے۔ کیوں کہ زمانہ رسالت اور خلافت میں مروج نہ تھا۔

نماز عید کا مسنون طریقہ:

باوضو قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھ کر اللھم باعد... الآخر یا کوئی اور دعا استفتاح پڑھیں پھر قرأت سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں کہیں، ہر تکبیر پر رفع الیدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھیں اور اللہ کا ذکر و تسبیح کریں پھر امام سورۃ فاتحہ بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ پڑھیں۔ پھر امام اونچی آواز سے قرأت کرے اور مقتدی خاموش رہیں۔ بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ ق اور دوسری میں اقتربت الساعۃ یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتاک یا پہلی میں عم یتساءلون اور دوسری میں والشمس پڑھیں پھر عام رکعت کی طرح رکعت پوری کریں۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد سات تکبیروں کی جگہ پانچ تکبیریں باقی سب کچھ اسی طرح کریں جس طرح پہلی رکعت میں کیا اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیں۔ (بعد از تشہد) جب امام سلام پھیرے تو اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے، مقتدی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ خطبہ کے بعد امام اور مقتدی سب مل کر بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر خوب گڑگڑا کر دعا مانگیں۔ (بہت خشوع و خضوع سے) یہ قبولیت کا دن اور قبولیت کا وقت ہوتا ہے..... بعد میں راستہ تبدیل کر کے گھروں کو آ جائیں۔ (عید گاہ جاتے اور آتے ہوئے اونچی آواز سے تکبیرات کہتے رہیں)۔

دعائے صحت

حضرت مولانا حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال کے بھائی مولانا حافظ عبدالستار روڈ حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ و نافعہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: میاں عبداللہ بخش

صدقۃ الفطر

تحریر: جناب حافظ شبیر صدیق

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ اگر ان سے کوئی کمی و کوتاہی ہو جائے تو جہاں اس کے ازالے کے لیے توبہ واستغفار کو رکھا ہے وہیں ازالے کے طور پر بعض عبادات کو بھی اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے، مثلاً: فرض نمازوں میں جو کمی و کوتاہی ہو جاتی ہے اس کے ازالے کے لیے نوافل کو مشروع قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن اس کمی و کوتاہی کو نوافل کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ بعینہ رمضان المبارک کے روزوں میں جو کمی رہ جاتی ہے اس کے ازالے کے لیے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ.](ابوداود)

''رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کو فرض قرار دیا تاکہ روزے دار کو لغو اور بے ہودہ اقوال وافعال سے پاکیزگی حاصل ہو جائے اور مسکینوں کو طعام حاصل ہو۔''

احادیث میں صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع منقول ہے جو نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ صدقہ فطر گھر کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی مسلمان غلام ہے تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔ (صحیح البخاري: 1503)

صدقہ فطر کے حوالے سے ہمارے اس مضمون کا موضوع دو اہم سوال ہیں: ① صدقہ فطر میں صرف جنس ہی ادا کی جائے یا رائج الوقت جنس کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے؟ ② صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ہی ادا کیا جائے یا پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے؟ ان دونوں سوالوں کے بارے میں علماء میں دو طرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں طرح کا موقف بیان کرنے کے بعد موجودہ دور کے اعتبار سے مسئلے کا حل پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

صدقہ فطر میں جنس یا قیمت؟

پہلا موقف: صدقۂ فطر ادا کرنے کے حوالے سے پہلا موقف یہ ہے کہ جن غذائی اجناس کا احادیث میں ذکر ہے وہ ہی ادا کی جائیں۔ پھر بعض کا کہنا ہے کہ صرف وہی اجناس ہی نہیں بلکہ جس علاقے میں جو جنس بطور غذا استعمال ہوتی ہو، وہ ادا کی جاسکتی ہے۔ اس موقف کے قائلین کا کہنا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں اجناس ہی میں سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا تھا، اس لیے نقدی کے بجائے اجناس ہی میں سے کوئی جنس ادا کی جائے۔ دلیل کے طور پر سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی جاتی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

[كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْصَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.](البخاری: 1506)

''ہم صدقہ فطر ایک صاع کھانا یا جو، کھجور، پنیر یا منقیٰ میں سے ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔'' سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

اسی طرح ایک روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

[فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.] (صحیح البخاری: 1503)

''رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو بطور صدقہ فطر ادا کرنا فرض فرمایا ہے۔''

اس موقف کو اپنانے والے علمائے کرام کا کہنا یہ ہے کہ صدقہ فطر میں مذکورہ اجناس میں سے کوئی جنس ہی ادا کی جائے، البتہ جس کو صدقہ دیا گیا ہے وہ چاہے تو جنس کو بیچ کر قیمت وصول کرسکتا ہے۔

دوسرا موقف: دوسرا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی میں اصل تو اجناس ہی ہیں، البتہ اگر نقدی کی صورت میں ادا کردیا جائے تو بھی جائز ہے۔ اس موقف کے قائلین نے اپنے اس موقف کے اثبات میں جو دلائل بیان کیے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

① روایات میں جن اجناس کا ذکر آیا ہے وہ تعیین کے طور پر نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر انھیں ذکر کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ مدینہ میں خوراک کے طور پر زیادہ تر یہی چیزیں استعمال ہوتی تھیں۔ اس کی دلیل سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ.] (صحیح البخاری: 1510)

''(ان دنوں) ہمارا کھانا جو، منقیٰ، پنیر اور کھجور ہوتا تھا۔'' جب یہ بات ثابت ہے کہ ان اجناس کے علاوہ کوئی اور جنس بھی ادا کی جاسکتی ہے جیسے چاول وغیرہ تو پھر ضرورت کے پیش نظر نقدی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

② صدقات کی ادائیگی میں اصل چیز مال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة 9:103)

''ان کے مالوں سے صدقہ لیجیے۔''

مال میں اصل سونا، چاندی اور موجودہ کرنسی وغیرہ ہے، البتہ مختلف اجناس پر جو مال کا لفظ بولا جاتا ہے وہ مجازاً ہے۔ لہٰذا اللہ کے نبی ﷺ نے اجناس کا جو ذکر فرمایا تھا، وہ آسانی سے ادائیگی اور تکلیف سے بچنے کی نیت سے تھا۔ اس لیے کہ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجناس میں سے صدقہ فطر ادا کرنا آسان تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو جب دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ہمیشہ آسان معاملے کو اختیار کرتے۔ (صحیح البخاري 3560)

③ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زکاۃ میں نقدی وصول کرنا ثابت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے: «بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ» امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں اور اس کے تحت جو احادیث درج کی ہیں ان سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ صدقہ فطر اور زکاۃ میں نقدی ادا کی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے مطالعہ کیجیے! صحیح البخاری مع فتح الباری۔

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''امام بخاری رحمہ اللہ کا احناف کی سخت مخالفت کرنے کے باوجود اس مسئلے میں ان کی موافقت کرنا صرف قوی دلائل کی وجہ سے ہے، یعنی اس بارے میں ایسی نصوص موجود ہیں جو امام بخاری رحمہ اللہ

نے بھی احناف کے اس موقف میں موافقت اختیار کی ہے۔'' (فتح الباري: 3/312)

④ صدقہ فطر کا مقصود فقراء و مساکین کی ضروریات اور حاجات کو پورا کرنا ہے۔ اجناس کی نسبت نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرنے سے فقراء و مساکین کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔

راہ اعتدال

یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ ایسا مسئلہ نہیں کہ جس میں ایک موقف کو راجح اور دوسرے کو مرجوح قرار دیا جائے۔ اختلاف صرف یہ ہے کہ صدقہ فطر میں صرف اجناس ہی دی جائیں یا نقدی بھی دی جاسکتی ہے، یعنی یہ مسئلہ یونہی ہے جیسے کوئی شخص موجودہ سفری سہولیات کے پیش نظر دورانِ سفر روزہ رکھ لے تو بھی درست اور اگر ترک کردے اور بعد میں رکھ لے تو بھی اسے کوئی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ اس لیے ہم طرفین کے دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ دور میں پائی جانے والی اس پیچیدگی کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں عوام الناس کی اکثریت الجھی ہوئی نظر آتی ہے۔

طرفین کے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ابتداءً اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نص صریح کو بنیاد بنا کر صدقہ فطر کے طور پر کوئی جنس ادا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل درست ہے جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ اور اگر کوئی شخص دوسرے موقف کو اپناتے ہوئے نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بڑے بڑے ائمہ ومحدثین نے بھی اس موقف کو اپنایا ہے جن میں حسن بصری، عمر بن عبدالعزیز، امام ابوحنیفہ اور امام بخاری رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔ امام ابن تیمیہ بھی کسی حاجت اور مصلحت کے پیش نظر نقدی کی صورت میں زکاۃ فطر ادا کرنے کو جائز کہا ہے اور اس کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ (مجموع الفتاوی: 25/82)

بہرحال اس معاملے میں وسعت موجود ہے۔ اگر کوئی نقدی کی صورت میں صدقۂ فطر ادا کرتا ہے تو درست ہے۔

صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟

صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟ اس حوالے سے بھی علماء میں دوطرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ادا کیا جائے اور دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ ایک دو دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں موقف نقل کرتے ہیں۔

پہلا موقف: پہلا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ادا کیا جائے گا۔ پھر اس موقف کے قائلین میں بھی دوطرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ چاند نظر آنے کے فوری بعد صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس دیگر علماء کا کہنا ہے کہ طلوع فجر کے بعد ادا کیا جائے گا۔ بہرحال اس بات میں سب متفق ہیں کہ شوال کا چاند نظر آنے سے پہلے صدقہ فطر ادا نہیں کیا جاسکتا۔ (فتح الباري: 3:368) ان کا کہنا ہے کہ اس صدقے کو صدقہ فطر کہا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ صدقہ فطر اسی وقت ادا کیا جائے جب رمضان کے روزے رکھنے بند کردیے جائیں۔

دوسرا موقف: اس بارے میں دوسرا موقف یہ ہے کہ جس طرح زکاۃ سال پورا ہونے سے پہلے ادا کی جاسکتی ہے اسی طرح صدقہ فطر بھی وقت سے پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں: زکاۃ فطر میں فطر کی طرف اضافت سے اس بات پر دلالت لینا درست نہیں کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ہی ادا کیا جائے بلکہ اس کے لیے الگ ایک دلیل کی ضرورت ہے۔ (فتح الباري: 3/368) شوال سے ایک دو دن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کرنے کے بارے میں صریح نص سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ عید سے ایک یا دو دن قبل صدقہ فطر ادا کردیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاري: 1511) اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی دلیل ہے کہ جس میں شیطان کے پکڑے جانے کا ذکر ہے۔ نبی ﷺ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری صدقہ فطر کے سامان کا جو ڈھیر تھا اس پر لگائی تھی۔ (صحیح البخاري: 2311)

محترم قارئین! صدقہ فطر کب ادا کردینا چاہیے؟ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے انتہائی وقت کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی پہلے ادا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: [أَغْنُوهُمْ عَنِ الطَّلَبِ فِي هَذَا الْيَوْمِ] پر عمل بھی اسی صورت ممکن ہوسکتا ہے جب ایک دو دن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کردیا جائے۔ مستحق افراد عید الفطر کے دن اسی صورت میں مستغنی ہوں گے جب ان کو پہلے ہی صدقہ دے دیا جائے گا تاکہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء خرید سکیں۔

صدقہ فطر کسے اور کتنا دیں؟

صدقہ فطر کسے دیں؟ اس بارے میں علماء میں دوطرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ پہلا موقف یہ ہے کہ جو مصارف زکاۃ ہیں صدقہ فطر کے بھی وہی مصارف ہیں۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر صرف مساکین اور محتاج افراد کو دیا جائے۔ علماء کی اکثریت نے اسی دوسرے موقف کو اپنایا ہے، اس لیے کہ حدیث میں صرف مساکین ہی کا تذکرہ ہے۔ دوسرا موقف ہی بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ صدقہ فطر کا مقصود محتاج اور تنگ دست افراد کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنا ہے نہ کہ ان تمام مصارف کو جن کا ذکر زکاۃ کے ضمن میں ہوا ہے۔

نقدی کی صورت میں صدقہ فطر کتنا ادا کریں؟ اس حوالے سے جب ہم ایک صاع حجازی کو وزن کی صورت میں لاتے ہیں تو یہ تقریباً اڑھائی کلو وزن بنتا ہے۔ اب جو شخص جس جنس کا استعمال زیادہ کرتا ہے اس کے حساب سے ہی صدقہ فطر کی ادائیگی کرے گا۔ مثلاً: اگر کسی کے گھر میں چاول کا استعمال زیادہ ہوتا ہے تو وہ اڑھائی کلو چاول کی جتنی قیمت بنتی ہے وہ ادا کریں گے۔ جو افراد گندم کا زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ اڑھائی کلو گندم کی قیمت ادا کریں گے۔ موجودہ ریٹ کے مطابق اڑھائی کلو گندم کی قیمت سو روپے بنتی ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کے حوالے سے یہ بات ذہن نشین رہے کہ اڑھائی کلو گندم کی جتنی قیمت بنتی ہے اتنی قیمت ہی ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی اس سے زیادہ ادا کرنا چاہتا ہے تو ادا کرسکتا ہے۔ مثلاً: اگر کوئی سو روپے کی بجائے 500 روپے ادا کرنا چاہے تو ادا کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ﴾ (البقرة 2:184) ''پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔'' معنی یہ کہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے زیادہ رقم ادا کرنا چاہتا ہے تو کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

❀❀❀❀❀

لیلۃ القدر .... بابرکت رات!

تحریر جناب ڈاکٹر سجاد الٰہی

اللہ تعالیٰ کی امت مسلمہ پر بہت سی مہربانیوں اور نوازشات میں سے ایک مہربانی اور نوازش یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کو لیلۃ القدر جیسی عظیم اور بابرکت رات سے نوازا۔ یہ ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر: ۳)

''لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔''

اس شب میں فرشتے اور جبریل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اُترتے ہیں۔ یہ شب صبح کے نکلنے تک امان ہے۔ اس بابرکت رات کے متعلق گفتگو اگرچہ بہت طویل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ذیل میں صرف آٹھ باتوں پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

① پہلے زمانوں میں لوگ طویل عمر پایا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے جب ان کے مقابلے میں اپنی امت کے لوگوں کو کم عمر پایا تو آپ کو خدشہ ہوا کہ میری امت کے لوگ نیک اعمال میں ان امتوں کے لوگوں سے سبقت نہ کر سکیں گے۔ اس خدشے کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو لیلۃ القدر سے نوازا جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ امام مالکؒ اس راوی سے بیان کرتے ہیں جس کے ثقہ ہونے پر انہیں یقین ہے کہ رسول کریم ﷺ کو خواب میں پہلے زمانے کے لوگوں کی اُعمار (عمر کی جمع) دکھائی گئیں تو جیسے آپ نے ان کے مقابلے میں اپنی امت کے لوگوں کو کم عمر سمجھا۔ کیونکہ وہ نیک اعمال میں ان لوگوں سے (ان کی طویل عمر کی وجہ سے) سبقت نہ کر سکتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر اور برتر ہے۔

② لیلۃ القدر کی خیر و برکت سے محروم رہ جانے والے کو نبی کریم ﷺ نے تمام خیر و برکات سے محروم قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے، اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے۔ جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا پس وہ ساری خیر و برکات سے محروم رہا اور اس رات خیر سے وہی محروم رہتا ہے جو (حقیقی) محروم ہے۔''

شب قدر کی تلاش

③ بعض روایات کے مطابق لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں پوشیدہ ہے اور بعض روایات کے مطابق آخری دس راتوں میں۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعض صحابہ کو خواب میں لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی۔ صحابہ نے اس خواب کا رسول کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے خواب میں لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں سے موافقت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، پس جسے لیلۃ القدر کی تلاش ہو، وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' امام بخاریؒ ایک دوسری روایت میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پس لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔''

شب قدر کی علامات

④ لیلۃ القدر کی کچھ علامات ہیں۔ ان علامات میں رات کا صاف، روشن، ساکن اور غیر متحرک ہونا، موسم کا معتدل ہونا اور صبح کے وقت سورج کی شعاعوں کا نہ ہونا شامل ہے۔ امام احمدؒ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کی نشانی یہ ہے کہ رات صاف، روشن، ساکن اور غیر متحرک ہوتی ہے، جیسے چاند اپنی روشنی بکھیر رہا ہو۔ اس رات سردی ہوتی ہے نہ گرمی۔ ستاروں کو (جنوں اور شیطانوں کے مارنے کیلئے) نہیں پھینکا جاتا۔ اس رات کے بعد آنے والے دن کا سورج گولائی میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔''

شب قدر میں کثرت سے فرشتوں کا نزول

⑤ اس مبارک رات میں اس قدر فرشتے آسمان سے زمین پر اترتے ہیں کہ ان کی تعداد زمین پر موجود کنکروں سے تجاوز کر جاتی ہے۔ حضرات ائمہ احمد اور بزار حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو فرشتوں کی تعداد (زمین پر) کنکروں سے تجاوز کر جاتی ہے۔

شب قدر کی خصوصی دعاء

⑥ جس شخص کو اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی نعمت سے نواز دیں، اسے چاہیے کہ وہ اس دعا کو پڑھے جسے حضرات ائمہ احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: ''اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہہ (اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی) ''اے اللہ! آپ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں، معافی پسند کرتے ہیں، پس مجھے معاف کر دیجئے۔''

شب قدر پالینے پر اجر

⑦ جو شخص رحمتِ الٰہی کی بدولت اس رات کو پالیتا ہے، اسے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کی معافی کی بشارت دی گئی ہے۔ امام احمد حضرت عبادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے لیلۃ القدر کی تلاش میں رات (بھر) عبادت کی، پھر وہ رات اسے حاصل ہوگئی، اس کے گزشتہ اور پیوستہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔

نزولِ قرآن

⑧ اس بابرکت رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ اسے لوحِ محفوظ سے بیت العزۃ (جو آسمان دنیا پر ہے) میں ایک ہی مرتبہ اتار دیا اور وہاں سے حسب وقائع نبی کریم ﷺ پر اترتا رہا اور 23 سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔

آخر میں بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ وہ ہمیں لیلۃ القدر کی فیوض و برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عیدین میں عورتوں کی شرکت

تحریر: جناب مولانا حافظ عبدالرحمن

ہر قوم کے لئے تہوار کا ایک دن ہوتا ہے۔ اس دن وہ خوشیاں مناتی ہے۔ کھیل کود کر دن گزارتی ہے۔ ہمیں بھی دو خوشی کے دن اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں، وہ ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔

ماہ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ایک ماہ کی محنت پر ان کی جزاء اور انعام کیلئے ایک دن مقرر کر دیا ہے جس کو عیدالفطر کہا جاتا ہے۔ عیدالفطر کی رات کو فرشتوں میں ایک دھوم مچی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرماتا اور ان سے کہتا ہے کہ بتاؤ جب مزدور اپنا کام پورا کر لے تو اس کی جزاء کیا ہونی چاہئے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اس کو اس کی پوری پوری مزدوری ملنی چاہئے۔ اس لئے لیلۃ العید کا نام لیلۃ الجزاء ہے۔ ماہ رمضان سے جس طرح مردوں کا تعلق ہے بالکل اسی طرح عورتوں کا بھی تعلق ہے اور جس طرح عیدین میں مردوں کو جانے کا حکم ہے اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا] (بخاري)

''ہر قوم کے لئے عید اور خوشی کے دن ہیں اور آج ہماری عید و خوشی کا دن ہے۔''

آپ ﷺ کے اس فرمان میں مردوں کی تخصیص نہیں بلکہ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ لفظ ''عیدنا'' میں جو ''نا'' ہے اس میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ بوڑھے، بچے، جوان، مرد، عورتیں سب شامل ہیں۔ جس طرح مردوں کو عیدگاہ جانے کا حق ہے اسی طرح عورتوں کو بھی ہے۔ عورتوں سے یہ حق چھینا نہیں جاسکتا کیونکہ آپ ﷺ نے عورتوں، مردوں، بچوں بوڑھوں حتیٰ کہ حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ جانے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ اس عظیم اجتماع سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھائیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ آپؐ نے عورتوں کو خاص طور سے عیدگاہ جانے کی سخت تاکید فرمائی۔ حضرت ام عطیہؓ کی حدیث ہے:

[أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ.] (بخاري)

ام عطیہؓ فرماتی ہیں: ہم کو آپ کا حکم تھا کہ عید کے دن نکلیں پھر حیض والیوں، کنواری دوشیزاؤں اور پردہ نشین عورتوں، سب کو نکالیں مگر حائضہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں، نماز کے مقام سے الگ رہیں۔

عورتوں کو عیدگاہ لے جانے کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بخوبی ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو کسی عورت نے پوچھا کہ اگر وہ حائضہ ہو تب بھی اے اللہ کے رسولؐ! اسے عیدگاہ لے جائیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تب بھی مگر حائضہ مصلی سے دور رہ کر صرف مسلمانوں کی دعاء خیر میں شامل رہے گی۔

ماہ رمضان سے جس طرح مردوں کا تعلق ہے بالکل اسی طرح عورتوں کا بھی تعلق ہے اور جس طرح عیدین میں مردوں کو جانے کا حکم ہے اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہے۔

اس کے علاوہ ام عطیہؓ کی دوسری حدیث میں ہے:

[عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُنَّ، وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ، وَالْعُتَّقَ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.] (سنن أبي داود)

''جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع ہونے کا حکم دیا، جب سب آگئیں تو آپ ﷺ نے عمرؓ کو ہمارے پاس بھیجا، حضرت عمرؓ آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا تو ہم سب نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے کہا کہ میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا بھیجا ہوا قاصد ہوں۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم حائضہ اور پردے والی عورتوں کو عیدین میں لے جائیں۔ آپ پر جمعہ کی نماز فرض نہیں اور جنازے کے پیچھے جانا منع ہے۔''

ان احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیدین میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی شامل ہوا کرتی تھیں اور آپ ﷺ خود ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور انہیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس واضح فرمان کو سمجھتے ہوئے کہ

﴿وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: 7)

''جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے تم رک جاؤ۔ امر رسول ﷺ کی بلاچوں و چراں تعمیل کرنی چاہئے۔''

عیدین میں عورتوں کی شرکت سے ملت کی عظمت، اجتماعیت اور اتحاد و یکجہتی کا اظہار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی شرکت اور اپنے مذہب سے دلچسپی و لگاؤ دیکھ کر معاندین اسلام پر رعب و دہشت طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کے عیدین میں شریک ہونے سے ان کو خوشی ہوتی اور اس شرکت سے محرومی پر ان میں احساس کمتری اور حق تلفی ہوتی ہے۔ احادیث مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سال بھر میں ہماری خوشی کے دو دن ہیں، ایک عیدالفطر اور ایک عیدالاضحیٰ۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ مرد حضرات اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ عید کے مزے لوٹیں۔ ساتھ جائیں اور ساتھ واپس لوٹیں۔ خواتین کو اس خوشی سے، اللہ کے انعام سے اور ان کے حق سے محروم نہ رکھیں۔

ماہِ شوال کے چھ روزے

تحریر
جناب مولانا ذکی الرحمٰن

ہر سال کی طرح رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے۔ ہر ایک اپنے ظرف اور بساط بھر توفیق ربانی کے تحت اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ لیکن چند دنوں کے بعد یہ مبارک مہینہ ختم ہو جائے گا تو کیا ایک صاحب ایمان بندے کا نیک عملی کا یہ سلسلہ قبل از موت منقطع ہو جاتا ہے؟ قرآن ہمیں اس کا جواب نفی میں دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝﴾ (الحجر)

''اور اس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔''

چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ بندۂ مومن کے اعمال و تکالیفِ شرعیہ کا انقطاع صرف مابعدِ وفات ہونا ممکن ہے۔ اگر رمضان کا مبارک مہینہ اپنے اختتام کے قریب ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مومن سال بھر کے لیے روزہ جیسی عظیم الشان عبادت سے محروم کر دیا گیا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے روزہ جیسی عبادت کو سارے سال کے لیے مشروع و جائز رکھا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے فوراً پیچھے شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کے لیے پورے سال کے روزوں جیسا (اجر) ہے۔

[مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.] (صحيح مسلم: 1164)

شوال کے چھ روزوں کا شرعی حکم:

شوال میں چھ روزے رکھنا سنت ہے، اس کی دلیل حدیث ابوایوب انصاریؓ ہے جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ جمہورِ فقہائے اسلام بشمول مالکیہؒ، شافعیہؒ، حنابلہؒ و متاخرین احنافؒ کے نزدیک یہ روزے سنت ہیں۔ (الموسوعۃ الفقہیہ: ۲/۹۹۷۹)۔ امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ بیشتر اہل علم کے نزدیک یہ روزے مستحب ہیں۔ (المغنی، ابن قدامہؒ: ۶/ ۱۹۳)

ان روزوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی حدیث میں آپ ﷺ نے ان روزوں کو صیام دھر یعنی پورے سال کے روزوں کے برابر قرار دیا ہے۔ ابن ماجہؒ کی ایک روایت سے صیام دھر کی تفسیر ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تو یہ پورے سال جیسا ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔''

[مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.] (سنن ابن ماجه: 1715)

ایک اور روایت میں ہے: اللہ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر بنایا ہے، سو (رمضان کا) ایک مہینہ دس ماہ کے برابر ہوا اور اس کے بعد چھ روزے (بقیہ دو ماہ کے برابر ہوئے جس سے) سال کا تکملہ ہوا۔''

[جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، الشَّهْرُ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الشَّهْرِ، تَمَامُ السَّنَةِ.] (الصحيح الجامع: 3094)

نیز ایک روایت یہ ہے: ایک ماہ (رمضان) کے روزے دس ماہ کے مساوی ہوئے اور چھ روزے اس کے بعد دو ماہ کے مساوی ہوئے۔ لہٰذا یہ سال بھر کے روزوں کا اتمام ہے۔

[صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ.] (صحيح الجامع: 3851)

امام نوویؒ، حضرات علمائے دین کے حوالے سے یہی تشریح کرتے ہیں۔ (شرح مسلم، امام نووی: ۴/ ۱۸۶)

ان روزوں کے فوائد

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ماہِ رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزوں سے سارے سال روزوں کے التزام کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، ایسا کیوں ہے؟ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

① ماہ شعبان اور ماہِ شوال کے روزوں کی حیثیت فرض نمازوں کے آگے پیچھے پڑھی جانے والی سنن و نوافل کی سی ہے۔ سنت نمازوں کی مشروعیت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ بندے کی فرض نمازوں میں پائے جانے والے خلل و نقص کی تلافی و تدارک کے لیے رکھی گئی ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ بروزِ قیامت نفل عبادات کے ذریعہ فرائض کی تکمیل و اتمام کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے دیکھئے تو اکثر لوگوں کے فرض روزوں میں کچھ نہ کچھ خلل یا کمی واقع ہو ہی جاتی ہے، چنانچہ ان روزوں کے ذریعہ سے اس نقص و خلل کو رفع کرنے کا نسخہ مشروع ہوا ہے۔

② رمضان کے بعد شوال میں بھی روزوں کا التزام کرنا دلیل ہوتا ہے کہ بارگاہِ ایزدی میں رمضان کے فرض روزے قبول کر لیے گئے۔ قرآن و حدیث کی نصوص میں جا بجا یہ اصول ملتا ہے کہ اللہ رب العزت اگر بندہ کے کسی نیک عمل کو مقبول بنا لیتے ہیں تو مزید اس کی توفیق دیتے ہیں۔ اس لیے بعض علمائے دین فرماتے ہیں کہ کسی نیکی کا ثواب یہی ہے کہ اس کے بعد اگلی نیکی کی توفیق مل جائے۔ ایک نیکی کے فوراً بعد دوسری نیکی کرنا پہلی نیکی کے قبول کی علامت ہے۔ بالکل اسی طرح ایک نیکی کے بعد برائی کا ارتکاب کرنا علامت ہوتا ہے کہ سابقہ نیکی شرفِ قبولیابی سے محروم رہی ہے۔

③ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان میں روزے رکھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن خود رمضان المبارک میں ارتکاب کی گئیں کوتاہیوں کی مغفرت کا ایک مؤثر ترین و کارگر وسیلہ شوال کے روزے ہیں۔

رمضان کے روزہ داروں کے اجر کو عیدالفطر کے

دن بانٹا جاتا ہے کہ اس دن کو انعام کا دن (یوم الجوائز) بھی کہا گیا ہے۔ اب عیدالفطر کے بعد پھر روزہ رکھنا اس نعمت و اجر پر شکرگزاری کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ گناہوں کی مغفرت وستر سے بڑھ کر انسان کے لیے کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا اسوۂ یہ تھا کہ آپ عبادات و قیام اللیل کا اس درجہ اہتمام فرماتے کہ پائے مبارک میں ورم آجاتے، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابق و لاحق تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں (پھر ایسا کیوں؟) آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: کیا میں ایک شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

[أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.] (متفق عليه)

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو صوم رمضان کی ادائیگی کی نعمت و توفیق پالینے پر ذکرِ الٰہی و تکبیر و تسبیح وغیرہ طریقوں سے اپنی شکرگزاری کے اظہار کا حکم فرمایا ہے۔

رمضان کی توفیق پالینے، اس پر تائید و اعانتِ ربانی سے مستفیض ہونے اور گناہوں کی مغفرت پر شکرگزاری میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کے بعد ازخود چند روزے رکھے جائیں۔ حضرت وہیب بن الوردؒ سے اگر کسی نیکی پر مرتب ہونے والے ثواب کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: نیک عمل کے اجر و ثواب کے بارے میں مت پوچھو، بلکہ یہ جاننے کی کوشش کرو کہ اس عمل کی ادائیگی پر شکر یہ کیسے ادا کیا جائے کہ رحمن و رحیم رب نے تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائی۔'' بارگاہِ رب سے بندہ پر دین و دنیا میں حاصل ہونے والی ہر نعمت موجب شکر و سپاس مندی ہے، لیکن غور کیجئے تو شکرگزاری کی توفیق پالینا بھی ایک نعمتِ خداوندی ہے۔ اس طرح ہر شکرگزاری ایک دوسری مستوجب الشکر نعمت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ بندگانِ خدا کے لیے ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرسکیں، لہٰذا شکرگزاری کی حقیقت اتنی ہی ہے کہ ہم اپنے تئیں ادائیگی شکر سے عاجزی اور درماندگی کا اعتراف و اقرار کرلیں۔ (لطائف المعارف، ابن رجب حنبلی: ۲/ ۳۴-۳۶ بالاختصار)

ان روزوں کے احکام و مسائل

شوال کے چھ روزوں کو عیدالفطر کے معاً بعد رکھنا مستحب ہے کہ یہ نیکی و خیر کے کاموں میں مسارعت و مسابقت کی قبیل سے ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (ال عمران)

''دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف لے جاتی ہے جو کہ وسعت میں زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور خدا ترس لوگوں کیلئے مہیا کی گئی ہے۔''

﴿سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (الحدید)

''دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا﴾ (المآئدۃ: 48)

''لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔''

② ان روزوں کو پورے ماہِ شوال میں بانٹ کر بھی رکھا جاسکتا ہے اور ایک ساتھ بھی۔ متابعت کے ساتھ رکھنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے روزوں کا تذکرہ مطلقاً فرمایا ہے، اس میں متابعت و عدمِ متابعت کا ذکر نہیں۔ (دیکھیں مذکورہ بالا حدیث ابوایوب انصاری)

③ جو ان روزوں کو ایک بار رکھ لے اس پر لازم نہیں ہوتا کہ آئندہ سال بھی انکی پابندی کرے، البتہ ہر سال رکھنا مستحب و مسنون رہے گا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ کو محبوب ترین عمل وہ ہے جو دائمی رہے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

④ ان روزوں میں بھی دیگر تمام مقید نفل روزوں کی طرح رات ہی میں نیت کرلینا لازمی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو رات ہی میں فجر سے پہلے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں۔

[مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.] (صحيح الجامع: 6534)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نیت رات ہی کے کسی حصہ میں کی جائے گی۔ متعدد صحابہ و تابعین حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن یزید اور امام مالک، لیث اور ابن ابی ذئب وغیرہ نے اس حکم میں فرض اور نفل روزوں کی تفریق نہیں کی۔ (نیل الاوطار، امام شوکانی: ۷/ ۳۰ مختصراً) امام ابن حزم، امام صنعانی، علامہ ابن عثیمین اور علامہ بن باز نے بھی طویل مناقشہ و تقابل کے بعد یہی موقف اختیار کیا ہے۔ (المحلی، ابن حزم: ۴/ ۵۱، سبل السلام، صنعانی: ۳/ ۳۰۸، الشرح الممتع، ابن عثیمین: ۶/ ۳۷۲، فتاوی الصیام، ابن عثیمین: ص ۱۸۵، الجلل الابریزیۃ بن باز: ۲/ ۱۳۵)

ان روزوں کو رکھنا شروع کردینے سے لازم نہیں ہوجاتا کہ چھ روزوں کو رکھا ہی جائے یا رکھے ہوئے روزہ کو پورا کیا ہی جائے۔ جو چھ روزے رکھ لے تو بہت بہتر، بصورتِ دیگر روزہ توڑ دینے یا چھوڑ دینے سے اس پر کوئی حرج نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا حاکم ہوتا ہے، اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

جس پر رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ پہلے وہ قضا پوری کرے اگرچہ شوال کے روزے اس سے فوت ہوجائیں۔ ایسا اس لیے کہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب الذمہ ہے جس کی برأت کرنا ضروری ہے۔ نیز وہ فرض ہیں جو بہرحال نفل کے مقابلے میں مقدم رکھے جانے کا حق دار ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی فرض روزوں کی قضا کو مؤخر کرکے پہلے شوال کے چھ روزے رکھتا ہے تو اہلِ علم کی اس بارے میں دو رائے ہیں: ایک یہ کہ اس کو اِن روزوں کی فضیلت و ثواب حاصل نہ ہوگا کہ تمام احادیث میں ان روزوں کا تذکرہ اس طرح آیا ہے کہ ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد انکو رکھا جائے۔ (دیکھیں ابتدا میں مذکورہ روایات۔

دوسرا قول اس بارے میں یہ ہے کہ اگر اس نے عذرِ شرعی کی وجہ سے رمضان میں روزے ترک کئے تھے

تو وہ ان کی قضا سے پہلے شوال کے روزے رکھ سکتا ہے۔(حاشیہ البجیرمی علی الخطیب: ۲/ ۳۵۲) معتدل بات یہ ہے کہ اگر رمضان کے اتنے روزے فوت ہو گئے تھے جنکی قضا کرنے سے شوال میں چھ روزے رکھنا مشکل ہوگا تو پہلے شوال کے روزوں کو رکھ لیا جائے، بصورتِ دیگر رمضان کی قضا ہی کو اولیت دی جانی چاہیے۔(حکم صیام السنت، خالد المصلح: ص ۱۵۳)

بعض لوگوں نے سابقہ احادیث کی روشنی میں صیام دھر یعنی روزانہ روزہ رکھنے کو مستحب مانا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر صیامِ دہر مکروہ ہوتا تو احادیث میں اس سے تشبیہ نہ دی جاتی۔ علامہ ابن القیمؒ اس استدلال کو فاسد مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ وجہ تشبیہ دراصل ایک نیکی کا دس کے برابر ہونا ہے نہ کہ صیامِ دہر۔(تہذیب سنن ابوداؤد: ۱/ ۴۹۴) خود اللہ کے رسول ﷺ سے صیامِ دہر کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

[لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.] (مسلم: 1162)

ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''نہیں روزہ دار ہوا وہ شخص جس نے ہمیشہ روزہ رکھا۔''

[لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.] (متفق عليه)

پھر صحیحین میں آپ ﷺ ہی کا ارشادِ گرامی ہے کہ حضرت داؤدؑ کا روزہ افضل ترین ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔

[أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.] (متفق عليه)

ان روزوں کو کسی اور ماہ میں اسی نیت کے ساتھ رکھنا درست نہیں کیونکہ یہ نصوص میں وارد تخصیص کے خلاف ہے، نیز ایسا کرنے سے نیک کام میں مبادرت و مسارعت کے شرعی حکم کا ترک لازم آتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ امر اِن روزوں کی حیثیت کو مجروح کرتا ہے جو فرائض کے بعد نوافل جیسی ہے۔ (دیکھیں تہذیب سنن ابوداؤد: ۱/ ۴۹۰-۴۹۱)

اگر کسی شرعی عذر مثلاً بیماری یا رمضان کے روزوں کی قضا کے باعث شوال میں یہ روزے نہیں رکھے جا سکے تو قریب ترین فرصت میں ان کی قضا کی جا سکتی ہے اور مانا جائے گا کہ جس طرح فرض یا نفل نمازوں کو کسی عذرِ شرعی کی خاطر مؤخر کیا جائے تو ان کی قضا کر لینے سے ثواب حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح ان روزوں کا معاملہ بھی ہوگا۔ (الشرح الممتع: ۶/ ۴۷۲ بالاختصار)

بعض کوتاہ بینوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہر سال پابندی سے ان روزوں کا التزام کرنے سے عوام الناس میں ان کی فرضیت کا غلط تصور پھیل سکتا ہے۔ اس طرح کی غلط اندیشیاں برخود غلط و فاسد ہیں۔ اس خیال کو مان لیا جائے تو فرض نمازوں کے آگے پیچھے سنن و نوافل کو ترک کرنا بھی لازم آئے گا۔ مزید یہ کہ اجتماعی تراویح وغیرہ علاماتِ ماہِ رمضان کا غیاب اور اہل علم حضرات کی وضاحت و رہنمائی کسی ایسے تصور کے انتشار سے مانع ہوگی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ ان روزوں کی شکل میں رب رحمن و رحیم نے ہمارے لیے خیرات در خیرات لوٹنے اور اپنے جذبہ شکر گزاری و سپاس مندی کو ظاہر کرنے کا زریں موقع دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (النحل)

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔''

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں شوال کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

.....

بخشش خداوندی کی نوید

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: عیدالفطر کی رات جب لوگ صبح کو عید کر رہے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کر کے فرماتے ہیں: فرشتو! اس مزدور کی مزدوری کیا ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''گواہ رہو' میں نے انہیں بخش دیا ہے۔''

خطبہ جمعۃ المبارک

24 جولائی 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد طیبہ اہل حدیث برانڈرتھ روڈ الحدید بازار لاہور میں حضرت مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحب نائب ناظم تعلیمات صوبہ پنجاب و ناظم تحصیل رحیم یار خاں ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! نوٹ: خطبہ ٹھیک 12:30 بجے شروع ہوگا۔

رابطہ (مولانا) قاری محمد عمران یوسف ..... خطیب و مدرس مسجد ہذا

کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی

آٹھ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کی کابینہ کا اجلاس زیر صدارت حافظ غلام اللہ محمدی امیر ضلع' جامعہ عثمانیہ گگو منڈی بورے والا میں منعقد ہوا۔ فیصلے کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی بیت المال کے لیے پچاس ہزار روپے مرکز کو ارسال کر دیے ہیں۔ اجلاس میں قاری محمد عبداللہ طیب' شیخ محمد عامر رشید' رانا راشد رحمان' حافظ ابوبکر' مولانا محمد یٰسین وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ احباب کے لیے افطاری کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی

جنت کی نعمتیں

قسط نمبر 2 (آخری)

تحریر
جناب حافظ محمد زکریا یزدانی

جنت کی خوشبو

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا، اسے جنت کی خوشبو تک نہیں ملے گی، حالانکہ اس کی خوشبو ایسی ہے کہ چالیس سال کی راہ تک پہنچتی ہے۔'' (البخاری)

جنت کے درجات

سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ.]

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان کے برابر فاصلہ ہے، سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے، فردوس سے جنت کی چاروں نہریں جاری ہوتی ہیں، فردوس کے اوپر اللہ رب العزت کا عرش ہے۔ (الترمذی)

جب بھی سوال کرو تو جنت الفردوس کا کرو

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ.]

جب تم اللہ رب العزت سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔ (کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ وافضل حصہ ہے۔) (الصحیحہ: 2145)

ایک اور روایت میں ہے، سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فردوس تو جنت کا ٹیلہ (اونچا مقام) ہے، وہ جنت کا اعلیٰ وافضل اور احسن واجمل حصہ ہے۔ (الصحیحہ: 2003)

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ جب جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس کی دعا کرو۔

جنت کی نعمتیں سب نعمتوں سے افضل ہیں

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر جنت کی کسی ناخن کی مقدار سے کم چیز کو (دنیا) میں ظاہر کردیا جائے تو آسمانوں اور زمین کے کنارے روشن ہوجائیں۔ اگر کوئی جنتی (دنیا میں) جھانکے اور اس کے کنگن نمودار ہوں تو (ان کی تابناکی کے سامنے) سورج کی روشنی بے نور ہوجائے، جیسے سورج ستارے کی روشنی کو ختم کردیتا ہے۔ (الترمذی)

جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آؤں گا، پھر میں دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو خازن پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ تو میں کہوں گا: میں محمد ہوں۔ وہ کہے گا: مجھے آپ ہی کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ (صحیح مسلم: 188)

پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے اس طرح (چمکتے) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کے چہرے، آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، وہ نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی، ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا، اور ان کی انگیٹھیوں میں (جلانے کے لئے) خوشبودار لکڑی ہوگی، سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے باپ سیدنا آدم (علیہ السلام) کی شکل وصورت پر ہوں گے، بلندی (قد) میں وہ ساٹھ (ساٹھ) ہاتھ ہوں گے (جیسے آدم تھے)۔ (صحیح البخاری: 3327)

ہم پست (قد) ہیں اور اپنے قد کو ہی حسن کی علامت سمجھتے ہیں، سات آٹھ فٹ کے (قدآور) اور چار فٹ کے پست قد آدمیوں کو ہم خوبصورت نہیں سمجھتے۔ صرف ہمارا ماحول ہی ہے جس نے ہمیں یہ ذہنیت دی ہے، وگرنہ جنتی لوگوں کا (قد) ساٹھ ہاتھ ہوگا، جو کہ حسن کا شاہکار ہوگا، اس حقیقت کو جنت میں پہنچ کر ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (النحل)

''ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کے لیے موجود ہوگا۔ پرہیزگاروں کو اللہ رب العزت اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب جنت میں (موجود) ہے۔'' (حم السجدہ: 31)

اہل جنت کو سب سے پہلے کھانا کیا دیا جائے گا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اہل جنت سب سے پہلے جنت میں کون سا کھانا کھائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مچھلی کے کلیجے کی بڑھی ہوئی نوک جگر کا ٹکڑا جو اسی کے ساتھ ایک جانب میں ہوتا ہے۔ (صحیح البخاری: 3329)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا اتنے میں یہودیوں کا ایک عالم آیا: حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس یہودی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے کن لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین کے

فقراء۔ یہودی نے کہا کہ جب وہ جنت میں چلے جائیں گے تو ان کے سامنے کیا تحفہ پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مچھلی کے کلیجے کی بڑھی ہوئی نوک۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد ان کی کیا غذا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے جنت کا ایک بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے کنارے چرتا تھا۔ اس یہودی نے کہا کہ اس کے بعد وہ کیا پئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک چشمے کا پانی پئیں گے جس کا نام سلسبیل ہوگا۔ (صحیح مسلم:315)

جنت کے برتن

سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو باغ ایسے ہوں گے جن میں برتن اور دیگر چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور دو باغ ایسے ہوں گے جن میں برتن اور دیگر ہر چیز سونے کی ہوگی۔ اور ہمیشہ رہنے والی جنت میں جنتیوں اور دیدار باری تعالیٰ کے درمیان محض کبریائی کی ایک چادر حائل ہوگی جو اللہ رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔ (البخاری)

جنت کے دروازے

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور اس میں سے ایک دروازے کا نام باب الریان ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

جنت کس سے بنی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! جنت کس سے بنی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سونے چاندی کی اینٹیں ہیں، اس کا پلاسٹر مشک اذفر ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوا وہ نعمت میں رہے گا اور محتاج نہ ہوگا، وہ ہمیشہ رہے گا اس کو موت نہیں آئے گی، اہل جنت کے کپڑے نہ بوسیدہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔ (سنن دارمی:2717)

اہل جنت کی بیویوں کے نغمے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کے لیے عمدہ ترین آواز میں گائیں گی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہوگی، وہ جو نغمے گائیں گی ان میں سے بعض یہ ہوں گے:

[نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ. أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ. يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ. وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ بِهِ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يَمُتْنَهُ. نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهُ. نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّهُ.] (الطبراني في الأوسط: 5074)

''ہم تو خوبصورت، خوب سیرت اور معزز لوگوں کی بیویاں ہیں، ہمیں وہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ ہم امن وسکون سے رہنے والی ہیں، ہم پر کوئی خوف نہیں ہے۔ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں اور ہم یہاں سے کوچ نہیں کریں گی۔''

جنت میں امت محمدیہ کی تعداد

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک (چمڑے کے) ڈیرے میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے اہل جنت میں تم چوتھائی ہو جاؤ؟ ہم نے کہا: ہم اس پر راضی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے اہل جنت میں تم تہائی ہو جاؤ؟ ہم نے کہا: ہم اس پر راضی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے اہل جنت میں تم نصف ہو جاؤ؟ ہم نے کہا: ہاں ہم اس پر راضی وخوش ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ سارے اہل جنت میں تم لوگ آدھے ہو جاؤ گے (آدھے جنت میں دوسری امتیں رہیں گی) اس لیے کہ جنت مین وہی نفس جائے گا جو مسلمان ہو' اللہ رب العزت کو ایک مانتا ہو اور شرک نہ کرتا ہو۔ شرک مشرکوں کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے کالے بیل کی جلد میں ایک سفید بال ہو یا لال بیل کی جلد میں ایک کالا بال ہو۔ (البخاری)

جنت کی اللہ سے التجا:

ایک مومن مسلمان کو اللہ رب العزت سے جنت کی طلب کرنی چاہیے، تاکہ جنت بھی آدمی کے لیے اپنے اندر داخل ہونے کی سفارش کرے، لہٰذا امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ.] (ترمذی)

''جو شخص اللہ رب العزت سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کردے، اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے بچالے۔''

جنت کا راستہ

جنت کا راستہ انتہائی آسان اور بہت ہی روشن ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے انکار کر دیا۔ یہ حدیث بھی جنت کا راستہ متعین کر رہی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پیروکار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب اللہ سے ڈرو، پانچوں نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ بخوشی ادا کرو، اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، اس طرح تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس حدیث میں بھی جنت میں جانے والے راستے کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم اللہ رب العزت سے ڈرتے رہیں اور مذکورہ اعمال پابندی سے انجام دیتے رہیں تو آپ ﷺ کا ہم سے وعدہ ہے کہ ہم ضرور جنت میں داخل ہوں گے (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ) اے اللہ ہم سب کو جنت الفردوس کے وارثوں میں شامل کردے۔ آمین!

.....

چند بھولی بسری یادیں!

تحریر
جناب مولانا محمد یوسف انور

ہمارے فضیلت مآب اسلاف اور علمائے عظام جہاں دعوت وتبلیغ دین اور تصنیف وتالیف کے میدانوں کے شاہسوار تھے وہاں ان کے علم وعرفان کی محفلوں میں خوش طبعی اور زندہ دلی بھی خوب تھی۔ وہ باتوں باتوں ہی میں بڑے بڑے عقدوں اور مسائل ونکات کی گرہیں کھول کر رکھ دیتے۔ قارئین ''اہل حدیث'' کو لطف اندوز کرنے کے لیے چند ایک خوش کن واقعات تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔

تحریک آزادی کے آخری مجاہد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بانی حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی کی وفات سے ایک سال قبل ۲، ۳، ۴ اپریل ۱۹۶۲ء کو لاہور موچی دروازہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس کی صدارت با رعب شخصیت مولوی عبدالعزیز (سابق چیف جسٹس ریاست فرید کوٹ مشرقی پنجاب) نے فرمائی تھی۔ آخری روز اتوار کو ظہر سے قبل کا اجلاس اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا جس کی صدارت مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کی تھی۔ مقررین میں میاں محمود علی قصوری، علامہ علاؤ الدین صدیقی وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، مولانا محمد حنیف ندوی اور خود مولانا غزنوی تھے۔ اجلاس کے آغاز میں مولانا غزنوی کے حکم پر ان سطور کے راقم نے معروف شاعر احسان دانش کی اردو نظم مترنم پڑھی تھی، اس اجلاس کے آخری مقرر مولانا محمد صدیق فیصل آبادی تھے۔ ان کا روزمرہ کا موضوع ''خلافت راشدہ'' تھا، پون گھنٹہ وقت تھا۔ اجلاس کی کاروائی چونکہ اردو میں چل رہی تھی، مولانا محمد صدیق نے بھی اردو زبان میں تقریر شروع کر دی لیکن اردو پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے پنجابی اور اردو ملے جلے الفاظ بولتے چلے جا رہے تھے۔ جس سے اسٹیج پر تشریف فرما قائدین اور پنڈال کے اکثر سامعین بد مزہ ہو رہے تھے، مولانا محمد صدیق بھی پریشان اور پسینہ میں شرابور تھے، انہوں نے آدھ گھنٹہ میں تقریر ختم کر دی۔

کانفرنس کے صدر استقبالیہ حافظ بشیر احمد (مولانا فضل الرحمٰن بن محمد حفظہ اللہ کے بڑے بھائی) کی کوٹھی میں علماء کا قیام وطعام تھا۔ نماز ظہر کے بعد کھانے پر مولانا محمد صدیق حیرانگی سے مولانا محمد حنیف ندوی سے کہنے لگے کہ سبھی مقررین اور آپ نے بھی اردو میں تقریر کی میں بھی اردو میں تقریر کر رہا تھا لیکن لوگ عدم دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے، آخر میرے اور آپ کے اردو میں فرق کیا ہے؟ مولانا ندوی نے برجستہ فرمایا ''بھئی یہی جو میری اور آپ کی اردو میں فرق ہے۔''

پچھلے دنوں ہمارے دیرینہ فاضل دوست مولانا محمد اسحاق بھٹی نے بتایا کہ میں نے گوجرانوالہ میں جب ''الاعتصام'' کی ادارت سنبھالی تو ایک روز مولانا محمد حنیف ندوی مجھے لاہور لے آئے اور روزنامہ ''انقلاب'' کے دفتر میں ایڈیٹر مولانا عبدالمجید سالک سے ملاقات کرائی۔ میرا تعارف کرواتے ہوئے مولانا ندوی نے ''الاعتصام'' کا پرچہ مولانا سالک کو دیا اور میرے بارے میں کہا کہ یہ اس کے مدیر ہیں۔ مولانا سالک نے کہا کہ ''یہ تو ہوا ''الاعتصام'' (اور میری داڑھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ) یہ ہوئی ''حبل اللہ'' (مولانا عبدالمجید سالک کلین شیو تھے۔)

بھٹی صاحب نے ایک اور واقعہ سنایا کہ ہمارے اسلاف حساب وکتاب اور خرچ اخراجات میں بہت محتاط تھے۔ ۱۹۴۲ء میں جمعیت علمائے ہند کا جلسہ لاہور موچی دروازہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا حسین احمد مدنی نے کی تھی۔ مقررین میں سرفہرست مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ مولانا عبدالقادر قصوری صدر استقبالیہ اور مولانا داود غزنوی ناظم استقبالیہ تھے۔

کانفرنس کے انعقاد کے ایک دو روز بعد اخراجات کی تفصیلات شائع ہوئیں تو اس میں ہر چھوٹے بڑے شعبہ کے اخراجات کی رقم درج تھی۔ یہاں تک کہ پنڈال کے ایک طرف بنائے گئے طہارت خانوں میں مٹی کی دو ٹرالیوں کی رقم بھی لکھی ہوئی تھی جو لیٹرینوں میں استعمال ہوئی تھی۔

علامہ حسین میر کاشمیری بڑے زندہ دل اور ظرافت میں شہرت رکھتے تھے۔ وہ مولانا سید محمد داود غزنوی، مولانا سید محمد اسماعیل غزنوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خاں کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ سفر وحضر میں ان کے ہمراہ رہتے تھے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ علامہ حسین میر اور مولانا اسماعیل غزنوی دونوں دوست اکٹھے جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد قدس چوک دالگراں آتے، اکٹھے برآمدے میں بیٹھتے اور نماز کے بعد خطیب کے پاس جا کر خطبہ کے موضوع پر گفتگو کرتے۔ چائے چلتی اور محفل رنگ آمیزی میں ڈھل جاتی۔ علامہ حسین میر بھاری بھرکم جسم، قدرے پستہ قد گول مٹول چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں، گھنی داڑھی اور اچکن شلوار قمیص میں ملبوس ہوتے، سر پر پھندنے والی سرخ ترکی ٹوپی پہنتے، پرکشش تھے اور جرأت مندانہ خطاب فرماتے، تقریر میں ہنسی مزاح اور لطائف بھی چھوڑتے۔

لاہور سے رات ۹ بجے چلنے والی فرنٹیئر میل سے ان حضرات نے دہلی کے لیے روانہ ہونا تھا، علامہ صاحب نے ساتھیوں سے پیسے لے لیے کہ میں آپ حضرات کی ٹکٹیں بھی لے آتا ہوں لیکن انہوں نے صرف اپنا ایک ٹکٹ لے لیا، گاڑی کے چھوٹے سیکنڈ کلاس کے حصے میں سب رفقاء بیٹھ گئے۔ علامہ حسین میر نے کسی کو برتھ پر اور کسی ساتھی کو نچلی سیٹوں پر لٹا دیا اور خود اخبارات ورسائل دیکھنے لگ گئے۔ راستے میں جب کوئی چیکر آتا تو اپنا ٹکٹ دکھاتے اور جب وہ دوسروں کی طرف بڑھتا تو کہتے کہ یہ فلاں لیڈر ہیں اور یہ فلاں لیڈر، جن میں مولانا غزنوی، مولانا شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خاں بھی تھے۔ علامہ صاحب چیکر سے کہتے کہ انہیں بے آرام نہ کریں یہ کئی دنوں سے سفر میں ہیں اور کل دہلی کے جلسہ سے خطاب کے لیے اب بھی سفر میں ہیں۔ چیکر معذرت کرتے ہوئے نیچے اتر جاتے، یہاں تک کہ دہلی کا اسٹیشن آیا، وہاں سینکڑوں لوگ ان قائدین کے استقبال کے لیے آئے تھے، یہاں ٹکٹیں کون پوچھ سکتا تھا۔ قیام گاہ پر آکر علامہ صاحب نے کہا: میں نے آپ حضرات کو بغیر ٹکٹ کے سفر کروایا ہے۔ جب ہم انگریز کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں تو اسے ہر جگہ ہزیمت پہنچانی چاہیے، اس کے خزانے کو بھرنا کہاں کا انصاف ہے؟ سب رفقائے ذی وقار بنس

ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

آغا شورش کاشمیری نے اسی دور کے ملتان کے ایک جلسہ کے متعلق ''پس دیوار زنداں'' میں لکھا ہے کہ ملتان عام خاص باغ میں بہت بڑا جلسہ تھا۔ انہی چوٹی کے مقررین کا خطاب تھا اور یہ بھی دکھائی دیتا تھا کہ حالات کی سنگینی کے تحت مقررین نے جس جذبہ اور مخالفت میں تقریریں کرنی ہیں ان کا انجام جیل لازمی ہو گا۔ جلسہ کی صدارت کے لیے کوئی آمادہ نہیں ہو رہا تھا' نہ مقامی قائدین اور نہ ہی مہمان لیڈران' علامہ حسین میر نے آگے بڑھ کر کہا کہ مجھے صدر بنائیے اور فکر مت کیجیے۔ چنانچہ ان کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ علامہ صاحب کرسی صدارت پر براجمان لیکن پیچھے ٹیک لگائے یوں دکھائی دیتے کہ سو رہے ہیں۔ بعض اوقات مصنوعی نیند کے خراٹے بھی سنائی دیتے۔ جب کوئی مقرر اسٹیج پر آتا اور اس کی تقریر کا آغاز ہوتا تو علامہ صاحب سونے لگ جاتے' نعروں کے موقعوں پر یا مقرر کی تبدیلی پر ایک دو منٹ کے لیے جاگتے معلوم ہوتے' پھر آنکھیں بند کر لیتے۔ مولانا غزنوی' مولانا ظفر علی خاں' سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور آغا شورش کی شعلہ بار تقریروں کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے صدارتی خطاب کے لیے علامہ صاحب کا نام پکارا۔ علامہ حسین میر مائک پر آئے اور حمد و ثناء کے بعد یوں گویا ہوئے:

''اہالیانِ ملتان! آپ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ملک کے مشہور معروف مقررین کے خطابات سنے مگر میری بدقسمتی رہی کہ کئی روز کے متواتر سفر کے باعث تھکا ماندا کرسی پر بیٹھا سویا رہا اور ان ہستیوں کے خیالات عالیہ کے سننے سے محروم رہا۔''

جلسہ کے اختتام پر سبھی قائدین گرفتار کر لیے گئے۔ آغا شورش لکھتے ہیں کہ میں اسٹیج کے نیچے چھپ گیا لیکن بالآخر گرفتار کر لیا گیا۔ علامہ حسین میر بخیر و خوبی واپس لاہور آ گئے کیونکہ انہوں نے صدارتی ذمہ داری کی نفی کر دی تھی کہ وہ تو نیند میں رہے تھے۔

ایک کھانے پر علامہ حسین میر کی خوش خوراکی کے سبب ان کی گھنی اور بھاری داڑھی شوربے کے قطروں سے بھر گئی۔ مولانا داود غزنوی کھانے کے بعد علامہ کی داڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ ''علامہ صاحب! یہ تو یہ مجھے بھی دیجیے۔'' اور محفل کشت زعفران بن گئی۔ جس طرح یہ رہنما ولولہ انگیز اور فکری خطاب فرماتے وہاں نجی محفلوں میں لطیفانہ کلام سے محظوظ فرماتے۔

''سیرت ثنائی'' میں مولانا عبدالمجید سوہدری نے لکھا ہے کہ لاہور برانڈرتھ روڈ پر احمدیہ بلڈنگ میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ تھا' مولانا امرتسری لاہور میں تھے' آپ جلسہ سننے کے لیے ہال میں چلے گئے اور پچھلی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئے۔ صدر جلسہ کی نگاہ مولانا پر پڑ گئی۔ انہوں نے خود مائک پر آ کر مولانا سے عرض کیا کہ برائے مہربانی اسٹیج پر تشریف لے آئیں۔ مولانا امرتسری اسٹیج پر چلے گئے۔ اس نشست کا موضوع ''اخلاقِ مرزا'' تھا۔ صدر جلسہ نے مولانا کا خیر مقدم کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ بھی چند منٹوں کے لیے موضوع کے مطابق مرزا صاحب کے اخلاق کے متعلق خطاب فرمائیں۔ چنانچہ مولانا امرتسری مائک پر آئے اور میر تقی میر کا یہ شعر پڑھا ؎

میرے معشوق کے دو ہی نشان ہیں

اس مصرعے کو بار بار دہرایا' سامعین جب پوری طرح متوجہ ہو گئے تو پھر پورا شعر پڑھا

میرے معشوق کے دو ہی نشان ہیں
زبان پر گالیاں مجنوں سی باتیں

اس شعر کے فوراً بعد صدر صاحب نے عرض کیا کہ مولانا! برائے نوازش آپ تشریف رکھیں۔

تقسیم ملک کے بعد حضرت مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ کی وفات مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں ہوئی۔ وفات کی خبر مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبار روزنامہ ''زمیندار'' میں بڑی سرخی کے ساتھ یہ لگائی ''افسوس! آج دنیا سے حاضر جوابی کا خاتمہ ہو گیا''..... ذیلی سرخی ''فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری انتقال کر گئے۔''

ایک دفعہ رئیس المناظرین مولانا احمد الدین گکھڑوی ایک گھر میں کھانا کھاتے ہوئے ہنسنے لگ گئے' میں نے عرض کیا کہ حضرت! ہنسنے کی کوئی بات تو نہیں ہوئی فرمایا کہ ''میں الہامی کھانا کھا رہا ہوں' مرزا غلام احمد کا الہام ہے کہ ''فرنی بڑی اچھی چیز ہے۔''

مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے ایک دفعہ بتایا کہ شملہ میں مرزائیوں سے مناظرہ تھا۔ طے پایا کہ یہاں کے سامعین کی مناسبت سے مناظرہ اردو میں ہو گا۔ مولانا گکھڑوی مناظر تھے' وہ کبھی کبھی پنجابی الفاظ بھی بول دیتے۔ مرزائی مناظر سلیم نے ہمارے صدر مولانا عبدالمجید سوہدروی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو پنجاب سے ایسا مناظر نہ مل سکا جو اردو میں تقریر کر سکے؟

مولانا گکھڑوی نے کہا کہ صدر صاحب! آپ خاموش رہیں' اسے میں جواب دیتا ہوں۔ چنانچہ مولانا گکھڑوی نے مولوی سلیم قادیانی مناظر کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب ایسا علاقہ ہے جہاں کے نبیوں کو بھی اردو نہیں آتی' مرزا غلام احمد نے فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پر ڈول کو بوکا لکھا ہے۔ جہاں نبی کا یہ حال ہو تو ہم جیسوں پر آپ کیوں اعتراض کرتے ہیں۔ اس پر مجمع جھوم اٹھا اور مرزائی اقلیت بڑی شرمسار ہوئی۔

مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے ''فاتحہ خلف الامام'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے قیام سے پہلے جبکہ میری عمر بیس بائیس برس کی تھی مشہور دیوبندی عالم مولانا خیر محمد جالندھری جو تجربہ کار مناظر اور بڑھاپے کی عمر میں تھے اُن سے فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر میرا مناظرہ ہوا۔ ہمارے صدر حافظ محمد اسماعیل روپڑی تھے اور دوسری جانب کے صدر قاضی شمس الدین گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے۔ دیوبندی صدر نے مجھے پندرہ منٹ دیئے کہ آپ اپنا دعویٰ پیش کریں کہ فاتحہ خلف الامام کے بغیر نماز ناقص ہے' ظاہر ہے کہ اس دعویٰ کے لیے دو تین منٹ کافی تھے جبکہ مقصد یہ تھا کہ میں پہلی ٹرن ہی پوری نہ کر سکوں گا اور ہماری سبکی و کمزوری واقع ہو جائے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری اس طرح مدد فرمائی کہ میں نے زوردار انداز اور تسلسل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ فاتحہ خلف الامام کے بغیر نماز ناقص رہتی ہے چاہے فرض نماز ہو' چاہے نفل' سنت ہو یا تراویح' نماز جنازہ ہو یا نماز استسقاء' مکہ مکرمہ میں پڑھی جائے یا مدینہ منورہ میں' کوفہ میں یا بغداد میں' اجمیر میں یا دہلی و بریلی میں' عرب میں ہو یا عجم میں' ہند میں ہو یا چین و جاپان میں' ملکوں ملکوں کے نام لے کر میں نے بتایا کہ شہر ہو یا دیہات امام پڑھے یا مقتدی' مفتی پڑھے یا قاری غرضیکہ میں نے بتایا کہ دنیا کے جس حصے و خطے میں بھی مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں ادا کی جائے گی بغیر سورۃ فاتحہ پڑھی جانے والی نماز ناقص رہے گی۔ اب پندرہ منٹ سے دو تین منٹ زائد ہو چکے تھے' مخالف صدر صاحب نے آوازیں لگانا شروع کر

دیں کہ وقت ختم ہے۔ وقت ختم ہے۔ مناظرہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے مسلک کی صداقت واضح ہوگئی۔

حافظ عبدالقادر روپڑی نڈر، بے باک اور کلمہ حق بلند کرنے میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ لیکن وہ شگفتہ مزاج مقرر تھے اور محفلوں میں خوش کن گفتار سے بھی نوازتے تھے۔ میں ان کے ہمراہ بازار سے گذر رہا تھا، رمضان المبارک کا مہینہ تھا، ایک دکاندار دوست نے بڑھ کر سلام کیا اور بٹھالیا، پھر کہا کہ رمضان المبارک ہے روزے سے ہیں آپ کی کیا خدمت کریں؟ حافظ صاحب نے فی الفور فرمایا کہ ٹھیک ہے مگر جیب کا روزہ نہیں ہے، اس جملے سے ہم خوب محظوظ ہوئے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حافظ محمد اسماعیل اور حافظ عبدالقادر کی شرکت کے بغیر کوئی جلسہ کامیاب نہ ہوتا تھا۔

ہمارے دوست مولانا محمد طیب معاذ غالباً ۷۴ میں فیصل آباد آئے تھے، میں انہیں لاہور مجلس عاملہ کے اجلاس میں لے گیا۔ اجلاس کے بعد مولانا حافظ عبدالحق صدیقی نے مجھ سے پوچھا کہ یہ نیا مولوی ہمراہ لائے ہو ان کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اسرائیل! حافظ صاحب نے فرمایا کہ پھر خیر ہے کہیں بنی اسرائیل نہ ہو۔ مولانا موصوف کا نام محمد اسرائیل معاذ تھا۔ انہی دنوں حضرت الاستاذ مولانا محمد اسحاق چیمہ کی دکان پر ایک مجلس احباب میں ان کا نام تبدیل کر کے محمد طیب معاذ رکھا گیا تھا۔ مولانا طیب معاذ بحمد اللہ بڑھاپے کے باوجود رشد وہدایت کا پیغام دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ جمعیت شبان اہل حدیث میں ایک دفعہ کچھ گروہی اختلاف پیدا ہوگیا تھا جسے دور کرنے کے لیے مولانا محمد شریف جو قریباً ۴۰ برس کی عمر کے تھے انہیں متفقہ طور پر صدر بنا لیا گیا۔ لاہور ہی میں مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد حافظ عبدالحق صدیقی نے مجھ سے پوچھا کہ شبان کا صدر کس عمر تک ہوسکتا ہے؟ میں نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری فرمانے لگے کہ ''جب تک کمر دہری نہ ہوجائے۔''

مولانا حافظ عبدالحق صدیقی اور مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری جماعت کے عام جلسوں میں ان کا سلسلۂ خطابت جاری رہتا تھا۔ اپنے اپنے مقام پر ان کے خطبات جمعہ اور وعظ وتقریر اور مناظروں کا کافی شہرہ تھا۔ بلاشبہ دونوں حضرات جماعتی کانفرنسوں اور جلسوں کی رونق اور زینت تھے اگر ان کے ساتھ خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر بھی ہوتے تو پھر یہ رونقیں دو چند ہو جاتیں۔

مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری اپنی فطری خوش طبعی سے غمناک ماحول کو بھی خوشگوار بنا دیتے تھے۔ حافظ عبدالحق صدیقی جب وفات پا گئے تو ان کی نماز جنازہ مغرب کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ نے پڑھانا تھی لیکن راستے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے مسجد سے اعلان ہوا کہ نماز عشاء کے بعد جنازہ اٹھایا جائے گا کیونکہ مولانا محمد عبداللہ لیٹ ہو گئے ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان سطور کا راقم مسجد میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ مولانا عبداللہ نے بازوؤں میں لے کر مجھے اور علامہ صاحب کو اٹھایا اور کہا کہ ''بھوکوں کو رونا بھی نہیں آتا آؤ کہیں سے جا کر کچھ کھا آئیں۔''

علامہ صاحب اس دور میں تحریک استقلال میں چلے گئے تھے اور تنظیم کے مرکزی ناظم اطلاعات تھے۔ انہوں نے ساہیوال کے مقامی صدر کوئی بٹ صاحب تھے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر آئے اور علامہ صاحب سے تپاک سے ملتے ہوئے ہمیں ایک تکہ کباب شاپ پر لے گئے۔

ماہ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت بعض لوگ چاولوں کی پراتیں مساجد میں طلبہ ومسافروں کے لیے بھیجتے تھے، مولانا عبداللہ کہتے ہیں کہ کوئی صاحب چاولوں میں سفید چنے ڈال کر اور کوئی سیاہ چنے ڈال کر اور بعض چنوں کی دال ڈال کر مسجد میں بھجوا رہے تھے۔ میں نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ آپ لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ مسجد میں دنبے بندھے ہوئے ہیں؟ خیال کریں، یہ طلبہ بھی انسان ہیں۔'' پھر ذرا دوسرے تیسرے روز محلہ داروں نے چاولوں میں گوشت ڈالنا شروع کر دیا۔

مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحاق چیمہ اور مولانا عبیداللہ احرار ہم عمر، ہم اکل وشرب اور تینوں بے تکلف دوست تھے۔ میرے جیسے نوجوان ان کے کارکن اور خدمت گذار ہوتے تھے۔ مولانا محمد صدیق نے جب دوسری شادی کی تو مولانا عبیداللہ احرار نے اچھا دواخانہ گولی بازار کریانہ سے آدھا کلو لوبیہ کبیر لیا اور مولانا کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''حضرت! میری طرف سے شادی کی یہ سلامی قبول فرمائیے۔'' مولانا فرطِ مسرت سے جھوم گئے۔ مولانا محمد صدیق کو انتقال سے چند ماہ پیشتر فالج ہوگیا تھا اور وہ معذوری کی کیفیت میں گھر پر ہی رہتے تھے۔ اسی دوران مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری یہاں فیصل آباد آئے اور مجھے کہنے لگے کہ ہم مولانا محمد صدیق کی تیمارداری کر آئیں۔ جب ہم مولانا محمد صدیق کی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہ بہت خوش ہوئے۔ چائے وغیرہ پلائی اور مولانا عبداللہ سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب! آپ بزرگ ہیں میری صحت کے لیے دعا کریں۔ مولانا عبداللہ کہنے لگے کہ ایک شرط پر دعا کریں گے۔ مولانا محمد صدیق مسکرائے اور کہا کہ دعا کے لیے بھی کوئی شرط ہے؟ مولانا عبداللہ نے کہا کہ ہاں اور وہ یہ ہے کہ ''صحت ہونے پر مزید شادی نہیں کرائیں گے۔'' ہم تو جان بوجھ کر دعا نہیں کرتے کہ آپ باز نہیں آئیں گے کہ مولانا محمد صدیق میں نہایت طنطنہ تھا، وہ جوش ایمانی اور سرفروشانہ انداز سے خطاب فرمایا کرتے تھے۔

برصغیر ہند وپاک کے علمائے اہل حدیث جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے انہوں نے اپنی زندگیوں کو قرآن وحدیث کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھا۔ یہ حضرات سراپا صالحیت اور علم وکردار وتسلیم ورضا کے لحاظ سے بلاشبہ ذی وقار شخصیتوں کے حامل تھے۔ مگر ان اوصاف حمیدہ کے ساتھ ساتھ خوش مزاج وخوش گفتار اور عوام الناس میں گھل مل جاتے تھے۔ ان میں کبر ونخوت یا یبوست ہرگز نہ پائی جاتی تھی۔ اب جاتے جاتے ایک اور لطیفہ سنتے جائیے۔

۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں شیرانوالہ گیٹ کی مولانا احمد علی مرحوم کی مسجد مرکزی دفتر تھی۔ یہاں قائدین تحریک کا اجلاس تھا، میں بھی مولانا معین الدین لکھوی اور میاں فضل حق کی معیت میں شریک اجلاس تھا۔ چندہ کی فراہمی اور مالی اخراجات وغیرہ کی بات آئی تو مولانا لکھوی نے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کو مخاطب فرماتے ہوئے کہا کہ جماعت کے پاس کھالوں کی رقوم ہوگی سر دست اس سے کام چلایا جائے۔ قاضی صاحب جواباً کہنے لگے کہ حضرت! ہم کھالوں کے معاملے میں اتنے بدنام ہیں کہ میری مسجد مانسہرہ کے طہارت خانوں میں کوئی شخص کوئلے کے ساتھ لکھ گیا کہ ''جو شخص یہاں ٹٹی کرتا ہوا پایا گیا اس کی کھال اتار کر جماعت اسلامی کے دفتر میں پہنچا دی جائے گی۔'' اس جملے پر زوردار قہقہہ لگا اور مجلس میں تازگی وشگفتگی پیدا ہوگئی۔

معصیت اور تخریب انسانیت

تحریر
جناب حافظ عبدالرؤف جانباز

اس عالم آب وگل میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ جو اپنے اندر کوئی اثر نہ رکھتی ہو' مثلاً آگ کی تاثیر جلانا ہے' پانی کا اثر ٹھنڈک اور سیرابی ہے' دوا کا اثر مرض کو اچھا کر دینا ہے' نیکی کا اثر سلامتی ہے' گالی دینے کا اثر غیرت میں ہیجان پیدا کرنا ہے' بدکاری کا اثر بیماری کی شکل میں ظاہر ہونا ہے' کم تولنے کا اثر قحط سالی اور مصائب ہے۔ بدعہدی کا اثر اغیار کا تسلط ہے۔غرض کہ دنیا کی ہر چیز کا اثر پڑتا ہے۔ بھلائی کی الگ تاثیر ہے اور ہر بُرائی کی الگ تاثیر ہے۔ زیرنظر مضمون میں ہم کوشش کریں گے کہ نفسِ گناہ کے اثرات کا جائزہ لیں کہ انسانی زندگی پر اس کے کیا کیا اثرات ہوتے ہیں،اور یہ تجزیہ کریں گے کہ دین میں فساد اور بگاڑ کے علاوہ ان سے اقتصادی' معاشی اور اخلاقی پہلو سے کیا کیا تباہی آتی ہے۔ممکن ہے اس سے گناہ گاروں کو انتباہ ہو اور وہ اپنی آئندہ زندگی کو نیکی اور خیر کے راستے پر لگانے کا عزم کرلیں۔

یہ بات مبنی برحقیقت ہے کہ گناہ و معاصی ضرر رساں ہیں اور ان کی مضرت اور تاثیر انسانی زندگی پر ایسی ہی ہے جیسے جسم پر زہر' گناہ اور معاصی اس عالم آب وگل میں جملہ مفاسد و مصائب کا منبع ہیں۔غور کریں! کس چیز نے حضرت آدمؑ کو جنت سے نکال کر دنیا کے رنج والم کے بھنور میں ڈال دیا۔ابلیس لعین کو کس چیز نے آسمانی مملکت سے نکال باہر کیا اور کس وجہ سے عالمگیر طوفان نوحؑ برپا ہوا اور کس بات نے قوم عاد پر بادصرصر کو مسلط کیا اور کس بات نے قوم ثمود پر تباہی نازل کی۔فرعون کیوں غرقاب ہوا' قارون کیوں مال ومتاع اور گھر بار سمیت زمین میں دھنسایا گیا۔قوم صالح علیہ السلام کی ہلاکت کا باعث کیا تھا' بنی اسرائیل کیوں قیامت تک کیلئے ذلت ومسکنت کے مستحق ہوگئے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو قوم ناپ تول میں کمی کی عادی ہوا سے اللہ تعالیٰ قحط میں مبتلا کر دے گا' جس قوم میں حرام کاری پھیل جائے اس میں اموات بکثرت ہوں گی اور جس قوم کا شیوہ سُود خوری ہو وہ جنون میں مبتلا ہو جاتی ہے۔جس قوم میں وباء قتل عام ہو جائے اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے' جس قوم میں اغلام بازی اور لواطت پھیل جائے ان میں زمین دھنسانے کا واقعہ رونما ہوتا ہے' اور جو قوم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتی ان کے نہ اعمال قبول ہوتے ہیں نہ دعائیں۔''

یہ بات مبنی برحقیقت ہے کہ گناہ و معاصی ضرر رساں ہیں اور ان کی مضرت اور تاثیر انسانی زندگی پر ایسی ہی ہے جیسے جسم پر زہر' گناہ اور معاصی اس عالم آب وگل میں جملہ مفاسد و مصائب کا منبع ہیں۔

گناہ کا اثر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریش سے فرمایا کہ

''اے قبیلہ قریش! ریاست اور خلافت کے تم اس وقت حقدار ہو جب تک تم اللہ کی معصیت کا ارتکاب نہ کرو اور جب تک اسکی معصیت کا ارتکاب کروگے تو تم پر ایسے لوگ مسلط ہو جائیں گے جو تمہیں اس چھڑی کی طرح چھیل کر رکھ دیں گے۔'' پھر آپؐ نے چھڑی کو چھیل دیا اور وہ بالکل سفید نکل آئی۔(مسند احمد)

علم سے محرومی

گناہ اور معاصی کے بُرے اثرات میں سے ایک اثر یہ ہے کہ آدمی علم سے محروم کر دیا جاتا ہے' کیونکہ علم نور ہے جو اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں القاء کرتا ہے اور معصیت اس نور کو بجھا دیتی ہے۔حضرت امام مالکؒ نے امام شافعیؒ کی کمال ذہانت و فطانت سے متاثر ہو کر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل پر خاص نور کا فیضان کیا ہے' اسے معصیت کی تاریکی سے گل نہ کرو۔

رزق سے محرومی

گناہ کے منجملہ برے اثرات کا ایک اثر رزق سے محرومی ہے۔مسند احمد میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ارتکاب گناہ کی وجہ سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح تقویٰ اور اطاعت رزق کا باعث ہے اسی طرح اسکی ضد ترک تقویٰ ختم منفعت،اور فقر فاقہ کا باعث ہوگا۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝﴾(ابراھیم)

''اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا' اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

چنانچہ رزق و معاش کے حصول کی خاطر تقویٰ اور ترک معاصی سے بڑھ کر کوئی چیز مفید نہیں۔

ضعف و ناتوانی

گناہ کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ وہ قلب وجسم میں ضعف و ناتوانی پیدا کرتا ہے۔دل کی ناتوانی اس طرح کہ وہ اس قدر افسردہ ومردہ ہو جاتا ہے کہ اس سے زندگی کا اثر محو ہو جاتا ہے اور جسم کی ناتوانی اور ضعف اس طرح کہ جب دل قوی اور مضبوط ہوگا تو بدن بھی توانا اور مضبوط ہو گا۔ فاسق و فاجر کا جسم کیسا ہی توانا ہو بوقت ضرورت وہ نہایت کمزور ثابت ہوتا ہے اور اپنی حفاظت کے وقت اسکی قوت و طاقت جواب دے جاتی ہے۔ فارسیوں اور رومیوں کی قوت اور طاقت کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ بوقت کارزار ان کی ساری توانائیاں خاک آلودہ ہوگئیں اور مسلمان روحانی طاقت کی بدولت فاتح اور کامران رہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ گناہ کے

اثر سے چہرہ سیاہ' دل تاریک' جسم نحیف و لاغر' رزق تنگ اور آدمی معاشرہ میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ

﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝﴾ (الحج)

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ آدمی ایسا ہے گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسے چڑیاں اچک لے گئیں یا ہوا نے اسے دور دراز جگہ میں پھینک دیا۔''

بے وقعتی

گناہ کا ایک مہلک اور تباہ کن اثر یہ ہوتا ہے کہ گناہ انسان کی ذلت و رسوائی' نفرت و حقارت اور بے توقیری کا سبب بنتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ گناہ گار اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل وخوار ہیں اور جب کوئی اللہ تعالیٰ کی نظر عنائیت سے گر جاتا ہے تو اسے کوئی بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے پھر اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا' اگرچہ لوگ اپنی ضرورت کے تحت یا شر اور خطرہ سے بچنے کیلئے ان کی عزت و تکریم کریں مگر وہ انکے دلوں میں ذلیل ورسوا ہوتا ہے۔

عقل میں عدم توازن

گناہ کا ایک بڑا مضر اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے عقل میں فتور آتا ہے۔ عقل ایک نور الٰہی ہے اور معصیت نور عقل کو گل کر دیتی ہے' اور جب اسکا چراغ بجھ جائے تو وہ ناقص اور خراب رہ جاتی ہے اور وہ کوئی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتی۔

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝﴾ (القلم)

''کیا ہم اطاعت شعاروں کو مجرمین کی طرح کردیں گے' اے کافرو! تمہیں کیا ہو گیا ہے' کیسا فیصلہ کر رہے ہو؟''

ارشاد نبویؐ ہے کہ

[اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ]

''مومن بندے کی فہم وذکاء سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس کا فیصلہ قطعی صحیح ہوتا ہے۔''

آفات ونحوست

ماتم ومعاصی کا ایک تباہ کن اثر یہ ہے کہ زمین میں طرح طرح کے بگاڑ اور فساد رونما ہوتے ہیں' پانی خراب ہو جاتا ہے' آب وہوا خراب ہو جاتی ہے' کھیتیاں اور باغات آفات کی نذر ہو جاتے ہیں۔ مکانات منہدم ہو جاتے ہیں' قحط سالی و بے برکتی اور زلزلہ وبھونچال زمین پر برپا ہوتا ہے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (الروم)

''خشکی وتری ہر جگہ لوگوں کے کرتوت کے سبب فساد اور بگاڑ پیدا ہو گیا ہے' تاکہ بعض برے کرتوت کا وہ لوگ مزہ چکھ لیں اور برائی سے باز رہیں۔''

''خشکی وتری ہر جگہ لوگوں کے کرتوت کے سبب فساد اور بگاڑ پیدا ہو گیا ہے' تاکہ بعض برے کرتوت کا وہ لوگ مزہ چکھ لیں اور برائی سے باز رہیں۔''

حضور اکرم ﷺ نے قوم ثمود کے علاقہ سے گزرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کھنڈرات میں بلاروئے ہوئے داخل ہونے سے منع فرمایا' ان کے چشموں اور کنوؤں کے پانی کو استعمال کرنے سے روکا' حتیٰ کہ جو اس پانی سے خمیر بنایا گیا تھا اسے اونٹوں کو کھلا دینے کا حکم دیا۔

غیرت وحمیت کا خاتمہ

گناہ اور معصیت کا ایک مضر اور تباہ کن اثر یہ ہے کہ غیرت دل سے کافور ہو جاتی ہے جس سے اعضاء و جوارح ناکارہ اور شل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آدمی مدافعت کی طاقت اور جذبے سے محروم اور عادی ہو جاتا ہے' اپنے گھر میں برائی ہوتے دیکھتا ہے اور کچھ نہیں کرتا بلکہ دیوث بن جاتا ہے اور دیوث آدمی تمام کائنات سے پلید اور نجس ہے' اس پر جنت حرام ہے' اور سب سے اشرف اور بلند ہمت آدمی وہ لوگ ہیں جن کی غیرت وحمیت انتہاء درجہ کی ہو۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت پر اظہار حیرت کر رہے ہو؟ سنو! میں ان سے بھی غیور ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔

زوال نعمت

گناہ کی ایک سزا یہ ہے کہ وہ زوال نعمت کا موجب اور اللہ کی ناراضگی وخفگی کا باعث ہے۔ نعمت کا زوال اور قدرت کی گرفت صرف گناہ کی وجہ سے ہے۔

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ)

''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر فرماتا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (الانفال)

''یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی' اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''

حقارت

گناہ کی ایک بھیانک سزا یہ بھی ہے کہ گناہ گار کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق نہایت جری اور دلیر ہو جاتی ہے' جیسے گناہ سے بیشتر جرأت کرنے کی ہمت نہ تھی۔ چنانچہ شیطان ورغلانے' بہکانے' خوف وہراس اور فریب وسوسہ میں مبتلا کرنے کی جرأت کرتا ہے' اور انسان نما شیطان اس کے سامنے اور پس پشت ہر ممکن ایذا رسانی پر جری اور دلیر رہتے ہیں' حتیٰ کہ اس کے اہل وعیال خادم' پڑوسی اور چوپائے تک اس کی اذیت کے درپے ہوتے ہیں۔ کسی دانا کا مقولہ ہے کہ میں خدا کی نافرمانی کا اثر

اپنی بیوی اور سواری میں بھانپ لیتا ہوں۔

خیانت

معصیت کا خطرناک اثر یہ بھی ہے کہ وہ گناہ گار کی خیانت کرتا ہے' عین اس وقت جب وہ اسکی خیر خواہی کا بے حد محتاج ہوتا ہے۔ گناہ و معاصی علم و عرفان کے حصول میں خلل انداز ہوتے ہیں' چنانچہ علم کی تکمیل میں گناہ حائل ہو جاتا ہے اور مفید اور بہتر امور کی تحصیل میں حجاب بن جاتا ہے غرضیکہ گناہ گار انسان جب کسی کرب اور رنج والم میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کے دل و دماغ اور بدن کے تمام اعضاء آڑے وقت میں جواب دے جاتے ہیں اور اسے بے یارومددگار تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

تنگ وتاریک زندگی

معصیت وگناہ کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ دنیا اور عالم برزخ میں تنگی معیشت کا باعث اور عالم آخرت میں عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے تو اس کی معیشت بھی تنگ ہوگئی اور اسے قیامت کے دن اوندھا منہ اُٹھایا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے تنگ زندگی کو اپنے ذکر اور احکام سے اعراض کا نتیجہ قرار دیا ہے اور ہر اعراض کرنے والے کی زندگی اس کے اعراض کے مطابق تنگ و تاریک ہوگئی' خواہ وہ دنیا میں مالامال ہو' وسیع رزق سے بظاہر بہرہ ور ہو' مگر اس کا دل بے پناہ ذلت' وحشت اور حسرت و کوفت سے چور ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حیات طیبہ اور آسودہ حالی کا مژدہ اہل ایمان اور نیک لوگوں کو سنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (النحل)

''جس کسی نے اچھا کام کیا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یاد رکھو ہم ضرور اُسے (دنیا میں) اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) بھی ان کے بہترین عمل کا ضرور اجر دیں گے۔''

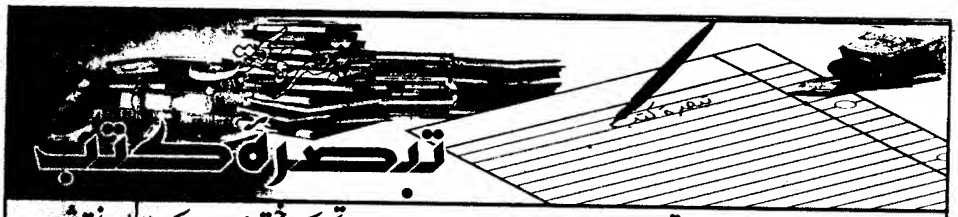

نام کتاب: **مثالی خواتین**

مرتبہ: مولانا برق التوحیدی

صفحات: 136 ناشر: مکتبہ اسلامیہ لاہور

تبصرہ نگار: عبدالسلام زاہد

تاریخ انسانی کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قبل از اسلام کسی بھی قوم' معاشرے اور زمانے میں عورت کو نہ صرف کوئی مقام حاصل نہ تھا بلکہ وہ بڑی مظلوم تھی' اسے تو انسانی درجہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ یہ اسلام ہی کا فیضان ہے کہ اس نے عورت کو ہر حوالے سے قدر و منزلت عطا کی۔ اگر بہن کی نرالی شان ہے تو بیوی کا احساس تحفظ ایک جداگانہ مرتبہ کا حامل ہے۔ بیٹی کا تقدس اگر رفعت شان سے متصف ہے تو ماں کا روپ اپنے پاؤں میں جنت کی بشارت رکھتا ہے۔

''مثالی خواتین'' میں جناب برق توحیدی نے پانچ عظیم اور کامل ترین خواتین کی داستانِ عزم واستقلال کا تذکرہ انتہائی دل کش پیرائے میں بیان کیا ہے' جو زبان وادب کی حلاوت کے ساتھ ساتھ عقیدت واحترام اور فخر وتواضع کی آمیزش کے حسین لباس میں ملبوس ہے۔ جہاں یہ خواتین کے لیے مشعل راہ ہے تو وہاں مردوں کے لیے جذبہ مسابقت کی فکر انگیز تحریک ہے۔

ہمارے نزدیک یہ کتاب نہ صرف ہر لائبریری کی زینت ہو بلکہ تمام مدارس بنات کی جملہ طالبات کی دسترس میں ہونی چاہیے۔

فاضل مؤلف مولانا برق التوحیدی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

نام کتاب: **تحریک ختم نبوت کے اوّلین نقوش**

مرتبہ: مولانا برق التوحیدی

صفحات: 184

تبصرہ نگار: عبدالسلام زاہد

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ ہے' اس پر ایمان لانا' اس کا تحفظ کرنا' اور اس کے دفاع کے لیے مسلمان کا اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا اور قصر نبوت کے نقب زنوں کا تعاقب' ان کی سرکوبی اور انہیں اصل مقام پر پہنچانا اصل مسلمانی اور کامل الایمان ہونے کی نشانی ہے۔ جناب مولانا برق توحیدی نے ''تحریک ختم نبوت کے اولین نقوش'' میں محافظین ختم نبوت اور محبان قصر نبوت کا انتہائی دل آویز' خوب صورت اور روح پرور انداز میں تعارف پیش کیا ہے۔

حضرت مولانا ''توحیدی'' نے اس کتاب میں ہر بات مکمل باحوالہ درج کی ہے۔ اس کتاب میں دوسو پچیس سے زائد ایسے اصحاب صدق ووفا کا دل نشین تذکرہ ہے جس سے اس کتاب کو اپنے موضوع پر شہداء ختم نبوت اور غازیان تحفظ ودفاع قصر نبوت کا ایک تعارفی انسائیکلوپیڈیا کا درجہ اور مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ سب اہل ایمان اور آپ ﷺ سے محبت کرنے والوں کو اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہیے۔

❀❀❀❀❀

ہفت روزہ توسیع اشاعت مہم

❀ جناب پروفیسر شیخ عتیق الرحمن سیالکوٹ' جناب مولانا عبداللہ بلتستانی جامع ڈپٹی باغ سیالکوٹ کی خصوصی کاوش اور ذاتی دلچسپی سے رکے ہوئے یک صد رسالوں کا دوبارہ اجراء ہوگیا ہے۔ نیز جناب حکیم عبدالحلیم امیر لودھراں نے رابطہ احباب کے بعد 30 رسالوں کا اجراء کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

❀ گذشتہ روز اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل تاندلیانوالہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا محمد علی چھتوی شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام مامونکانجن اور مولانا شمعون عابد مدرس جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کی وفیات پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

شریک غم: حافظ محمد زاہد ناظم نشر واشاعت AYF تحصیل تاندلیانوالہ

نفلی روزے

تحریر: جناب قاری لیاقت علی باجوہ

نفل روزے کی نیت اور کیفیت:

سیدنا عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا: تمھارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے؟ ہم نے کہا، کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں۔ پھر ایک دن ہمارے پاس آئے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس بطور تحفہ (ہدیہ) آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ، میں صبح روزے سے تھا۔ آپ ﷺ نے اسے کھایا۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب جواز صوم النافلۃ۔۔۔۔الخ: ۱۱۵۴،۱۷۰)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ کی نیت دن میں کی جاسکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا نہ ہو، اسی طرح اگر نفل روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھ لیا ہو، پھر کوئی کھانے کی دعوت پیش کرے تو دعوت قبول کی جاسکتی ہے، جس طرح رسول ﷺ نے کیا ہے۔

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بغیر عذر کے نفل روزہ نہیں توڑنا چاہیے یعنی بیماری، سفر، عورت کو حیض کا آنا وغیرہ۔ مگر یہ بات سنت کے قریب نہیں۔ عذر کی حالت میں نفل تو کیا فرض روزہ بھی توڑا جاسکتا ہے۔

فرض روزہ کی حالت میں اگر کوئی دعوت بھی دے تب بھی روزہ نہیں توڑا جاسکتا لیکن نفل روزہ میں دعوت قبول کر کے روزہ توڑ سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی اس رخصت کا فائدہ نہ اٹھانا چاہے اور روزہ مکمل کرنا پسند کرے تو بھی ٹھیک ہے۔

شوال کے چھ روزے اور ان کا انعام:

سیدنا ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان مبارک کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے (چھ نفلی) روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزے رکھنے کی مانند ہے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال۔۔۔۔الخ: ۱۱۲۴)

پورے سال کے روزوں کا ثواب اس طرح بنتا ہے کہ ایک نیکی کا اجر اور بدلہ کم از کم دس گنا ہے، رمضان مبارک کے ایک ماہ کے روزے دس ماہ کے برابر اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں، اس طرح یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

جس نے رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزوں کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیا تو گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھے، شوال کے یہ روزے ایک ساتھ رکھے جائیں یا ناغہ کر کے، دونوں طرح سے ٹھیک ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس کو دس گنا اس کے مثل اجر ملے گا۔ (الانعام: ۱۶۰)

یوم عرفہ اور عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کی فضیلت:

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں، لوگوں نے پوچھا کیا جہاد میں بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں جہاد میں بھی نہیں۔ سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرے میں ڈال کر نکلا اور واپس کچھ بھی نہ لایا۔ (البخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق: ۹۶۹)

سیدنا ابو قتادہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر۔۔۔۔الخ: ۱۱۶۲،۱۹۷)

محرم کے روزوں کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان مبارک کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم الحرام کے ہیں (مسلم، کتاب صیام، باب فضل صوم المحرم: ۱۱۶۳)

اس مہینہ میں یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا دیگر مہینوں کے نفل روزوں سے افضل ہے، سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو پھر جس کا جی چاہتا تھا وہ عاشوراء کا روزہ رکھ لیتا تھا جس کا جی نہیں چاہتا تھا وہ عاشوراء کا روزہ نہیں رکھتا تھا۔ (بخاری، کتاب صوم، باب صوم یوم عاشوراء: ۲۰۰۱)

عاشوراء کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش بھی رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہاں بھی یہ روزہ رکھا اور اپنے صحابہؓ کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

مدینہ میں بسنے والے یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس خوشی کے ہم ان سے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے عاشوراء کا روزہ اہتمام کے ساتھ رکھا۔ (بخاری، کتاب صوم، باب صوم یوم عاشوراء: ۲۰۰۲،۲۰۰۴)

عاشوراء دس محرم کو کہتے ہیں، اس روزے کا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

یہ روزہ کس دن رکھا جائے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو دس کے ساتھ ۹ محرم کا روزہ ضرور رکھوں گا۔ (مسلم، کتاب صیام، باب ای یوم یصام فی عاشوراء: ۱۱۳۴،۱۳۴)

لہذا اب ۹ محرم کا بھی روزہ رکھنا چاہیے، اس میں یہودیوں کی مخالفت اور اللہ کے نبی ﷺ کی موافقت ہے۔

ایام بیض کے روزے:

ہر ماہ تین (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے) روزے رکھنا:

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے

مجھے تین باتوں کی نصیحت فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔ (بخاری، کتاب صوم، باب صیام البیض۔۔۔الخ: ۱۹۸۱)

یہ تینوں اعمال بہت اہمیت اور فضیلت کے حامل ہیں۔ان میں پہلا عمل تین دن کے روزے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اہتمام سے رکھا کرتے تھے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے۔(ابوداؤد، کتاب صیام، باب من قال۔۔۔الخ: ۲۴۵۱)

ان تین دنوں کے بارے میں ابوقتادہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔(ابوداؤد، کتاب صیام، باب فی صوم الثلاث من کل شھر: ۲۴۴۹)

بیض سفید کو کہتے ہیں، ان تاریخوں میں رات کو سفیدی اور روشنی ہوتی ہے۔راتیں چاندنی ہوتی ہیں، اسی مناسبت سے ان ایام کو ایام بیض سے تعبیر کیا گیا ہے۔ان دنوں میں روزے رکھنا، مہینہ کے باقی ایام کے مقابلہ میں افضل ہیں۔سیدنا عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سارا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔(بخاری، الصوم، باب الصوم داؤدؑ :: ۱۹۷۹، مسلم، الصیام، باب النھی عن الدھر۔۔۔الخ: ۱۸۲۔۱۱۵۹)

چونکہ ایک نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا ہے، اس لیے تین روزوں کا ثواب تیس روزوں کے برابر ہے۔جو شخص ہر ماہ تین اور سال میں تیس روزے اہتمام سے رکھتا ہے پھر ساری زندگی کا یہ معمول بنا لیتا ہے تو گویا اس نے ساری زندگی روزے کی حالت میں بسر کی۔

سوموار اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت:

سیدنا ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اس دن میں مبعوث کیا گیا اور اسی دن میرے اوپر وحی نازل کی گئی (مسلم، کتاب اصیام، باب استحباب صیام الثلاثۃ ایام۔۔۔۔۔الخ: ۱۹۷۔۱۱۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں (ترمذی، ابواب الصیام، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمسین: ۷۴۶)

رمضان مبارک کی طرح ان دنوں میں بھی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کوئی دشمنی ہو، کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی مہلت دی جائے کہ وہ صلح کر لیں۔(مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب النھی عن الشحناء: ۲۵۶۵)

داؤد علیہ السلام کا روزہ اللہ کے ہاں پسندیدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام قسم کے روزوں میں سے سب سے پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد کا روزہ ہے۔آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔(بخاری، کتاب التھجد، باب من نام عند السحر: ۱۱۳۱)

اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو داؤدؑ کا روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے اس سے زیادہ کی نہیں۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤدؑ کا روزہ پسندیدہ ترین روزہ ہے۔آپؐ آدھے زمانے میں روزہ رکھتے تھے۔(مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر۔۔۔الخ: ۱۹۰۔۱۱۵۹)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: داؤدؑ کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھا زمانہ روزہ رکھتے، ایک دن روزہ ہوتا اور ایک دن افطار کرتے۔(مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر۔۔۔الخ: ۱۹۱۔۱۱۵۹)

آدمی خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کو اطاعت رسول ﷺ میں رہنا چاہئے، اسی میں خیر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ہاں روزوں میں افضل ترین داؤد کے روزے ہیں، آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔(مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر۔۔۔الخ: ۱۹۲۔۱۱۵۹)

❁❁❁❁❁

اتباع رسولؐ سے ہی فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہے

❁ بدوملہی (نامہ نگار) اتباع رسولؐ سے ہی فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہے۔کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہیں رہ سکتا۔ان خیالات کا اظہار امیر ضلع گجرات علامہ طارق محمود یزدانی نے جامع مسجد ساقی کوثر ٹھیٹھر میں دعوت افطار کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ روزے کا اصل فلسفہ ہی یہی ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ جو کہیں اس پر عمل کرو اور جہاں سے روکیں بلا چوں و چراں رک جائیں۔تقریب کی صدارت حافظ عبدالغفار ریحان نے کی جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نذیر احمد اسد نے ادا کیے۔تقریب سے مولانا عبدالغفار محمدی، مولانا حافظ اجمل شاکر، حافظ عبدالغفار ریحان، حافظ منظور احمد، حافظ شاہد ربانی، حافظ محمد یوسف مجاہد اور حافظ محمد عثمان خطیب مسجد ساقی کوثر نے بھی خطاب کیا۔تقریب کی میزبانی کے فرائض چوہدری محمد منور کاہلوں نے ادا کیے۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی۔ بدوملہی

خطبات جمعہ و دروس قرآن

❁ شیر پنجاب مولانا منظور احمد حفظ اللہ جامع مسجد اسماعیل اہل حدیث کوٹلی پیر عبدالرحمٰن باغبانپورہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں اعتکاف کر رہے ہیں۔لہٰذا آخری عشرہ میں بعد نماز فجر درس قرآن اور 10 مئی و 17 مئی کے خطبات جمعہ بھی ارشاد فرمائیں گے۔ان شاء اللہ العزیز!

منجانب: حافظ محمد اشرف قمر، بانی و مہتمم جامع مسجد ہذا

0300-4101107

اصلاح معاشرہ کانفرنس

❁ 24 مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہل حدیث کتو بندہ مرا کیوال روڈ میں اصلاح معاشرہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس سے حضرت مولانا محمد اشرف اوکاڑوی اور حضرت مولانا قاری یٰسین بلوچ نے اصلاح معاشرہ اور فضیلت قرآن کے موضوع پر بڑے جامع خطابات فرمائے۔کانفرنس حاضری اور خطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

ڈاکٹر عبدالسمیع، نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہل حدیث ضلع سیالکوٹ

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔(ادارہ)

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال کا رمضان وافطار پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل وضلع خانیوال کے زیر اہتمام رمضان بھر کا ایک جامع اور پروقار پروگرام تشکیل دیا گیا جس میں جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال میں منعقدہ تعلیم وتزکیہ پروگرام کے سلسلہ میں روزانہ بعد نماز فجر دروس قرآن تحصیل کی مختلف مساجد میں دروس قرآن، اور مختلف ایام میں مختلف مساجد میں افطار پارٹی کا اہتمام شامل تھا۔ان فطار پارٹیز اور دروس میں شہر بھر کے معززین جماعت تحصیل خانیوال کے اراکین کابینہ، اور ضلع خانیوال کے ناظم اور ناظم مالیات، مقامی خطباء، سیاسی، سماجی اور صحافی شخصیات سمیت اراکین شوریٰ نے بھرپور شرکت فرمائی۔ پہلے عشرہ میں بالترتیب مولانا راشد نذیر ناظم مالیات تحصیل خانیوال، پروفیسر محمد یونس بٹ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مولانا عبد الغفور، مولانا عثمان شاکر، مولانا غضنفر محمود ناظم تحصیل خانیوال، مولانا بابر فاروق رحیمی ناظم مرکزی سیکرٹریٹ، حافظ غلام اللہ محمدی امیر ضلع وہاڑی، پروفیسر نجیب اللہ طارق فیصل آباد، مولانا عبدالستار احمد پور شرقیہ نے مختلف موضوعات پر جامع اور مدلل خطابات فرمائے۔ جبکہ دوسرے عشرہ میں بالترتیب قاری محمد ایاز ناصر نائب امیر تحصیل خانیوال، ڈاکٹر عتیق الرحمان فیصل آباد، مولانا الیاس بٹ ساہیوال، حافظ نذیر احمد مدنی ڈی جی خان، حافظ رانا خلیق خان پسروری، قاری اویس احمد سعیدی ناظم تعلیمات ضلع خانیوال، نے اپنے ایمان افروز خطابات سے حاضرین کے ایمان کو جلا بخشی۔ تیسرے اور آخری عشرہ میں بھی تعلیم وتزکیہ پروگرام اسی شان وشوکت سے جاری وساری رہے گا اور اس میں مرکزی قائدین خطاب فرمائیں گے۔

افطار پروگرام کے سلسلہ میں پہلا پروگرام جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال میں ناظم تعلیمات پنجاب ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر رئیس الجامعہ السعیدیہ السلفیہ خانیوال کی میزبانی میں ہوا جس میں شہر بھر کے معززین جماعت تحصیل خانیوال کے اراکین کابینہ، اور ضلع خانیوال کے ناظم اور ناظم مالیات، مقامی خطباء، سیاسی، سماجی اور صحافی شخصیات سمیت اراکین شوریٰ نے بھرپور شرکت فرمائی۔ افطار پارٹی سے ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر، مولانا عبدالغفار فردوسی، قاری اویس احمد سعیدی، مولانا غضنفر محمود اور دیگر نے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کی دنیا بھر میں خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین پر زور دیا کہ آیئے میرکارواں پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت میں ہمارے ساتھ چلئے اگر دنیا میں اہل حدیث کی نمائندہ جماعت کوئی ہے تو وہ صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ہے اور ہر اہل حدیث کا فرض بنتا ہے کہ وہ نفاذ اسلام کے لیے، دنیا سے ظلم کے خاتمے کے لیے، اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جماعت کا دست و بازو بنے۔ جبکہ تحصیل خانیوال کے زیر اہتمام دوسرا افطار پروگرام جامع مسجد مبارک اہل حدیث اسلام پورہ میں ناظم تعلیمات ضلع خانیوال قاری اویس احمد سعیدی کی میزبانی میں منعقد ہوا جس میں مولانا غضنفر محمود اور ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر اور مولانا عبدالغفار فردوسی نے خطابات فرمائے تمام پروگرامز ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر ناظم تعلیمات پنجاب کے زیر نگرانی جاری وساری ہیں۔ انتظامات میں تحصیل خانیوال کے احباب ڈاکٹر محمد صدیق، حافظ محمود عبدالرشید اظہر، قاری محمد ایاز ناصر، قاری محمد انس سعیدی، حافظ غضنفر محمود، مولانا راشد نذیر، مولانا نوید اقبال، مولانا سہیل انور، رائے نعمان شان حافظ ارسلان، حافظ شاہد اسلم، محمد رضوان، چوہدری سرفراز اور دیگر کارکنان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ضرورت مدرسین وخادم مسجد

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ (مرکز ام الہدیٰ) فتح گڑھ ہربنس پورہ لاہور کے شعبہ درس نظامی کے لیے کہنہ مشق مدرسین جو تمام درسی کتب پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ شعبہ حفظ القرآن کے لیے ماہر تجوید وقراءت مدرس اور جامع مسجد ام الھدیٰ کے لیے محنتی متشرع خادم کی فوری ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔

رابطہ: ناظم جامعہ حافظ عبدالرؤف بن شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی 0300-9491221

اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہلحدیث یوتھ فورس واہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن حویلیاں کے زیر اہتمام اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سلیمان صاحب نے کی۔ حضرت مولانا خالد مرجالوی، حضرت مولانا محمد حسین مدنی اور مولانا یوسف لاہوری نے خطابات فرمائے۔ سینکڑوں احباب جماعت نے شرکت کی۔

المرسل: شبیر احمد سلفی، سینئر نائب صدر KPK...ASF

۹ویں سالانہ منہاج الاسلام کانفرنس

14 مارچ 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خان میں سالانہ امتحانات کے نتائج کے موقعہ پر نویں سالانہ منہاج الاسلام کانفرنس منعقد ہوئی، انتظامات کے اعتبار سے کانفرنس اپنی مثال آپ تھی۔ تلاوت، صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین قصوری نے کی۔ نظم صاحبزادہ حنظلہ شاہد قصوری نے پیش کی۔ پہلی تقریر مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر پسروری ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب نے کی۔ دوسرا خطاب صاحبزادہ مولانا عبدالمنان راسخ، تربیت انسان کے موضوع پر فرمایا۔ تیسرا خطاب جناب حافظ رانا محمد خلیق خان پسروری نے عظمت مصطفیٰ کے عنوان پر 50 منٹ فرمایا۔ چوتھا خطاب حضرت مولانا محمد نعیم الرحمٰن شیخوپوری ناظم تبلیغ AYF نے سیرت مصطفیٰ پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ امتحانات کا رزلٹ مہتمم مرکز ثناء اللہ شاہد قصوری نے پیش کیا۔ اول+دوم+سوئم آنے والے تمام طلبہ کو فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ الزاہدی امیر ضلع رحیم یار خان نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ آخری خطاب حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے عظمت قرآن وحدیث پر فرمایا۔ رئیس مرکز ثناء اللہ قصوری نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی نے فرمائی، کانفرنس کی کامیابی میں میاں محمد عامر، راشد خان نیازی، نیامت خان نیازی، محمد اسد مقصود، حافظ حمزہ شاہد، عنایت اللہ نیازی مرکز کے طلبہ نے بہت حصہ لیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

منجانب: ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، ناظم تحصیل رحیم یار خان

ضرورت مدرس وقاری

دارالحدیث اوکاڑہ کے شعبہ کتب میں دو اساتذہ جبکہ شعبہ حفظ میں ایک مستند قاری کی فوری ضرورت ہے جو دینی وعصری علوم کے حامل، عالم باعمل بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی صلاحیت وتجربہ رکھتے ہوں۔ اپنے تعلیمی کوائف کے ساتھ جلد رابطہ کریں۔ رابطہ: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث، ایم اے جناح روڈ اوکاڑہ 0312-4403173

جامعہ محمدیہ لیاقت پور میں اجتماعی افطاری

5 جولائی 2015ء بروز اتوار جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں اجتماعی افطاری کا پروگرام ہوا، تحصیل بھر سے کم وبیش ایک ہزار افراد نے شرکت کی۔ افطاری سے قبل درس قرآن حضرت علامہ حافظ محمد اسلم حنیف نے ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت نے اپنے مرکز کے ساتھ والہانہ عقیدت کا مظاہرہ کیا۔ اللہ رب العزت سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: احسان الحق لیاقت پوری، نمائندہ پیغام ٹی وی

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد ..... ایک تعارف ایک جائزہ

علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ کی زیر سرپرستی اور حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ کی زیر امارت مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد بحمد اللہ دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت، نشر واشاعت، تعمیر وتنظیم مساجد اور رفاہ عامہ جیسے اہم محاذوں پر بھرپور جدوجہد کر رہی ہے جس کے ثمرات دارالحکومت کی سطح پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔ شعبہ تبلیغ، دعوت واصلاح کے تحت شہری ودیہاتی سطح پر دعوتی کانفرنسوں اور جلسوں میں شرکت کا سلسلہ جاری ہے، علاوہ ازیں شعبہ تنظیم وتعمیر مساجد کے تحت کچھ نئی مساجد کی تعمیر اور پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے ساتھ تعاون جاری ہے۔ ان عظیم مقاصد کے حصول اور احباب سے رابطہ کے لیے جماعت کا دفتر جامع مسجد تقویۃ الاسلام اہلحدیث سیکٹر جی سیون تھری ٹو، نزد سرائے عام سٹاپ، اسلام آباد میں قائم ہے۔

شعبہ تبلیغ، دعوت و اصلاح: اس شعبہ کے تحت ماہانہ بنیادوں پر مختلف مساجد میں 360 دروس قرآن وحدیث ہوئے۔ بچوں کے لیے دینی، تربیتی سمر کیمپس کا اسلام آباد کی چار اہلحدیث مساجد میں اہتمام کیا گیا۔ دیہاتی ایریا کی تمام مساجد میں مختصر کتابچے تقسیم کیے گئے۔ سالانہ افطار پروگرام کے تحت 7 مختلف مساجد/مدارس میں اجتماعی افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے سلسلے میں 18 مختلف موضوعات پر پمفلٹس چھپوا کر تقسیم کیے گئے۔ اسلام آباد کے شہری ودیہاتی مضافات میں 10 مختلف دینی، تبلیغی ودعوتی کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ علمی ودینی خدمات پر منفرد کام کرنے والی شخصیات کو جماعت کی طرف سے ایوارڈز دیئے گئے۔

پرنٹ، الیکٹرانک، ویب/سوشل میڈیا: مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی آفیشل ویب سائٹ www.ahlehadith.com.pk مکمل طور پر فعال ہے بلکہ سوشل میڈیا پر ماہانہ کثیر تعداد میں لوگ خالص کتاب وسنت کی دعوت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ فیس بک پیج کا لنک یہ ہے: (www.facebook.com/ahlehadith.islamabad) اور (www.facebook.com/mjaisb) اس ویب سائٹ/فیس بک پیج پر جماعتی سرگرمیوں، قائدین کے بیانات، اسلام آباد سمیت ملک بھر میں ہونیوالے جلسوں کی ویڈیوز، کتب، تصاویر، احادیث گرافکس سمیت مسلکی مواد مہیا کیا گیا ہے۔

شعبہ تعمیر وتنظیم مساجد: اس شعبہ کے تحت اسلام آباد کے نئے وپرانے سیکٹرز، جن میں اہلحدیث مساجد موجود نہیں، ان میں اہلحدیث مساجد کے لیے جگہ کی الاٹمنٹ کے لیے متعلقہ اداروں سے بھرپور کوشش کی گئی۔ تاہم امسال تعمیر مساجد کے سلسلے میں چار نئی مساجد کی تعمیر شروع کی گئی جن میں مسجد ابراہیم خلیل اللہ اہلحدیث شاہین ٹاؤن، مسجد حذیفہ اہلحدیث ڈھوک کوکہ ترنول، مسجد رقیہ بنت عبدالرحمن الفراج اہلحدیث بلال ٹاؤن کھنہ ڈاک، اور مسجد ام حبیبہ اہلحدیث نصیر آباد شامل ہیں۔ جبکہ دیہاتی ایریا میں 32 مساجد میں سے 11 مساجد کے خطباء کے ماہانہ اعزازیے جماعت کی طرف سے محدود وسائل کے باوجود ادا کئے گئے۔

اپیل برائے تعاون: مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد پرعزم ہے کہ دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت، نشر واشاعت، نئی مساجد کی تعمیر وترقی، پرانی مساجد کی تنظیم وتحفظ اور رفاہ عامہ کے کام کو وسیع پیمانے پر کیا جائے۔ یہ سارے کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ ساتھ جماعتی احباب اور مخیر حضرات کے تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ آپ تمام احباب اس ماہ کی مبارک ساعتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتی اغراض ومقاصد کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے جماعت کے ساتھ خصوصی تعاون فرمائیں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اکاؤنٹ نمبر 8-1118 نیشنل بنک آف پاکستان آبپارہ برانچ اسلام آباد

میاں نذیر احمد سلفی، ناظم دفتر: 0300-5317158، 051-2607992

درس قرآن وحدیث

بمقام جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ قدانی پورہ علی پور روڈ حافظ آباد 28 رمضان المبارک بروز جمعرات بعد نماز تراویح مولانا عبدالستار انجم ناظم تحصیل شیخوپورہ اور مولانا نصر اللہ شاکر (حافظ آباد) خطابات فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر: مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس

نگری بالا گلیات میں افطار پروگرام

شعبہ خدمت خلق ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد نگری بالا گلیات میں افطار پروگرام کا انعقاد کیا گیا' مولانا سرفراز خان فاروقی نے درس ارشاد فرمایا' جامع مسجد اہل حدیث نگری بالا گلیات میں اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں گوجرانوالہ ٹرین حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ پروگرام میں ناظم شعبہ خدمت خلق ضلع ایبٹ آباد حاجی سردار ضیاء الرحمن بھی شریک ہوئے۔

منجانب: انیس خلیل ایبٹ آباد

انا للہ وانا الیہ راجعون

شیخ الحدیث مولانا محمد علی حامد انتقال کر گئے

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا محمد علی حامد کچھ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے کہ ایک روز مرض کا شدید حملہ ہوا' فوری طور پر ہسپتال پہنچے لیکن ڈاکٹروں کی کوششیں ناکام رہیں اور پیر منگل کی درمیانی شب یعنی رمضان المبارک کی بارہویں رات کو نماز تراویح کے وقت داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! 30 جون کو ان کی پہلی نماز جنازہ مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی نے پڑھائی جس میں کثیر احباب اور علماء کرام شریک ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا جنازہ تھا۔ دوسری بار جنازہ مرحوم کے آبائی گاؤں چک نمبر 36 گ ب میں شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی نے پڑھایا۔ اس جنازہ میں بھی اہل دیہہ کے علاوہ گردونواح کے بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم نے اپنے ورثاء میں دو بیٹے' تین بیٹیاں اور کئی پوتے' پوتیاں' نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت بخشے اور بتقاضائے بشریت سرزد ہونے والی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد حسن سعید مدرسہ غزنویہ لاہور

ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر کو صدمہ

محترم ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر مدیر ادارہ یسرنا القرآن سیالکوٹ کی والدہ ماجدہ 6 جولائی کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قارئین کرام ان کی مغفرت اور رفع درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب کا رابطہ نمبر

0321-7137906 - 0300-5455906

مولانا عبدالرزاق یزدانی کو صدمہ!

28 جون بروز اتوار صبح مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک سیرت' صوم وصلوٰۃ کی پابند' علماء کی قدردان' اوصاف حمیدہ اور اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ خاتون تھیں۔ خود حافظہ اور تمام بچیاں اور بچے بھی قرآن کریم کے حافظ تھے۔ مرحومہ ہر سال نماز تراویح میں باجماعت عورتوں کو مکمل قرآن پاک سنایا کرتی تھیں۔ مرحومہ کی پہلی نماز جنازہ صبح نو بجے جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نیو چوبرجی پارک میں مولانا عبدالرشید تونسوی حفظہ اللہ نے پڑھائی دوسری نماز جنازہ جامع مسجد توحید گنج نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں بعد نماز ظہر مولانا طارق محمود یزدانی حفظہ اللہ نے پڑھائی اور تیسری نماز جنازہ شام چھ بجے مراکیوال ضلع سیالکوٹ میں خود مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نے پڑھائی اور مرحومہ کو ان کے آبائی گاؤں مراکیوال ضلع سیالکوٹ میں دفن کیا گیا۔ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے اساتذہ اور طلباء مولانا یزدانی صاحب کے اس غم میں

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال کا رمضان وافطار پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل وضلع خانیوال کے زیر اہتمام رمضان بھر کا ایک جامع اور پروقار پروگرام تشکیل دیا گیا جس میں جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال میں منعقدہ تعلیم وتزکیہ پروگرام کے سلسلہ میں روزانہ بعد نماز فجر دروس قرآن، تحصیل کی مختلف مساجد میں دروس قرآن، اور مختلف ایام میں مختلف مساجد میں افطار پارٹی کا اہتمام شامل تھا۔ ان فطار پارٹیز اور دروس میں شہر بھر کے معززین جماعت، تحصیل خانیوال کے اراکین کابینہ، اور ضلع خانیوال کے ناظم اور ناظم مالیات، مقامی خطباء، سیاسی، سماجی اور صحافی شخصیات سمیت اراکین شوریٰ نے بھرپور شرکت فرمائی۔ پہلے عشرہ میں بالترتیب مولانا راشد نذیر ناظم مالیات تحصیل خانیوال، پروفیسر محمد یونس بٹ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مولانا عبد الغفور، مولانا عثمان شاکر، مولانا غضنفر محمود ناظم تحصیل خانیوال، مولانا بابر فاروق رحیمی ناظم مرکزی سیکرٹریٹ، حافظ غلام اللہ محمدی امیر ضلع وہاڑی، پروفیسر نجیب اللہ طارق فیصل آباد، مولانا عبدالستار احمد پور شرقیہ نے مختلف موضوعات پر جامع اور مدلل خطابات فرمائے۔ جبکہ دوسرے عشرہ میں بالترتیب قاری محمد ایاز ناصر نائب امیر تحصیل خانیوال، ڈاکٹر عتیق الرحمان فیصل آباد، مولانا الیاس بٹ ساہیوال، حافظ نذیر احمد مدنی ڈی جی خان، حافظ رانا خلیق خان پسروری، قاری اویس احمد سعیدی ناظم تعلیمات ضلع خانیوال، نے اپنے ایمان افروز خطابات سے حاضرین کے ایمان کو جلا بخشی۔ تیسرے اور آخری عشرہ میں بھی تعلیم وتزکیہ پروگرام اسی شان وشوکت سے جاری وساری رہے گا اور اس میں مرکزی قائدین خطاب فرمائیں گے۔

افطار پروگرام کے سلسلہ میں پہلا پروگرام جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال میں ناظم تعلیمات پنجاب ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر رئیس الجامعہ السعیدیہ السلفیہ خانیوال کی میزبانی میں ہوا جس میں شہر بھر کے معززین جماعت، تحصیل خانیوال کے اراکین کابینہ، اور ضلع خانیوال کے ناظم اور ناظم مالیات، مقامی خطباء، سیاسی، سماجی اور صحافی شخصیات سمیت اراکین شوریٰ نے بھرپور شرکت فرمائی۔ افطار پارٹی سے ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر، مولانا عبدالغفار فردوسی، قاری اویس احمد سعیدی، مولانا غضنفر محمود اور دیگر نے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت کی دنیا بھر میں خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین پر زور دیا کہ آیئے میر کارواں پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت میں ہمارے ساتھ چلئے اگر دنیا میں اہل حدیث کی نمائندہ جماعت کوئی ہے تو وہ صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ہے اور ہر اہل حدیث کا فرض بنتا ہے کہ وہ نفاذ اسلام کے لیے، دنیا سے ظلم کے خاتمے کے لیے، اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جماعت کا دست و بازو بنے۔ جبکہ تحصیل خانیوال کے زیر اہتمام دوسرا افطار پروگرام جامع مسجد مبارک اہل حدیث اسلام پورہ میں ناظم تعلیمات ضلع خانیوال قاری اویس احمد سعیدی کی میزبانی میں منعقد ہوا جس میں مولانا غضنفر محمود اور ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر اور مولانا عبدالغفار فردوسی نے خطابات فرمائے تمام پروگرامز ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر ناظم تعلیمات پنجاب کے زیر نگرانی جاری وساری ہیں۔ انتظامات میں تحصیل خانیوال کے احباب ڈاکٹر محمد صدیق، حافظ محمود عبدالرشید اظہر، قاری محمد ایاز ناصر، قاری محمد انس سعیدی، حافظ غضنفر محمود، مولانا راشد نذیر، مولانا نوید اقبال، مولانا سہیل انور، رائے نعمان شان حافظ ارسلان، حافظ شاہد اسلم، محمد رضوان، چوہدری سرفراز اور دیگر کارکنان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ضرورت مدرسین وخادم مسجد

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ (مرکز ام الہدیٰ) فتح گڑھ ہربنس پورہ لاہور کے شعبہ درس نظامی کے لیے کہنہ مشق مدرسین جو تمام درسی کتب پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔ شعبہ حفظ القرآن کے لیے ماہر تجوید وقراءت مدرس اور جامع مسجد ام الہدیٰ کے لیے محنتی متشرع خادم کی فوری ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔

رابطہ: ناظم جامعہ حافظ عبدالرؤف بن شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی 0300-9491221

اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہلحدیث یوتھ فورس واہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن حویلیاں کے زیر اہتمام اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سلیمان صاحب نے کی۔ حضرت مولانا خالد مرجالوی، حضرت مولانا محمد حسین مدنی اور مولانا یوسف لاہوری نے خطابات فرمائے۔ سینکڑوں احباب جماعت نے شرکت کی۔

المرسل: شبیر احمد سلفی، سینئر نائب صدر KPK...ASF

9ویں سالانہ منہاج الاسلام کانفرنس

14 مارچ 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خان میں سالانہ امتحانات کے نتائج کے موقعہ پر نویں سالانہ منہاج الاسلام کانفرنس منعقد ہوئی، انتظامات کے اعتبار سے کانفرنس اپنی مثال آپ تھی۔ تلاوت، صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین قصوری نے کی۔ نظم، صاحبزادہ حنظلہ شاہد قصوری نے پیش کی۔ پہلی تقریر مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر پسروری ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب نے کی۔ دوسرا خطاب صاحبزادہ مولانا عبدالمنان راسخ، تربیت انسان کے موضوع پر فرمایا۔ تیسرا خطاب جناب حافظ رانا محمد خلیق خان پسروری نے عظمت مصطفیٰ کے عنوان پر 50 منٹ فرمایا۔ چوتھا خطاب حضرت مولانا محمد نعیم الرحمٰن شیخوپوری ناظم تبلیغ AYF نے سیرت مصطفیٰ پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ امتحانات کا رزلٹ مہتمم مرکز ثناء اللہ شاہد قصوری نے پیش کیا۔ اول+ دوم+ سوئم آنے والے تمام طلبہ کو فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ الزاہدی امیر ضلع رحیم یار خان نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ آخری خطاب حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے عظمت قرآن وحدیث پر فرمایا۔ رئیس مرکز ثناء اللہ قصوری نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی نے فرمائی، کانفرنس کی کامیابی میں میاں محمد عامر، راشد خان نیازی، نیامت خان نیازی، محمد اسد مقصود، حافظ حمزہ شاہد، عنایت اللہ نیازی مرکز کے طلبہ نے بہت حصہ لیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

منجانب: ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، ناظم تحصیل رحیم یار خان

ضرورت مدرس وقاری

دارالحدیث اوکاڑہ کے شعبہ کتب میں دو اساتذہ جبکہ شعبہ حفظ میں ایک مستند قاری کی فوری ضرورت ہے جو دینی وعصری علوم کے حامل، عالم باعمل بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی صلاحیت وتجربہ رکھتے ہوں۔ اپنے تعلیمی کوائف کے ساتھ جلد رابطہ کریں۔ رابطہ: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث، ایم اے جناح روڈ اوکاڑہ 0312-4403173

جامعہ محمدیہ لیاقت پور میں اجتماعی افطاری

5 جولائی 2015ء بروز اتوار جامعہ محمدیہ مرکز اہل حدیث لیاقت پور میں اجتماعی افطاری کا پروگرام ہوا، تحصیل بھر سے کم وبیش ایک ہزار افراد نے شرکت کی۔ افطاری سے قبل درس قرآن حضرت علامہ حافظ محمد اسلم حنیف نے ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت نے اپنے مرکز کے ساتھ والہانہ عقیدت کا مظاہرہ کیا۔ اللہ رب العزت سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: احسان الحق لیاقت پوری، نمائندہ پیغام ٹی وی

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد ..... ایک تعارف ایک جائزہ

علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ کی زیر سرپرستی اور حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ کی زیر امارت مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد بحمد اللہ دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت، نشرواشاعت، تعمیر وتنظیم مساجد اور رفاہ عامہ جیسے اہم محاذوں پر بھرپور جدوجہد کررہی ہے جس کے ثمرات دارالحکومت کی سطح پر محسوس کیے جارہے ہیں۔ شعبہ تبلیغ، دعوت واصلاح کے تحت شہری ودیہاتی سطح پر دعوتی کانفرنسوں اور جلسوں میں شرکت کا سلسلہ جاری ہے، علاوہ ازیں شعبہ تنظیم وتعمیر مساجد کے تحت کچھ نئی مساجد کی تعمیر اور پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے ساتھ تعاون جاری ہے۔ ان عظیم مقاصد کے حصول اور احباب سے رابطہ کے لیے جماعت کا دفتر جامع مسجد تقویۃ الاسلام اہلحدیث، سیکٹر جی سیون تھری ٹو، نزد سرائے عام سٹاپ، اسلام آباد میں قائم ہے۔

شعبہ تبلیغ، دعوت و اصلاح: اس شعبہ کے تحت ماہانہ بنیادوں پر مختلف مساجد میں 360 دروس قرآن وحدیث ہوئے۔ بچوں کے لیے دینی، تربیتی سمر کیمپس کا اسلام آباد کی چار اہلحدیث مساجد میں اہتمام کیا گیا۔ دیہاتی ایریا کی تمام مساجد میں مختصر کتابچے تقسیم کیے گئے۔ سالانہ افطار پروگرام کے تحت 7 مختلف مساجد/مدارس میں اجتماعی افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے سلسلے میں 18 مختلف موضوعات پر پمفلٹس چھپوا کر تقسیم کیے گئے۔ اسلام آباد کے شہری ودیہاتی مضافات میں 10 مختلف دینی، تبلیغی ودعوتی کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ علمی ودینی خدمات پر منفرد کام کرنے والی شخصیات کو جماعت کی طرف سے ایوارڈز دیے گئے۔

پرنٹ، الیکٹرانک، ویب/سوشل میڈیا: مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی آفیشل ویب سائٹ www.ahlehadith.com.pk مکمل طور پر فعال ہے بلکہ سوشل میڈیا پر ماہانہ کثیر تعداد میں لوگ خالص کتاب وسنت کی دعوت سے مستفید ہورہے ہیں۔ فیس بک پیج کا لنک یہ ہے: (www.facebook.com/ahlehadith.islamabad) اور (www.facebook.com/mjaisb) اس ویب سائٹ/فیس بک پیج پر جماعتی سرگرمیوں، قائدین کے بیانات، اسلام آباد سمیت ملک بھر میں ہونیوالے جلسوں کی ویڈیوز، کتب، تصاویر، احادیث گرافکس سمیت مسلکی مواد مہیا کیا گیا ہے۔

شعبہ تعمیر وتنظیم مساجد: اس شعبہ کے تحت اسلام آباد کے نئے وپرانے سیکٹرز، جن میں اہلحدیث مساجد موجود نہیں، ان میں اہلحدیث مساجد کے لیے جگہ کی الاٹمنٹ کے لیے متعلقہ اداروں سے بھرپور کوشش کی گئی۔ تاہم امسال تعمیر مساجد کے سلسلے میں چار نئی مساجد کی تعمیر شروع کی گئی جن میں مسجد ابراہیم خلیل اللہ اہلحدیث شاہین ٹاؤن، مسجد حذیفہ اہلحدیث ڈھوک کوکہ ترنول، مسجد رقیہ بنت عبدالرحمٰن الفراج اہلحدیث بلال ٹاؤن کھنہ ڈاک، اور مسجد ام حبیبہ اہلحدیث نصیر آباد شامل ہیں۔ جبکہ دیہاتی ایریا میں 32 مساجد میں سے 11 مساجد کے خطباء کے ماہانہ اعزازیے جماعت کی طرف سے محدود وسائل کے باوجود ادا کیے گئے۔

اپیل برائے تعاون: مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد پرعزم ہے کہ دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت، نشرواشاعت، نئی مساجد کی تعمیر وترقی، پرانی مساجد کی تنظیم وتحفظ اور رفاہ عامہ کے کام کو وسیع پیمانے پر کیا جائے۔ یہ سارے کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ ساتھ جماعتی احباب اور مخیر حضرات کے تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ آپ تمام احباب اس ماہ کی مبارک ساعتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتی اغراض ومقاصد کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے جماعت کے ساتھ خصوصی تعاون فرمائیں۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اکاؤنٹ نمبر 8-1118 نیشنل بنک آف پاکستان آبپارہ برانچ اسلام آباد

میاں نذیر احمد سلفی، ناظم دفتر: 0300-5317158، 051-2607992

درس قرآن وحدیث

بمقام جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ قذافی پورہ علی پور روڈ حافظ آباد 28 رمضان المبارک بروز جمعرات بعد نماز تراویح مولانا عبدالستار انجم ناظم تحصیل شیخوپورہ اور مولانا نصراللہ شاکر (حافظ آباد) خطابات فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر: مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس

نگری بالاگلیات میں افطار پروگرام

شعبہ خدمت خلق ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد نگری بالاگلیات میں افطار پروگرام کا انعقاد کیا گیا' مولانا سرفراز خان فاروقی نے درس ارشاد فرمایا' جامع مسجد اہل حدیث نگری بالاگلیات میں اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں گوجرانوالہ ٹرین حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ پروگرام میں ناظم شعبہ خدمت خلق ضلع ایبٹ آباد حاجی سردار ضیاء الرحمٰن بھی شریک ہوئے۔

منجانب: انیس خلیل ایبٹ آباد

انا للہ وانا الیہ راجعون

شیخ الحدیث مولانا محمد علی حامد انتقال کرگئے

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا محمد علی حامد کچھ عرصہ سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے کہ ایک روز مرض کا شدید حملہ ہوا' فوری طور پر ہسپتال پہنچے لیکن ڈاکٹروں کی کوششیں ناکام رہیں اور پیر منگل کی درمیانی شب یعنی رمضان المبارک کی بارہویں رات کو نماز تراویح کے وقت داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! 30 جون کو ان کی پہلی نماز جنازہ مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی نے پڑھائی جس میں کثیر احباب اور علماء کرام شریک ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا جنازہ تھا۔ دوسری بار جنازہ مرحوم کے آبائی گاؤں چک نمبر 36 گ ب میں شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی نے پڑھایا۔ اس جنازہ میں بھی اہل دیہہ کے علاوہ گردونواح کے بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم نے اپنے ورثاء میں دو بیٹے' تین بیٹیاں اور کئی پوتے' پوتیاں' نواسے' نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت بخشے اور بتقاضائے بشریت سرزد ہونے والی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد حسن سعید مدرسہ غزنویہ لاہور

ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر کو صدمہ

محترم ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر مدیر ادارہ یسرنا القرآن سیالکوٹ کی والدہ ماجدہ 6 جولائی کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قارئین کرام ان کی مغفرت اور رفع درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب کا رابطہ نمبر

0321-7137906 - 0300-5455906

مولانا عبدالرزاق یزدانی کو صدمہ!

28 جون بروز اتوار صبح مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نائب مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک سیرت' صوم وصلوٰۃ کی پابند' علماء کی قدردان' اوصاف حمیدہ اور اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ خاتون تھیں۔ خود حافظہ اور تمام بچیاں اور بچے بھی قرآن کریم کے حافظ تھے۔ مرحومہ ہر سال نماز تراویح میں باجماعت عورتوں کو مکمل قرآن پاک سنایا کرتی تھیں۔ مرحومہ کی پہلی نماز جنازہ صبح نو بجے جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نیو چوبرجی پارک میں مولانا عبدالرشید توسوی حفظہ اللہ نے پڑھائی دوسری نماز جنازہ جامع مسجد توحید گنج نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں بعد نماز ظہر مولانا طارق محمود یزدانی حفظہ اللہ نے پڑھائی اور تیسری نماز جنازہ شام چھ بجے مراکیوال ضلع سیالکوٹ میں خود مولانا عبدالرزاق یزدانی حفظہ اللہ نے پڑھائی اور مرحومہ کو ان کے آبائی گاؤں مراکیوال ضلع سیالکوٹ میں دفن کیا گیا۔ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے اساتذہ اور طلباء مولانا یزدانی صاحب کے اس غم میں

شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور مرحومہ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا عبدالرزاق کا رابطہ: 0300-4361579

منجانب: محمد ادریس جھنگوی مدرس جامعہ ابن تیمیہ لاہور

مولانا عبداللہ یوسف کو صدمہ!

مولانا محمد عبداللہ اصغر نائب شیخ الحدیث دارالحدیث اوکاڑہ کی اہلیہ' مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ' قاری عبداللہ یونس اور حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی کی ہمشیرہ' قاری عبدالمتین' قاری خلیل الرحمٰن مجاہد صدر AYF اوکاڑہ اور حفیظ الرحمٰن کی والدہ 30 جون بروز منگل کی صبح قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! اسی روز بعد نماز عصر حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ڈاکٹر زعیم الدین لکھوی' ڈاکٹر شاہد اکرم' قاری ڈاکٹر لیاقت علی کوثر' میاں محمد منیر ایم پی اے' محمد عارف چوہدری ایم این اے' حاجی احسان الحق' مولانا عبدالرحمٰن گوہڑوی' میاں محمد جمیل لاہور' مولانا محمد حسین ظاہری' مولانا احمد یار صدیقی' مولانا عبدالرحمٰن چیمہ' چوہدری شاہد سلیم' حاجی شفاء اللہ پی ایم اے فارما' چوہدری انوار الحق' شیخ محمد طاہر' عمر فاروق لکھوی و دیگر شہر کی اہم شخصیات و احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ امیر محترم پروفیسر علامہ ساجد میر نے فون پر اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی و جنرل سیکرٹری حافظ فیصل افضل شیخ نے اظہار تعزیت کیا۔ اگلے روز مولانا عبدالرشید حجازی' قاضی ریاض قدیر و دیگر رہنماؤں نے گھر جا کر پسماندگان سے تعزیت کی۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

شریک غم: حافظ عبدالحنان قصور' سینئر نائب امیر شہر اوکاڑہ خلیل الرحمٰن 0312-4403173-0321-6954606

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے نائب امیر حافظ محمد اقبال انصاری کی صاحبزادی انتقال کر گئیں۔ نماز جنازہ کے بعد کبوتراں والا قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما و ذمہ داران ڈاکٹر محمد حسن' مولانا عبدالقادر عثمان' ملک محمد اسلم آزاد' حافظ محمد اسلم جٹ' میاں محمد افضل و دیگر نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت' دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

دعا گو: محمد سرفراز حسن' نمائندہ ''اہل حدیث'' لاہور

مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ حلقہ الشیخ محمد محدث گوندلوی کے نگران مولانا عبدالغفار قمر کے بڑے بھائی جناب محمد اسلم مغل طویل علالت کے بعد بدھ 8 جولائی 2015ء کو برضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ شاہین آباد قبرستان میں شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عباس انجم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں قائدین و کارکنان جمعیت شہر گوجرانوالہ' مقامی سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ دریں اثناء امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' امیر سٹی پروفیسر قاری سعید کلیروی سرپرست مولانا محمد صادق عتیق' ناظم سٹی صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف' جناب بشیر انصاری' میاں محمد سلیم شاہد' عبدالرحمٰن عظیم' حافظ عبدالشکور شیخوپوری مولانا محمد عارف اثری' مولانا رانا محمد ابراہیم نفیس' مولانا محمد ابرار ظہیر' مولانا محمد مشتاق چیمہ' حکیم افضل جمال' امتیاز محمدی اور دیگر احباب و رفقاء نے مولانا عبدالغفار قمر سے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی ہے۔ برائے رابطہ مولانا عبدالغفار قمر: 0345-6466802

منجانب: (مولانا) حجاج اللہ صمدانی ناظم نشر و اشاعت سٹی گوجرانوالہ

ضرورت مدرسین

مرکز اہل حدیث (جامعہ محمدیہ) جام پور اور اُس کی ذیلی شاخوں میں تدریس کے لیے تین قاری حافظ مدرسین صاحبان کی ضرورت ہے۔ تدریس کا مناسب تجربہ رکھنے والے' باکردار' شادی شدہ قاری حضرات جو طلباء کو حفظ و ناظرہ کی کلاسیں پڑھا سکیں۔ رہائش اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔ ان شاء اللہ! آنے سے پہلے فون پر رابطہ کرنا ضروری ہے۔

0333-8556472-0333-8556473

رابطہ: محمد اسماعیل ساجد ..... مدیر جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور ضلع راجن پور

دعوت وتبلیغ اور مدرسہ کی تعمیر میں تعاون

ادارہ ہذا کی طرف سے تقریباً 110 مختلف عنوانات پر دینی' تبلیغی و اصلاحی سٹیکر' اشتہار' پمفلٹ' کتابچے وغیرہ تیار کیے گئے ہیں جو اندرون و بیرون ملک فری تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ان کی اشاعت کے لیے مخیّر حضرات تعاون فرمائیں۔ علاوہ ازیں مدرسے کا لینٹر اور دیگر تعمیری کام باقی ہے۔ لہٰذا دعوت وتبلیغ و مدرسہ کی تعمیر میں مخیّر حضرات تعاون فرمائیں۔ اور شائقین مبلغ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تبلیغی لٹریچر مفت حاصل کریں۔

رابطہ: عبدالشکور ساقی ..... منتظم ادارہ تبلیغ و مدرسہ ابوذر غفاریؓ ریل بازار' کھڈیاں خاص' ضلع قصور

دعوت وتبلیغ اور مدرسہ کی تعمیر میں تعاون

ادارہ ہذا کی طرف سے تقریباً 110 مختلف عنوانات پر دینی' تبلیغی و اصلاحی سٹیکر' اشتہار' پمفلٹ' کتابچے وغیرہ تیار کیے گئے ہیں جو اندرون و بیرون ملک فری تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ان کی اشاعت کے لیے مخیّر حضرات تعاون فرمائیں۔ علاوہ ازیں مدرسے کا لینٹر اور دیگر تعمیری کام باقی ہے۔ لہٰذا دعوت وتبلیغ و مدرسہ کی تعمیر میں مخیّر حضرات تعاون فرمائیں۔ اور شائقین مبلغ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تبلیغی لٹریچر مفت حاصل کریں۔

رابطہ: عبدالشکور ساقی ..... منتظم ادارہ تبلیغ و مدرسہ ابوذر غفاریؓ ریل بازار' کھڈیاں خاص' ضلع قصور

افتتاح مسجد و تبلیغی پروگرام

مؤرخہ 6 جون 2015ء کو جامع مسجد اقصیٰ بودلہ بائی پاس اڈہ رنگشاہ' تحصیل عارف والا کا افتتاح ہوا۔ چوہدری عبدالغفار گجر' قاری ذوالفقار احمد جوئیہ' قاری عبدالتواب ساجد ومیاں محمد حسین بھٹی' مولانا عمر فاروق بھٹی' علامہ عبداللہ امجد ودیگر احباب نے تقریب کا اہتمام کیا۔ مولانا محمد اقبال قصوری اور حضرت مولانا ساجد الرحمٰن مدیر جامعہ اشاعۃ الاسلام نے خطابات کیے۔ گردونواح سے سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔

جامع مسجد قدس چک نمبر 51 عارف والہ میں مؤرخہ 16 جون بعد نماز عشاء مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تحت تبلیغی پروگرام ہوا جس میں قاری محمد خالد مجاہد' مولانا اسماعیل عتیق اور امجد فاروق عدیل نے خطابات کیے۔ سینکڑوں احباب جماعت سمیت اہم جماعتی ودینی شخصیات نے شرکت کی۔ میزبانی ذوالفقار احمد صدر AYF پاکپتن نے کی۔

منجانب: رائے محمد اسماعیل کھرل' عارفوالہ

درخواست دعائے صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے ناظم مالیات مولانا قاری امجد فاروق عدیل کے پسران حافظ عبداللہ امجد اور حافظ سعد امجد صدیق آباد سے نماز تراویح پڑھا کر گھر واپس آ رہے تھے کہ رتی ٹبی چوک میں ریڑھی کے ساتھ حادثے کا شکار ہو گئے۔ عبداللہ امجد کی ٹانگ میں فریکچر ہوا' جبکہ حافظ سعد امجد کی ٹانگ اور جبڑا فریکچر ہو گیا۔ عبداللہ امجد سول ہسپتال ساہیوال اور حافظ سعد امجد میڈ ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام زخمی بچوں کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

ملتمس: قاری محمد حسن سلفی' ساہیوال 0300-9472384

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، ہارن، ملٹی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:032 -7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

گرمیوں کی چھٹیوں میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے جامع تصورِ دین، فکری، عملی اور روحانی تربیت کا نادر موقع

8 روزہ فہم دین اقامتی کورس

2 تا 9 اگست 2015

عقیدہ توحید	عبادت	اخلاقیات	معاملات
حلال وحرام	اُصول تفسیر	اُصول حدیث	اُصول فقہ

اور اہم جدید مسائل پر مبنی دین کا ایک کامل تصور

زیر نگرانی

مولانا پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن — مولانا خلیل الرحمن چشتی

- کورس میں شرکت کے لیے کم از کم تعلیم ایف اے
- شرکت کے خواہش مند حضرات ۳۱ جولائی تک اپنا نام رجسٹر کروالیں
- تعلیم اور رہائش مفت
- زرِ تعاون برائے کتب وطعام 5000 روپے
- بزریعہ فون رجسٹریشن کروا کر فارم درج ذیل پتے پر ارسال کریں

نوٹ: رجسٹریشن کے لیے فارم ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

پتہ: التوحید اکیڈمی، بمقام جامع مسجد التوحید، گلی نمبر 62، سیکٹر G-10/4 اسلام آباد

ویب سائٹ: www.tawheedacademy.org — مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں: 03345069820, 03225069519

یاحی یاقیوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوشخبری

جنت میں گھر بنائیے

الحمد للہ

جماعت اہلحدیث کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پنور گوٹھ نزد جوگی موڑ نیشنل ہائی وے پر لے لیا گیا ہے جبکہ دور دراز تک مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔

علماء کرام کی تصدیقات و تزکیہ جات موجود ہیں

مدرسہ اسلامیہ للبنات اہلحدیث

زیر تعمیر ہے مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے مریہ، سیمنٹ، ریتی، بلاک، بجری اور نقد رقم کی اشد ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر رسید ضرور حاصل کریں۔

پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے

جو کہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے پر مخیر احباب بڑھ چڑھ کر اجر میں حصہ لیں

جمعیت اہلحدیث سندھ

رابطہ: عبدالباسط ظہیر

بینک اکاؤنٹ بینک الحبیب بنام عبدالباسط

1087-0095-004795-01-5

0305-2301399
0303-8350438

مہمان خصوصی

حافظ مولانا حافظ ذکاء اللہ زاہد صاحب

محبوب عوام جناب محترم

نائب شیخ الحدیث امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

روح پرور

فضائل قرآن و حدیث کانفرنس

عظیم الشان

10 واں سالانہ

فقید المثال

اجتماع

ان شاء اللہ

فرقہ واریت سے بالاتر

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث حلقہ رحیم یار خان

زیر اہتمام

27 ویں رات

بعد نماز تراویح

نماز تراویح میں ختم قرآن کے پرمسرت موقع پر

مقام

المعروف ثناء اللہ قصوری والا مرکز معٹھار روڈ نزد وائرلس پل نہر کنارہ غوثیہ کالونی رحیم یار خان

ایمان افروز

نعت صاحبزادہ حافظ حمزہ شاہد صاحب

تلاوت صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین قصوری

نعت صاحبزادہ حافظ حنظلہ شاہد قصوری

آئیے اور ایمان بڑھائیے

شیخ الحدیث والتفسیر

مولانا حافظ محمد مظفر صاحب

محترم جناب

مصنف کتب کثیرہ

مدیر العام امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

خطیب شہیر

مولانا حافظ محمد سفیان ثوری صاحب

فاضل جلیل محترم جناب

مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

حفظہ اللہ

الشیرازی

حفظہ اللہ

اہل اسلام کی شرکت سے رونق ہے

خواتین کیلئے پردے کا انتظام ہوگا

خادم کتاب و سنت

منجانب

نائب ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب

خطیب و بانی مرکز ہذا ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان

اشاعت دین کا عظیم مرکز

ادارہ تبلیغ اسلام

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا ایک عرصہ سے دین حقہ کی نشر واشاعت میں کوشاں ہے' یہ واحد ادارہ ہے جس کی طرف سے فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحی وتبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام مخیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جارہا ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت ومفت تقسیم صدقۂ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) قائم ہے جس میں یتیم' غریب اور نادار بچے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ زیر تعلیم تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ طلباء کو لباس' بستر' علاج ودیگر تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق

شعبۂ خدمت خلق کی طرف سے غریب افراد کی مختلف امور میں مالی اعانت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید وکتب احادیث فنڈ

ادارہ ہذا کے تحت اس فنڈ میں آمدہ تعاون سے قرآن مجید مع تفسیر احسن البیان' قرآن مجید مترجم' کتب احادیث' بلوغ المرام' صحاح ستہ ودیگر اہم کتب احادیث غریب اور خواہشمند اہل علم کو مفت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے۔ اس مد میں مخیر حضرات اپنی اور اپنے مرحوم پیاروں کی طرف سے زکوٰۃ' عشر' عطیات مد سے تعاون فرما سکتے ہیں۔

اپیل تعاون

تمام مخیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ' صدقات' عطیات' عشر وغیرہ مد سے تعاون ارسال فرمائیں۔ جس قدر آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہم دین حقہ کی ترویج واشاعت کر سکیں گے۔

تعاون بذریعہ بنک

- حبیب بنک جام پور آن لائن نمبر 11070005202201
- مسلم کمرشل بنک جام پور آن لائن نمبر 0114202010000993

محمد یٰسین راہی

بذریعہ منی آرڈر: محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور' پنجاب' پاکستان

اعلان داخلہ

داخلہ 10 شوال 1436 سے آخر شوال تک جاری رہے گا

بانی و مدیر
فضیلۃ الشیخ
مولانا ابوتقی حافظ الرحمن لکھوی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودیہ
مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور

جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

الجنت ہاؤسنگ سکیم
رائیونڈ روڈ لاہور

الحمدللہ

جامعہ کو قابل محنتی اور محقق

شیوخ الحدیث کی خدمات حاصل ہیں

فضیلۃ الشیخ
محترم جناب
حضرت مولانا عبدالرشید تونسوی حفظہ اللہ
شیخ الحدیث جامعہ ہذا

فضیلۃ الشیخ
محترم جناب
حضرت مولانا ضیاء اللہ ابرری روپڑی حفظہ اللہ
پروفیسر حافظ شیخ الحدیث جامعہ ہذا

خصوصیات جامعہ

- مکمل درس نظامی کا اہتمام
- مستند قابل محنتی اور مشفق اساتذہ کرام
- تعلیم کیساتھ ساتھ تربیت اور فن تقریر پر خصوصی توجہ
- قیام طعام اور علاج معالجے کا اہتمام
- وفاق المدارس السلفیہ کیساتھ الحاق
- سعودی یونیورسٹیز خصوصاً مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ یقینی
- فرقہ واریت سے بالاتر خالص قرآن وسنت کی تعلیم
- صحت مند پرسکون کشادہ اور سرسبز ماحول

الحمدللہ

جامعہ کی سند پر ہر سال طلبہ کا جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوتا ہے

شرائط داخلہ

- داخلہ کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ آنا لازمی ہے
- امیدوار کا مڈل پاس اور کم از کم ناظرہ قرآن پڑھا ہونا لازمی ہے

الداعی الی الخیر
قاری عبداللہ ظہیر
ناظم جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ
الجنت ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ لاہور
0323 4888014

irfanssattar1971@gmail.com 0300-9354701 0300-0320-0333-0313 41106657 عبدالستار پرنٹنگ پریس

حفاظ کرام کیلئے عظیم خوشخبری

اعلان داخلہ

برائے کلیۃ القرآن

بانی و مہتمم

مولانا ابوتقی فضیلۃ الشیخ حافظ الرحمن لکھوی حفظہ اللہ صاحب

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدیر جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور

زیر سرپرستی

زیر نگرانی

محترم جناب قاری المقری فضیلۃ الشیخ محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ صاحب

فاضل مدینہ یونیورسٹی

محترم جناب پروفیسر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ ضیاء اللہ برنی حفظہ اللہ صاحب روپڑی

شیخ الحدیث جامعہ ابن تیمیہ

جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

30 کلومیٹر سندر ملتان روڈ لاہور

آغاز داخلہ 10 شوال 1436 ھ

بحمد اللہ جامعہ میں شعبہ تجوید و قرآءت سبعہ عشرہ کا اجراء ہو چکا ہے

مدت نصاب 2 سال جس میں تجوید کے ساتھ عقیدہ اور حدیث بھی پڑھائی جائے گی

خصوصیات جامعہ

ہفت روزہ پروگرام میں طلباء کی قوت بیان اور حسن تلاوت قرآن کی تربیت طلباء کیلئے تجوید و قرآت سبعہ و عشرہ کی تعلیم و تربیت کا واحد مرکز

- قابل محنتی اور کہنہ مشق قراء کی زیر نگرانی
- تجوید و قرأت کیساتھ عربی لغت لہجات عرب پر خصوصی توجہ
- جامعہ کی طرف سے تجوید کی سند
- پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول
- قیام طعام اور علاج معالجے کی سہولت
- نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو گرانقدر انعامات سے نوازا جائے گا

شرائط داخلہ

طالب علم کا قرآن کا حافظ ہونا ضروری ہے۔

امیدوار اپنے والد یا سرپرست کے ہمراہ تشریف لائے

جس ادارہ سے حفظ کیا اس کے حسن سرٹیفکیٹ کا حامل ہو

برائے رابطہ

مولانا ندیم ناصر

جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

30 کلومیٹر سندر ملتان روڈ لاہور

0301 7639844

عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخ بندی مارکیٹ میکلوڈ روڈ لاہور 4110657 0300-0320-0333-0313 محمد عرفان عبدالستار 0300-9354701 irfansattar1977@gmail.com

ام مسعود، بنت مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ بیگم حافظ عبدالرشید اظہر شہید رحمہ اللہ

Admission Open

داخلہ جاری ہے

برائے مدارس السلفیہ

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درسگاہ

خوشخبری

بچیوں کی تعلیم و تربیت کیلئے

انقلابی قدم

جامعہ سعیدیہ سلفیہ للبنات

ایک علمی و دعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

سات سالہ کورس	ایک سالہ کورس	تین سالہ کورس	دو سالہ کورس	دو سالہ کورس
علوم اسلامیہ (درس نظامی) مع میٹرک، ایف اے، بی اے	تجوید مع منزل	حفظ مع مڈل	عربی لینگویج مع گرائمر	ترجمہ تفسیر، حدیث مع گرائمر

خصوصیات

- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
- دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- قیام وطعام اور علاج ومعالجہ کی مثالی سہولیات
- کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار معلمات کی خدمات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طالبات کیلئے گراں قدر انعامات

جید علماء کرام کے خصوصی تربیتی لیکچرز کا اہتمام

رابطہ

0333-5176493
065 - 2552317

Email:-
jamia.saeedia@hotmail.com
fj.saeedia

ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر

رئیس المرکز الاسلامی الحدیث • الجامعۃ السعیدیۃ السلفیۃ للبنات خانیوال

زیرسرپرستی

پروفیسر علامہ صاحبزادہ ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

زیرنگرانی

یاحیی یاقیوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم — برحمتک نستغیث

بمقام

مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور

لیلۃ القدر کی جستجو

ان شاء اللہ

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں

21 ویں رات

مقرر شیریں بیان حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب اوکاڑوی آف اوکاڑہ

ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب
عظیم سکالر
ناظم اطلاعات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان
کابینہ وزیر اعلیٰ پنجاب

23 ویں رات

واعظ خوش الحان خطیب ابن خطیب حضرت مولانا حافظ عبدالباسط صاحب شیخوپوری
ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

مولانا امانت حضرت الرحمن عثمانی صاحب
مقرر ذیشان
کاموکی

25 ویں رات

شیر پنجاب حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب

مقرر انقلاب ط حضرت مولانا محمد نعیم صاحب
سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

27 ویں رات

غازی اسلام حضرت مولانا محمد شفیق خان صاحب پسروری
ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بے باک خطیب حضرت مولانا حافظ محمد عثمان شاکر صاحب

نوٹ: ان شاء اللہ تمام

راتوں میں نامور قراء

قیام اللیل کروائیں گے

اور آنے والے تمام

احباب کیلئے سحری کا

معقول انتظام ہوگا

29 ویں رات

قاری القرآن جناب حضرت مولانا قاری محمد یسین بلوچ صاحب آف اوکاڑہ

خطیب لاثانی حضرت مولانا حافظ محمد ارشد یزدانی صاحب

الداعی الی الخیر
صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی
خطیب و ناظم مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور
042 37720556

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

Vhassactor1977@gmail.com 0300-9354701 0300-8328-8333-8313 4110657

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم تقویۃ الاسلام
مدرسہ غزنویہ

- مڈل پاس طلباء کیلئے دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ
- دینی نصاب • میٹرک کی کلاسز
- بہترین رہائش، خوراک اور علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ

انچارج داخلہ/منتظم دارالعلوم

سید جنید غزنوی

مہتمم دارالعلوم تقویۃ الاسلام

"مدرسہ غزنویہ"

0313-4600183
0335-1443583

اعلان داخلہ

داخلہ 10 شوال سے شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ

- داخلہ انٹری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا؟
- داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔
- والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور طالب علم کے "ب" فارم کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

4۔ شیش محل روڈ۔ لاہور فون: 042-37112045

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V.
042-37722876

موسس اوّل
حضرت صوفی ولی محمد رحمہ اللہ
م ف 1978ء

موسس ثانی
ابوالحسنات
مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ
م ف 1987ء

نشاۃ ثانیہ وتعمیر نو
شیخ القرآن والحدیث علامہ اسلام
ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ
شہادت 2012ء

تجدید عہد وعزم نو از 2012ء
ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر
حفظہ اللہ

خوشخبری
وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

داخلہ جاری ہے

خوشخبری
جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ سے الحاق شدہ

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درسگاہ

جامعہ سعیدیہ سلفیہ ®

ایک علمی ودعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

سات سالہ کورس
علوم اسلامیہ

ایک سالہ کورس
تجوید

تین سالہ کورس
حفظ

دو سالہ کورس
عربی لینگویج

خصوصیات

- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
- دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- قیام وطعام اور علاج ومعالجہ کی مثالی سہولیات
- کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طلبہ کیلئے گراں قدر انعامات

ڈاکٹر حافظ مسعود عبد الرشید اظہر

المرکز الاسلامی الحدیث • الجامعۃ السعیدیۃ السلفیۃ خانیوال

رابطہ
0333-5176493
065 - 2552317
Email:
jamia.saeedia@hotmail.com
j.saeodia